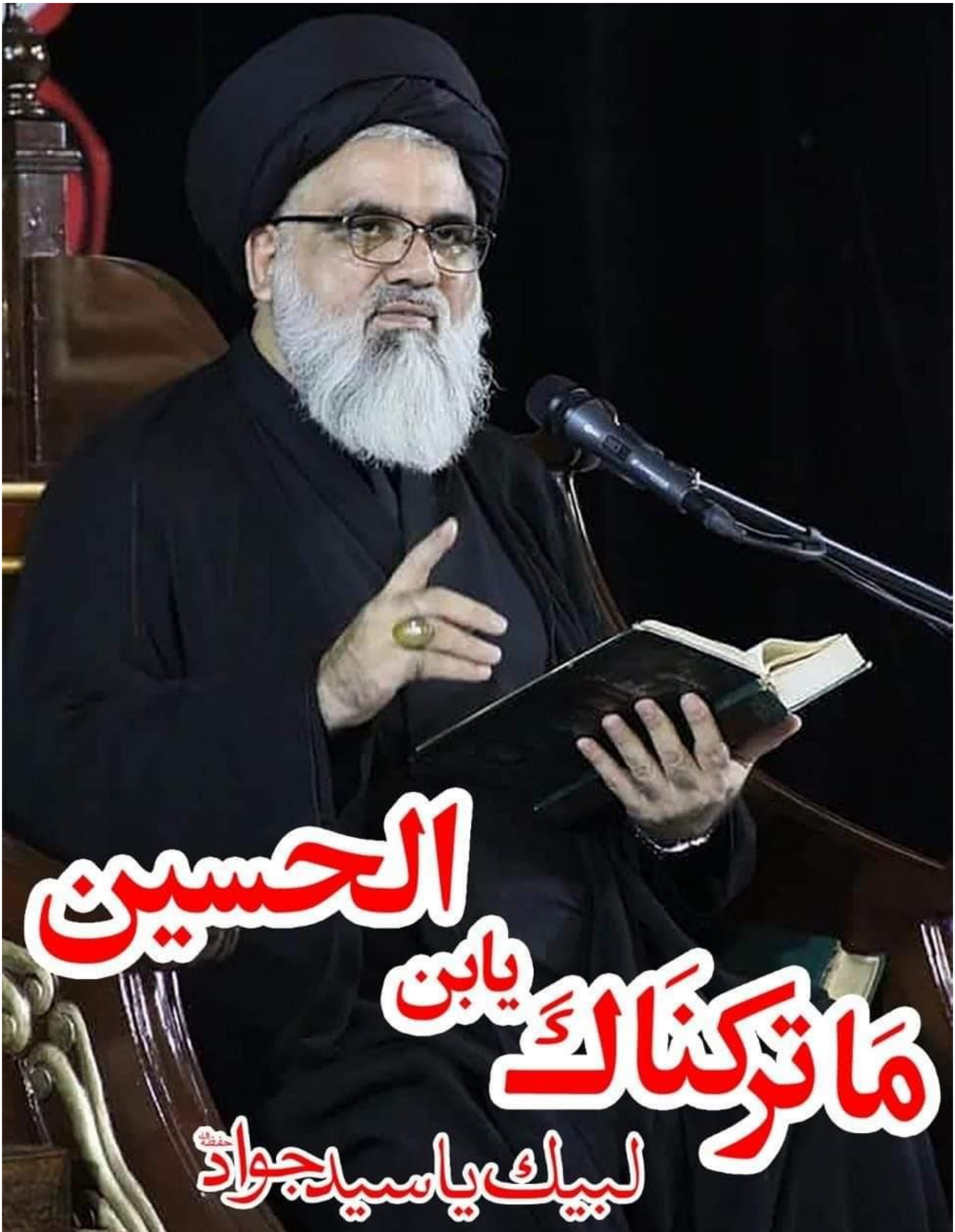
ماتركناك يابن الحسين
لبيك يا سيد جواد حفظه

مجالسِ عشرہ محرم 1441 ہجری

بمطابق

ستمبر 2019

از

سفیرِ حسینؑ استاد سید جواد نقوی حفظہ اللہ

پیشکش: پروفیشنلز آف تحریکِ بیداری

استاد محترم سید جواد نقوی کی پہلی مجلس کا خلاصہ

● فریضہ پیشہ نہیں ہوتا

محرم الحرام میں ذکر عزا کرنا فریضہ ہے، اگر عزادار ہو تو فریضہ ہے، اگر کاروباری ہو تو پیشہ ہے۔ محرم حرمت کا مہینہ ہے لیکن پیشہ ور اس حرمت کا خیال نہیں رکھتے۔ مومنین کی اپنی تیاری نہ ہونے کی وجہ سے یہ فیضہ پیشہ وروں کو منتقل ہو گیا ہے۔

● مجلس عزا کی ہو ایزا کی نہ ہو۔

اپنی مجلسوں میں کسی کو جسمانی، روحانی و زہنی ازیت نہ دیں۔ جیلوں میں کچھ کو جسمانی ازیتیں دی جاتی ہیں اور کچھ کو زہنی ازیتیں دی جاتی ہیں، مثلا" کسی ہندو کو زہنی ازیت دینی ہو تو اس کی مورتیوں کی بے حرمتی کرتے ہیں، کسی عیسای کو زہنی ازیت دینا ہو تو اس کے مقدسات کی بے حرمتی کرتے ہیں، کسی شعیہ کو ازیت دینا ہو تو اہل بیت کی بے حرمتی کرتے ہیں، کسی سنی کو ازیت دینا ہو تو خلفاء کی بے حرمتی کرتے ہیں، ہماری مجالس میں یہ سب نہیں ہونا چاہیے، مجالس ازا کی نہیں بلکہ عزا کی ہونی چاہیے۔

● چار گرہوں کو محرم کا خاص طور پر خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔

1 عزادار

2 سرکار

3 میڈیا

4 فرقہ ورانہ گروہ، تنظیمیں، حزبیں، پارٹیاں۔

● ایام حرمت کو دہشت گردی، ناامنیت کے مساوی قرار دیا گیا ہے۔

آپ دیکھیں کہ آج ایام محرم کو ناامنیت کے ایام قرار دیا جاتا ہے، یہ ایام محرم ایام دہشت گردی، فرقہ واریت کے ایام کے کیسے مساوی ہو گئے ہیں؟

اگر آپ زمہ درانہ گفتگو کریں، قرآن، نہجہ البلاغہ، فرامین اہل بیت اور مستند تاریخ پڑھنی ہو تو کتنے دوگے ریٹ ؟ اول تو ایسی مجلس ملے گی ہی نہیں، اور اگر بالفرض مل بھی گئ تو واپسی کا کرایہ بھی نہیں ملے گا۔ لیکن اس کے برعکس اگر ازیت دینے والی مجالس پڑھوانی ہوں تو منہ مانگے دام ملیں گے۔ اگر مجالس میں حقیقت امام حسین پیش کی جاتی اور ازیت نہ دی جاتی تو آپ دیکھتے کے امام حسین فرقہ ورانہ موضوع نہیں ہیں۔

- محرم مختص ہے امام حسین کے ساتھ

تاریخ میں بہت کچھ ہوا محرم میں لیکن آپ نے دیکھا کے 1400 سال میں کبھی کسی نے ایام محرم میں حسین کے ساتھ اپنے آپ کو منسوب نہیں کیا۔ یہ احترام ہے۔

اولاد علی نے یوم علی کا اس طرح اہتمام نہیں کیا جتنا یوم حسین کا اہتمام کیا۔ سب آئمہ شہید ہوے لیکن کسی کیلیئے اس طرح کا اہتمام نہیں کیا گیا۔ کسی امام نے امام حسین کے مقابلے میں کسی دوسرے امام کے ایام کا اہتمام نہیں کیا۔ لیکن مسلمان آج امام حسین کے مقابلے میں اپنا شہید لے آے ہیں

- عشرہ فاروق و حسین سیاسی ہے

آج مسلمان امام حسین کے مقابلہ میں اپنا شہید لے آے ہیں، اہل سنت کی اپنی کتابوں میں ایک واقعہ نقل کیا جاتا ہے کہ ایک دن امام حسین علیہ السلام اور خلیفہ دوم کے بیٹے میں ان بن ہو گئ تو امام نے اس سے کہا کہ ہم اولاد رسول ہیں جبکہ تم ہمارے غلام کی اولاد میں سے ہو، یہ بات جا کر انہوں نے اپنے والد گرامی کو بتای تو خلیفہ دوم نے فورا" کہا کہ یہ جاکر حسین سے لکھوالاو کہ میں ان کا غلام ہوں شاید یہی چیز میری بخشش کیلیئے کافی ہو۔ آپ خود دیکھیں وہ اپنے آپ کو امام حسین کے مقابلہ میں کیا تصور کرتے تھے، لیکن آج ان کے ماننے والے انہیں امام حسین کے مقابلہ میں لا رہے ہیں۔ البتہ یہ سب کچھ سیاسی و فرقہ ورانہ سوچ پر کیا جارہا ہے۔

- حق احترام محرم یہ ہے کہ ہم آج کی کربلا کا تزکرہ کریں

میں اگر آج کی کربلا آپ کے سامنے گنواوں تو کشمیر کی کربلا ہے، فلسطین کی کربلا ہے، یمن کی کربلا ہے، نائجیریا کی کربلا ہے، افغانستان کی کربلا ہے۔

● عمرو ابن سعید

عمرو ابن سعید یزید کی طرف سے حاکم مکہ تھا اور اس چیز پر مامور تھا کہ امام حسین کو مکہ سے نہ نکلنے دے اور مناسب موقع پا کر انہیں اس طرح سے شہید کر دے کہ جس کا الزام کسی پر نہ آے، حج کے دوران بھیڑ میں شہید کر دیے جائیں یا کسی مناسب موقع پر شہید کیا جاے۔

اس سے پہلے حکومت دوسرے امام حسین کے قریبی لوگوں کو بھیجتی تھی جو امام حسین کو مکہ سے نہ نکلنے پر قانع کرنے کی کوشش کرتے تھے، لیکن امام حسین نے ان کی باتیں نامانی۔

عمرو ابن سعید نے یحیی ابن سعید کی سربراہی میں ایک خفیہ گروہ فوج کا تشکیل دیا ہوا تھا جو امام حسین کو مکہ سے باہر نہ جانے پر مامور تھا۔

● جب امام حسین مکہ سے نکلنے لگے

جب امام حسین علیہ السلام مکہ سے باہر نکلنے لگے تو اسی یحیی ابن سعید اپنے گروہ کے ساتھ آیا اور کہا

"لوٹ آیے آپ (مکہ سے باہر نہیں جاسکتے) کہاں جارہے ہو، امام نے انکار کیا، پھر توں تکار شروع ہو گئ، دھکم پیل شروع ہو گئ، یہ ہاتھاپای بڑھتے بڑھتے تازیانوں تک پہنچ گئ۔ سب سے پہلے امام حسین نے تازیانہ نکالا اور اس گروہ (پولیس) پر چلایا اور فرمایا" کون ہے جو مجھے روکنے والا ہے" (جب امام کا ارادہ دیکھا، امام کی پختگی دیکھی تو سہم گئے) اور حسین جدھر جارہے تھے اس طرف چلتے رہے، جب امام چل پڑے تو پیچھے سے اس گروہ کے سرغنہ نے ندا دی، "اللہ کا خوف نہیں ہے، جماعت سے ہٹ رہے ہو، قوم سے کٹ رہے ہو، آپ اس امت میں تفرقہ ڈال رہے ہو اس وقت امام حسین علیہ السلام نے تاویل کی اور سورہ مبارکہ یونس کی آیہ 41 کو پڑھا کہ "میرا عمل میرے لیے اور تمہارا عمل تمہارے لیے ہے، میں جو کچھ کر رہا ہوں تم اس سے بری ہو اور جو تم کر رہے ہو میں اس سے بری ہوں"

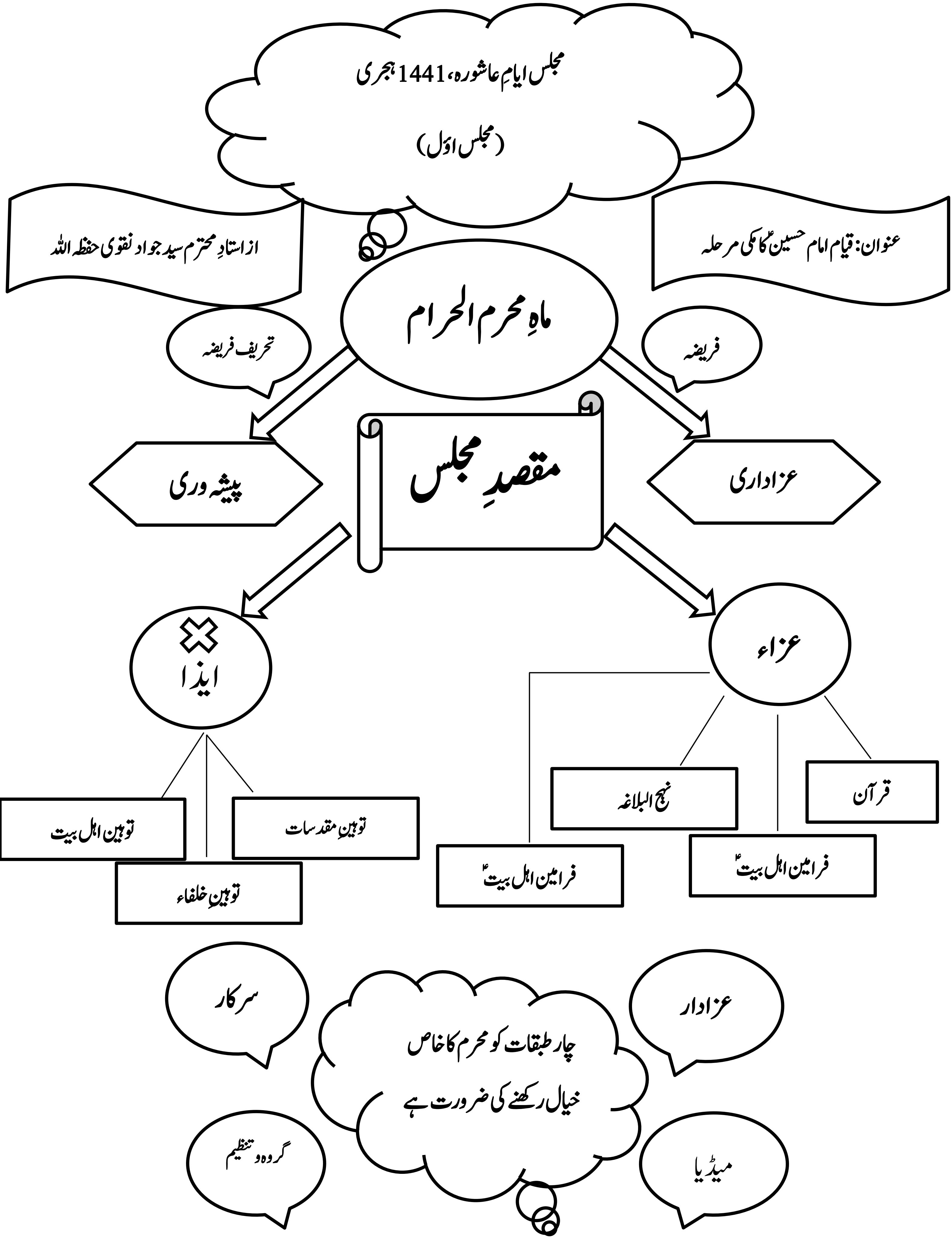
مجلس ایامِ عاشورہ، 1441 ہجری
(مجلس اوّل)
از استادِ محترم سید جواد نقوی حفظہ اللہ
عنوان: قیام امام حسینؑ کا مکی مرحلہ
ماہِ محرم الحرام
تحریف فریضہ
فریضہ
پیشہ وری
مقصدِ مجلس
عزاداری
ایذا
عزاء
توہینِ مقدسات
توہین اہل بیت
توہینِ خلفاء
قرآن
نہج البلاغہ
فرامین اہل بیتؑ
فرامین اہل بیتؑ
سرکار
عزادار
چار طبقات کو محرم کا خاص
خیال رکھنے کی ضرورت ہے
گروہ و تنظیم
میڈیا

تحریف سیاسی

عشرہ امام حسینؑ کو عشرہ فاروق اور حسین قرار دینا

عمر فاروق کون ہیں (ماخوز از کتب اہل سنت)

1۔ حضرت حسنین کریمینؑ اور خلیفہ دوم کے بیٹے کی ان بن

3۔ خلیفہ کے بیٹے کی والد کو شکایت

2۔ خلیفہ دوم کے بیٹے کو حضرت حسنینؑ کا اولاد غلام اور خود کو اولاد رسول ﷺ کہنا

4۔ خلیفہ دوم کا یہ فرمان حضرت حسنینؑ سے یہ لکھوانے کا حکم

آج کی کربلا

کربلاءِ کشمیر

کربلائے یمن

کربلاءِ نائجیریا

کربلاءِ فلسطین

کربلاءِ افغانستان

عمرو ابن سعید

یزید کی طرف سے حاکم مکہ

حیلے بہانوں سے روکا

روانگی کے وقت امامؑ سے جھڑپ

امامؑ کا سورہ یونس سے جواب

امامؑ کو مکہ میں روک کر رکھنے اور شہید کرنے کی ماموریت

یحییٰ ابن سعید کی سربراہی میں خفیہ لشکر

امامؑ کا سورہ یونس سے جواب

میرا عمل میرے لئے تمہارا عمل تمہارے لئے، میں جو کچھ کر رہا ہوں تم اس سے بری ہو اور جو تم کر رہے ہو اس سے میں بری ہوں۔

(سورہ یونس آیت 41)

استاد محترم کی دوسری مجلس کے جامع_نکات

پیشکش: پروفیشنلز آف تحریک بیداری

ا. سید الشہدا کا قیام اپنی رویئت اور شناخت میں مزاحمت کہلاتا ہے. مزاحمتی روح کو روایتی ور سوماتی ذہنوں کے لیے سمجھنا دشوار ہے

۲. روایتی شیعوں کے ذہن میں سید الشہدا کا تحریف شدہ قیام ہے ان کے ذہن کا قیام مجبوری ہے عجز ہے ناتوانی ہے اور بے بسی ہے لیکن مزاحمت سید الشہدا میں کسی بھی قسم کی مجبوری اور لاچاری عجز کا عنصر نہیں ہے

۳. سید الشہدا علیہ السلام نے اس نظام سے انکار کیا یزیدیت سے انکار کیا مزاحمت کو علنی بنایا, مخفی نہیں رکھا اور مزاحمت کو عمومی شکل عوامی شکل دینے کے لیے مکہ کا انتخاب کیا کیونکہ مکہ مزاحمت کو عمومی بنانے کے لیے اہم نکتہ ہے کیونکہ مکہ دین کا اسلامی مرکز ہے

۴. جب نظام ولایت کا پرچم پوری دنیا میں لہرائے گا تو وہ آخری معرکہ بھی مکہ میں شروع ہو گا امام آخر وہیں سے قیام کریں گے اور مکہ سے ہی اپنی مزاحمت کو عمومی شکل دیں گے

۵. کعبہ کا تعارف بھی قیام گاہ سے کروایا گیا ہے کہ یہیں سے لوگوں نے اللہ کی خاطر, اللہ کے دشمنوں کے خلاف, اللہ کے دین کے مقابلے میں جتنی گمراہی ہے اس کے خلاف قیام کرنا ہے

رسول خدا نے بھی جاہلیت کا مقابلہ مکہ سے ہی کیا مجالس میں جاہلیت کی غلط تفسیر کی گئی ہے کہ جاہل وہ ہیں جو پڑھنا لکھنا نہیں جانتے جبکہ قرآن نے اس تہذیب، اس نظام کے لیے جو حکم خدا، آئین خدا، حکومت خدا اور اللہ کے بنائے ہوئے، حاکم منصوب کے مقابلے میں حاکم لائے اس کو جاہلیت قرار دیا ہے، ہم پڑھ لکھ کر بھی صدیوں سے جہالت جہالت سے باہر نہیں آئے اور اللہ کا نظام قائم نہیں کر سکے

۶. رسول خدا نے اللہ کی الوہیت کے مقابلے میں، قائم الوہیت کے خلاف، قریش کی الوہیت کے مقابلے میں مکہ سے قیام کیا پھر جب امت پھر سے وہیں آگئی جہاں سے نکالا تھا اور جاہلیت اس سے بھی زیادہ مضبوط ہوگئی اور قریش کے روساء جن کو نبی نے رسوا کیا ان کا پوتا پہلے سے زیادہ مضبوط جاہل نظام کے ساتھ مسلط ہو گیا جب ابو سفیان، ابو لہب کی اولاد برسر اقتدار آئی کہ اب یہ کلمہ بھی پڑھتے ہیں اس سے یہ جاہلیت بہت مضبوط ہے

۷. سید الشہدا نے مکہ کو اس لئے منتخب کیا تمام اطراف عالم سے مسلمان آئیں گے جن قیام میں حج و عمرہ ہوتا ہے جیسے عمرہ شعبان رمضان میں زیادہ ہوتا وہ ایام امام نے مکہ میں بسر کیے اور قیام حج تک مکہ میں رہے اور شہر کے ہر گروہ کو دعوت دی، لیکن اس وقت لوگوں کی ذہنی کیفیات، مزاج، عادتیں ایسی بن گئی تھیں کہ سب آنکھوں سے دیکھ رہے تھے حتی کہ جو امام بتا رہے تھے یزید کے بارے میں وہ سب جانتے تھے سید الشہدا علیہ السلام ان کو مخفی بات نہیں کر رہے تھے کہ تمہارا حاکم فاسد ہے اسکی حکومت میں خاموش رہنا اور ماننا تمھارے لئے جائز نہیں ہے ان کی ذہنی کیفیت وہی تھی جو آج ہے

۷. یزید کے باپ نے ۲۰ سال حکومت کی بہت سے علماء، محدثین اور تفاسیر کے ماہرین سے رسول کے مقابلے میں ایک نیا دین بنایا جو کہ شکل و شباہت میں رسول خدا کے دین جیسا ہو لیکن شناخت روئیت کے اعتبار سے الفاظ کو نیا معنی دے کر نئی تفسیر دے کر ایک نیا دین بنا دیا گیا اور یہ دین لاشعوری طور پر انسان کے ضمیر میں آ کر اتر جاتی ہے بنو امیہ نے اپنے زمانے میں مہارت کے ساتھ یہ کام انجام دیا

امام نے ۸ ذوالحجہ کو مکہ ترک کیا ترک کرتے حکومتی سطح کی جو آخری روداد امام کو پیش آئی کہ مکہ کا حاکم عمر ابن سعید اس نے اپنی ماموریت کے مطابق امام کو مکہ سے باہر نکلنے سے روکا باقائدہ سرکاری پولیس کا دستہ بھیجا جس کا سربراہ یحی ابن سعید تھا اس نے جا کر امام کو روکا کہ آپ مکہ سے باہر نہیں جاسکتے یہ وہی منصوبہ تھا جو حکومت نے امام حسین کے خلاف بنایا ہوا تھا جو امام نے محمد ابن

خنفیہ کے جواب میں دیا" دراصل میرے لئے بنو امیہ کی حکومت نے اغتیال, خفیہ تدبیر بنائی ہے اور یہ چاہتے ہیں کہ مکہ میں ہی مجھے شہید کر دیں میں اس آغتیال میں نہیں آنا چاہتا"

حکومت نے امام کی ملاقاتیں سرگردگی اور سرگرمیوں پر نظر رکھی ہوئی تھی اور حاکم یہ رپورٹ دمشق روانہ کرتا اور یہ انتظار میں تھے کہ ایام حج شروع ہو جاتے

۸. عرفہ چھوٹا سا میدان ہے اس سے چھوٹی وادی عشعر ہے اس سے چھوٹی وادی منی ہے جب عرفی میں جاتے ہیں تو سب ایک جگہ جمع ہوتے ہیں کوئی منتشر نہیں ہوتا وہاں چند گھاٹیاں ہیں جہاں تمام زائرین کو اکٹھا رہنا ہے جہاں سب حاجی شیطان کو کنکر مارتے ہیں یہ اس بھیڑ کے منتظر تھے کہ جب امام اس بھیڑ میں آئیں گے تو یہ اپنے بنائے ہوئے منصوبے پر عمل کریں گے اور اسی منصوبے کے بارے میں امام اپنے بھائی کو بتا رہے تھے

اس لئے جس دن ان کو توقع تھی کہ امام بھیڑ میں آئیں گے امام کوفہ کی طرف روانہ ہو گئے. ان کو تدبیر الٹی ہوتی نظر آئی اس لئے انھوں نے پولیس بھیج دی, انھوں نے روکنے کی کوشش کی اور امام نے بھی تازیانہ نکالا انھوں نے بھی تازیانہ نکالا لیکن عمر ابن سعید کا لشکر پسپہ ہو گیا

لشکر کا سرغنہ یحیی ابن سعید امام کو پیچھے سے خطاب کرتا ہے کہ یہی جب پہلے امام کے پاس آیا تو سلام تک نہ لی گھوڑے کی لگام پکڑی اور کہنے لگا کہ کہاں جا رہے ہیں

● اس نے کہا اے حسین کیوں اللہ سے ڈرتے نہیں ہو توجہ کریں طاغوتی حکومت کی پولیس کا امام کے ساتھ لہجا دیکھیں امام سے کہتے ہیں کہ اللہ کا خوف نہیں کرتے آپ جماعت سے باہر نکل رہے ہیں

۹. اصل میں جو اجتماعی ڈھانچہ اللہ نے اہل ایمان کے لئے قرار فرمایا ہے اس کے یہ عناوین ہیں

● امت

● جماعت

امت و جماعت اس کو کہتے ہیں جو متحد ہو, ایک ہدف ہو ایک قیادت و راہبری کے سائے میں ہو.

جماعت مومنین ان کو کہتے ہیں جو اللہ کی خاکمیت کے تحت رہتے ہیں اور اللہ کے بنائے ہوئے حاکم کے تحت زندگی بسر کرتے ہیں.

عمرابن سعید کی اس سے مراد یہ تھی کہ تمام لوگ یزید کی قیادت پر متفق ہیں آپ واحد آدمی ہیں جو امت توڑ رہے ہیں امت میں تفرقہ ڈال رہے ہیں امت میں فرقہ بنارہے ہیں تمام امت ایک طرف آپ ایک طرف ہیں امت کے پیکر کو تقسیم کررہے ہیں باقی مسلمین مردوزن یزید کی حاکمیت کومان رہے ہیں

امام حسین نے اس کے جواب میں جو آخری کلام کیا یہ کیاسورہ یونس کی آیت پڑھی کہ

● میرا عمل میرے لیے تیرا عمل تیرے لیے جو کچھ میں کرتاہوں اس کے تم جوابدہ نہیں ہو اور جو کچھ تم کرتے ہو میں اس سے بری ہوں

یہاں سمجھنے کی ضرورت ہے کیونکہ ہم موروثی طور پر شیعہ ہیں مطالعہ کرنا, مستند تاریخ پڑھنا ہمارے مزاج میں نہیں مجالس میں جونقشہ پیش کیاجاتاہے یہ مستند تاریخ نہیں ہے تخیل پیش کرتے ہیں اور ہنرمندی سے پیش کرتے ہیں ان کے ہنر کو ماننا پڑے گالیکن اسکا نتیجہ یہ ہے نسل درنسل موروثی صورت میں جو کربلا کی تصویر ہمارے ذہن ہے وہ امام کی کربلا سے بہت مختلف ہے حتی جب آپ شعوری طور پر آگاہ ہو بھی جاتے ہیں تب بھی لاشعور میں وہی بیٹھی رہتی ہیں جو روایتی طور پر سنی ہیں.

روح کربلا کو امام کے خطبات وکلام سے درک نہیں کرتے جب روح کربلا کئی نسلوں میں قائم ہو تو ممکن ہے کہ اس کے لا شعور میں حقیقت کی تصویر آجائے

۱۰ امزاحمت کا پہلا رکن انکار ہے. فساد فسق وفجور, حدود خدا کی پامالی دین خدا کی پامالی کا منظر نامہ آپ کے پاس ہے اس وقت جو پاکستان میں ہورہاہے وہ ایک ہی ہے جو ۷۲ سالوں سے چل رہاہے عمل ایک ہورہاہے, حکومت ایک رہتی ہے اور ایک خاص طرز سے بنتی ہے ایک رویہ ہوتاہے شب کے لئے اور اس سے متعلق عوام کارد عمل مختلف ہوتاہے مثلاجنرل ضیاء الحق کی حکومت, ۱۵ کروڑ لوگ یہ سب چیزوں کامشاہدہ کررہے تھے کہ یہ حکومت کے عسکری, سول, مزہبی قومی, سیکولرارکان ضیاء کی حکومت کو دلیل دے رہے تھے, عوام کے سامنے منظرنامہ تھاروبہ مختلف تھاکچھ بیزاری کااظہار کرتے جیسے ذوالفقار علی بھٹو کے پیروکاراس سے تعلق رکھنے والے لیکن کچھ خصوصااہلسنت کی مزہبی جماعتیں جیسے اسلامی جماعت اس کو امیر المومنین کہتے تھے

کہ یہ مرد نایاب ہے۔ اسکی ایک ہی پالیسی تھی بعض اس سے بیزار تھے اور بعض اس پر درود بھیجتے تھے ایک ہی عمل کچھ لوگوں کے لئے پسندیدہ ہے کچھ لوگوں کے لئے ناگوار ہے علامہ اقبال کے سارے الفاظ جو مرد مجاہد کے اوپر تھے وہ ضیاء کے اوپر تطبیق کرتے تھے۔

اسی طرح یزید کی حکومت کا منظر بھی سب کی سامنے تھا یزید شخصیتا و رسیاسی جماعت کے لحاظ سے شناختہ شدہ تھا۔

💎💎 اس منظر نامے میں یوں نہیں تھا کہ امت ۲ گروہوں میں تقسیم تھی یا نہیں تھا کہ لوگ یزید کو پسند کرتے تھے بلکہ ساری امت یزید کا ناپسند کرتی تھی حتی کہ بنو امیہ بھی دل سے یزید سے نفرت کرتے تھے جیسے عبید اللہ ابن زیاد

یزید بنو امیہ کے سر غنوں پر شعر کستا طعنے دیتا اور بے عزت کرتا تو سب کو ناگوار گزرتا جب عبید اللہ بن زیاد نے یزید کی حکومت کا سنا تو اس نے جو پہلا ری ایکشن دیا وہ گالی دی یزید کو

۱۱۔ آصحاب اور تابعین کی ایک بڑی جماعت تھی یہ سب یزید سے متنفر تھے اس نفرت کا اظہار نہیں کرتے تھے بر امانتے ہوئے اسے حاکم بھی مانتے تھے کہتے تھے اس کو نہ دیکھو بلکہ یہ دیکھو کس مسند پر بیٹھا ہوا ہے یہ مسند رسول ہے یہ مسند خلافت ہے انہوں نے کئی اور دلیلوں سے اپنے آپ کو قانع اور مطمئن کیا ہوا تھا اور مزاحمت نہیں کی

۱۲۔ انقلاب مزاحمت کا ہی دوسرا نام ہے۔ حکومت کی تبدیلی و حاکم کی تبدیلی، شوری، جمہوریت اور قتل کے ذریعے تبدیلی اس کو انقلاب نہیں کہتے بلکہ نظام کی تبدیلی کو کہتے ہیں نظام کی تبدیلی کا آغاز اس نظام سے لاتعلقی اور بیزاری سے ہوتا ہے امام نے اس نظام کو تبدیل کرنے کے لئے مزاحمت کی

۱۲۔ بہت سے لوگوں نے یزید کی حکومت، نظام کو نہیں مانا پر مخالفت بھی نہ کی یزید نے بھی ان سے سروکار نہ رکھا

جو لوگ فاسد نظام میں رہتے ہیں وہ نظام بھی ان کو اپنے جیسا فاسد بنا دیتا ہے وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ کر مزاحمت نہیں کرتے اس کو جائز نہیں سمجھتے لکین خود اس کے اثرات سے بہرہ مند ہوتے ہیں جیسے اس کے دفتر خواں پر بیٹھے ہوں

- ایک اور طبقہ ہے جو بظاہر فاسد نظام کا حصہ نہیں بنا لیکن مخالف نہیں ہے اور ہوس کی تکمیل اور اقتدار کے لئے مخالفت نہیں کرتا

📌 هوی# جس شے کا مقام بلند ہو اور وہ مقام سے نیچے گر جائے اس کو عرب هوی کہتے ہیں

حوس, خواہش اس لیئے هوی ہے کہ کیونکہ اس کا رخ نیچے کی طرف ہے اور جس کے اندر ہو اس کا نیچے لے آتی ہے

جیسے

- جنسی حوس
- دولت و سرمایہ کی حوس
- شہرت و مقام کی حوس

اور وہ ھوس جو انسان کو اتنا گرا دیتی ہے کہ اٹھنے کے قابل نہیں چھوڑتی وہ ھوس اقتدار ہے

📌 اقتدار کا ایک منظومہ ہے اس کے گرد چھوٹے چھوٹے اقمار) چاند کی جمع (ہوتے ہیں

قمر چمکتی ہوئی چیز کو نہیں بلکہ منڈلاتی ہوئی چیز کو کہتے ہیں

وہ انسان جو دوسرے انسانوں کے گرد گھومتے ہیں جیسے چوہدری, سیاست دان ان کے گرد اقمار ہوتے ہیں جن کا دارومدار کسی شخصیت پر ہوتا ہے اور اس سے اپنی چمک دمک پیدا کرتے ہیں ان کو اقمار کہتے ہیں

اسی طرح منظومہ اقتدار ہے اقتدار کی کشش دیکھ کر یہ سوچتے ہیں کہ اس کے ساتھ رہا تو کہیں نہ کہیں اقتدار میں آجاوں گا کسی جگہ فٹ ہو جاوں گا سبسے زیادہ لطف اندوز اقتدار کے نظام منظومہ میں آکر ہوتے ہیں

۱۳. یہ افراد سسٹم کے فساد کو دیکھ رہے ہوتے ہیں بعض کو مقتدر اقتدار نہیں دیتے ان کی چاپلوسی کے باوجود ان کو ڈر ہوتا ہے کہ اگر اس کو اقتدار دیا تو یہ وہ فساد مچائے گا کہ ہمارا فساد بھی کھل جائے گا تو انھیں ویٹنگ لسٹ میں رکھتے ہیں کہ اگلے الیکش میں تم کو سیٹ دیں گے وہ اسی امید پر اندھے ہو جاتے ہیں اور فاسد ان کو خوبصورت لگنے لگتے ہیں اور فساد پر پردہ ڈالتے ہیں

اس شخص عمر ابن سعید نے امام کو کیا فکر دی

دو تفکر انسانیت کے اندر تباہ کن ہیں

● غلو کہ اہلبیت کو الوہیت کے درجہ تک لے آنا جیسے MI6 کا لشکر کر رہا ہے

● دوسرا نواصب جو اہلبیت سے کینہ و بغض رکھتے ہیں

اہلسنت ناصبیت کی یلغار میں ہیں اور شیعہ غلو کی یلغار میں ہے

💎 مکہ سلطنت اسلامیہ کا نگین ہے جسکے اختیار میں مکہ ہے اس کی حکومت عالم اسلام پر ہو گی

مکہ میں ہر حاکم کو نہیں بٹھایا جاتا اسلامی سلطنت کو دیکھ کر بنایا جاتا ہے اور برطانیہ نے یہی کام کیا کہ مکہ کی حاکمیت آل سعود کو دے دی اور سوچ سمجھ کر دی

مکہ کا حاکم ایسا ہو جو بظاہر دینی و مذہبی ہو لیکن در باطن خونخوار ظالم ہو اگر یہ صفات ہیں تو بنو امیہ کے معیار پر پورا اترتا ہے اور وہ مکہ کا حکام ہو گا

عمر ابن سعید کو باقی حکام سے بڑھ کر اختیار دیے گئے خصوصا یزید کے دور میں. یہ امام کو خطاب کر کے کہتا کہ آپ تفریق ڈال رہے ہیں امت میں

ہر مسلم جس نے فساد کے خلاف قیام کیا اسکو یہی خطاب ملا کہ امت خو تقسیم کر رہا ہے جو فساد پر راضی, تماشائی اور نظارہ گر ہے اسے امت کہہ رہے ہیں اور جو انکار کرے وہ تفرقہ ڈال رہا ہے

● پاکستانی قوم نے سب سے محبت کی واقعا محبت کرنے والی قوم ہے کچھ سعودی عرب سے محبت کرتے ہیں کچھ ایران سے کرتے ہیں جو سیکولر ہیں وہ برطانیہ سے کرتے ہیں لیکن کوئی ملک پاکستان سے محبت نہیں کرتا بس ترکی کا سنا ہے کہ وہ پاکستان سے محبت کرتے ہیں ہم نے افغانستان سے اتنی محبت کی اس نے کیا دیا ہمیں؟ پاکستان یک طرفہ محبت کرتا ہے ایسا نہیں کہہ رہا کہ پاکستان یک طرفہ محبت کرنا ختم کر دے بلکہ عرب و عجم کو بھی چاہیے وہ محبت کو جواب محبت سے دیں

۱۴. اہلبیت کی خلاف جو کھیلے بنو امیہ نے کیے وہ وعدہ اقتدار و ثروت سے عبارت ہیں

جیسے امام حسن علیہ السلام کی شہادت پر جعدہ سے وعدہ

وعدہ اشعث ابن قیس خارجی کی بیٹی تھی اس وقت عربوں میں یہ رواج تھا کہ اگر کوئی لڑکی والا اپنی لڑکی کا رشتہ لے کر آئے تو اس کا انکار کرنا مردانگی اور مروت کے خلاف سمجھا جاتا تھا اور امام حسن بامروت تھے بہت خوبصورتی سے آشعث نے مسجد کے دروازے میں سب کی سامنے کھڑے ہو کر قسمیں کھا کر علی علیہ السلام سے اپنی بیٹی کے رشتہ کا کہا اس نے اس مردانگی و مروت کے لیے تدبیر کی یہ اس کے منصوبہ کا حصہ تھا

معاویہ نے جعدہ کو یہ وعدہ دیا کہ تیری شادی یزید سے کر دوں گا وہ خلیفہ بنے گا تو تم خاتون اول بن جاو گی اس نے امام کو زہر دے دیا اور قاصد کو بھیجا کہ معاویہ سے کہو میں نے اپنا کام کر دیا ہے تم اپنا وعدہ پورا کرو اس پر معاویہ نے اسے پیغام بھیجا کہ جو رسول کے بیٹے کو قتل کر سکتی ہے وہ ابوسفیان کے بیٹے کو بہتر قتل کر سکتی ہے

- حوس باز کمزور کے لئے وعدہ ہی کافی ہوتا ہے

امام حسن کی فوج کا سپہ سالار, چچازاد بھائی, والی یمن عبید اللہ ابن عباس جو بنو امیہ کا ڈسہ ہوا بھئ تھا کہ بسر ابن ابی ارطات نے ماں کے سامنے اسکے دونوں بیٹوں کو ٹانگوں سے پکڑ کر چیر دیا اس وجہ سے بھی امام نے اسکو لشکر کا سپہ سالار بنایا کہ یہ بنو امیہ کے خلاف ہے لیکن ادھر سے شامی یہ وعدہ لے کر آیا

- خوبصورت عورت کا وعدہ

- درہم و دینار

- جنگ کی سپہ سالاری کا وعدہ

نتیجہ یہ سپہ سالار ۳۰۰۰۰ ہزار کے لشکر سمیت معاویہ سے مل گیا

بعد میں عبید اللہ نے معاویہ سے مطالبہ کیا وہ وعدہ کہاں تو معاویہ نے جواب دیا جو اپنے بھائی سے خیانت کرے میں اس پر کیسے اعتماد کر لوں ؟

■ عمر عاص ماہر سیاست دان تھا اس سے بھی معاویہ نے وعدے کئے تھے مرتے ہوئے اس نے بھی کہا کہ میں ساری عمر اونٹ کی لید جمع کرتا وہ میرے لئے بہتر سرمایہ تھا بجائے اس وعدوں کے بدلے جو اس نے مجھ سے کام کروا دیے ہیں

💎 اقتدار کے وعدے اقتدار سے بھی زیادہ خطرناک ہوتے ہیں پھر وہ ہر چیز کر گزرتے ہیں یہی ناصبیت کی فکر ہے

میں تشیع میں آپ کو ناصبیت دکھاتا ہوں جب شاہ کو ظالم فاسق فاجر امریکہ کا غلام ملت کا ننگ وعار کہا تو بڑے بڑے علماء فقہاء نے کہا کہ امت میں خمینی نے تفرقہ ڈال دیا ہے

امت کسے کہتے ہیں ان کے نزدیک جو شاہوں کے فساد پر چپ بیٹھے, نظارہ گر ہو, جو یزیدیت پر چپ ہو یہ امت ہے لیکن اگر سید الشہدا علیہ السلام اصلاح کے لئے نکلیں تو وہ امت کو تقسیم کر رہے ہیں یہ ناصبیت ہے. ناصبیت کسی شیعہ کے اندر بھی سر اٹھا لیتی ہے اسکی کھوپڑی میں بھی گھس جاتی ہے

جو امام خمینی کو کہتے ہیں کہ تفرقہ ڈال رہے ہیں کیوں کہ شاہ کی حکومت میں ان کی روٹی ہے وہ اقتدار کے منظومہ میں ہیں اس لئے فساد ان کو برا نہیں لگتا

💎 انسانی ضمیر اگر پاک صاف ہو تو دنیا بھر کے علماء فقہاء دانشور یہ کہیں گے حتی کہ کوئی کتاب, دین نبی نہ بھی آئے پھر بھی عقل یہی فتوی دے گی کہ ظلم نہ قابل قبول ہے عدالت لازم و واجب ہے. ان کو ظلم و فسق و فجور کیوں نظر نہیں آتا کیونکہ اقتدار نے اس کو اندھا کر رکھا ہے

۱۵. آج کشمیری دھائی دے رہے ہیں وہ علی گیلانی ۹۰ سال میں یہ دہائی دے رہا ہے کہ کب بولو گے جب ہماری عزتیں جانیں حرمتیں پامال ہو جائیں گی اور آپ دیکھیں جواب میں امت ہے جو حرمتیں لوٹنے والے کو امارات اور بحرین کا اعلی سول اعزاز دیا ہے

انڈیا کے ساتھ مفادات ہیں ان کے ؟

کیا یہ انڈیا کے بغیر عرب تباہ ہو جائیں گے ؟

ان کا پیشہ تو یورپ اور چائنہ میں لگا ہوا ہے تم نے غلط بتایا کہ اسے مفادات کا نام دے کر اصل بات چھپائی ہے اصل بات یہ ہے کہ اقتدار کے نشئی کو اقتدار کا خطرہ ہے ان کو شرط ہی یہ دے گئی ہے کہ انڈیا کو ایوارڈ دو گے تو ہی اقتدار میں رہو گے ان کو میڈیا اب امت کہتا ہے امت مسلمہ اور سید گیلانی تفرقہ ڈال رہے ہیں

امت متفق ہے کہ فلسطین بیچنا ہے کشمیر کا سودا کرنا ہے اسکو امت کہتے ہیں ناصبی ذہنیت یہی سوچے گی جو اس کے خلاف سوچے وہ امت میں تفرقہ ڈال رہا ہے

امام حسین عمر ابن سعید کو یہی کہہ رہے ہیں کہ تم جو ظلم کے خلاف چپ ہو میں اس سے بری ہوں اور اگر میں قیام کر رہا ہوں تو تم بھی بری ہو مجھ سے

١٦. کربلا کے تاریخی واقعات کو مقتل کہا جاتا ہے غالی شیعہ نہیں اور ناصبی سنی نہیں ہے

طارق جمیل صاحب کہتے ہیں جب میں دین پڑھ رہا تھا تو اس وقت دیں کے جان میں کمی رہ گئی جو اس وقت مجھے کمی محسوس نہیں ہوتی بعد میں احساس ہوا کہ دیں کا ایک بہت بڑا حصہ رہ گیا ہے جو بعد میں تلافی کرنا چاہی اور وہ منابع وہ باب اہلبیت کا ہے

- ایک اور دیوبندی عالم کہتے ہیں جب کانفرنس میں آئے وہ آپ نے کوتاہی کی ہے آپ نے سستی کی ہے تشیع کا خوبصورت چہرہ تسنن کا دکھایا ہی نہیں ہے

آگے استاد محترم مقتل لہوف سے تاریخ پڑھ کر امام کو کوفیوں کے خط پڑھ کر سناتے ہیں

مجلس ایامِ عاشورہ، 1441 ہجری

(مجلس دوم)

عنوان: قیام امام حسینؑ کا مکی مرحلہ

ازاستادِ محترم سید جواد نقوی حفظہ اللہ

سید الشہداء کا قیام

روایتی ← لاچاری، مجبوری

اصلاً ← مزاحمتی

جاہلیت

ان پڑھ ✖

قانون و حکومت خدا کے مقابلے میں حاکم بنانا

بنوامیہ کا منصوبہ

امام حسینؑ کو مکہ جانے سے روکنا

یحییٰ ابن سعید کی سرپرستی میں لشکر کے زریعے

خواص کے ذریعے

آپ امت میں تفرقہ ڈال رہے ہیں

یہ نظریہ کہاں سے آیا

یحییٰ ابن سعید کے نزدیک

- تمام امت کا یزید پر اجماع ہے۔
- امام حسینؑ اس میں تفرقہ ڈال رہے

قائم برائے خدا کا جواب: "میرا عمل میرے لئے، تیرا عمل تیرے لئے، جو کچھ میں کرتا ہوں تم اس سے بری ہو اور جو کچھ تم کرتے ہو میں اس سے بری ہوں"

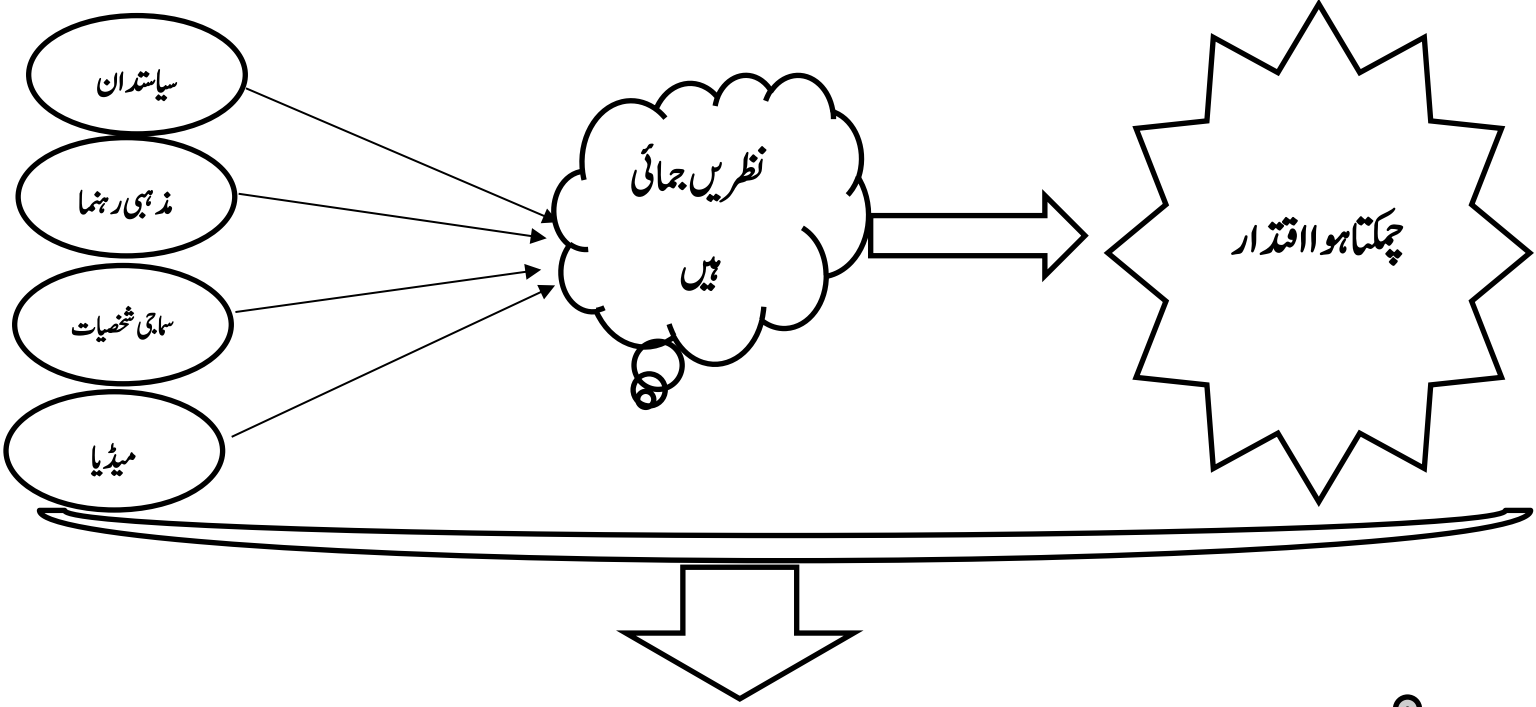

وجہِ خاموشی: ان میں اقتدار کی ہوس ہے اور ان کو خواب دکھائے گئے ہیں اگرچہ انتظار کی لسٹ میں ہی کیوں نہ ہوں۔

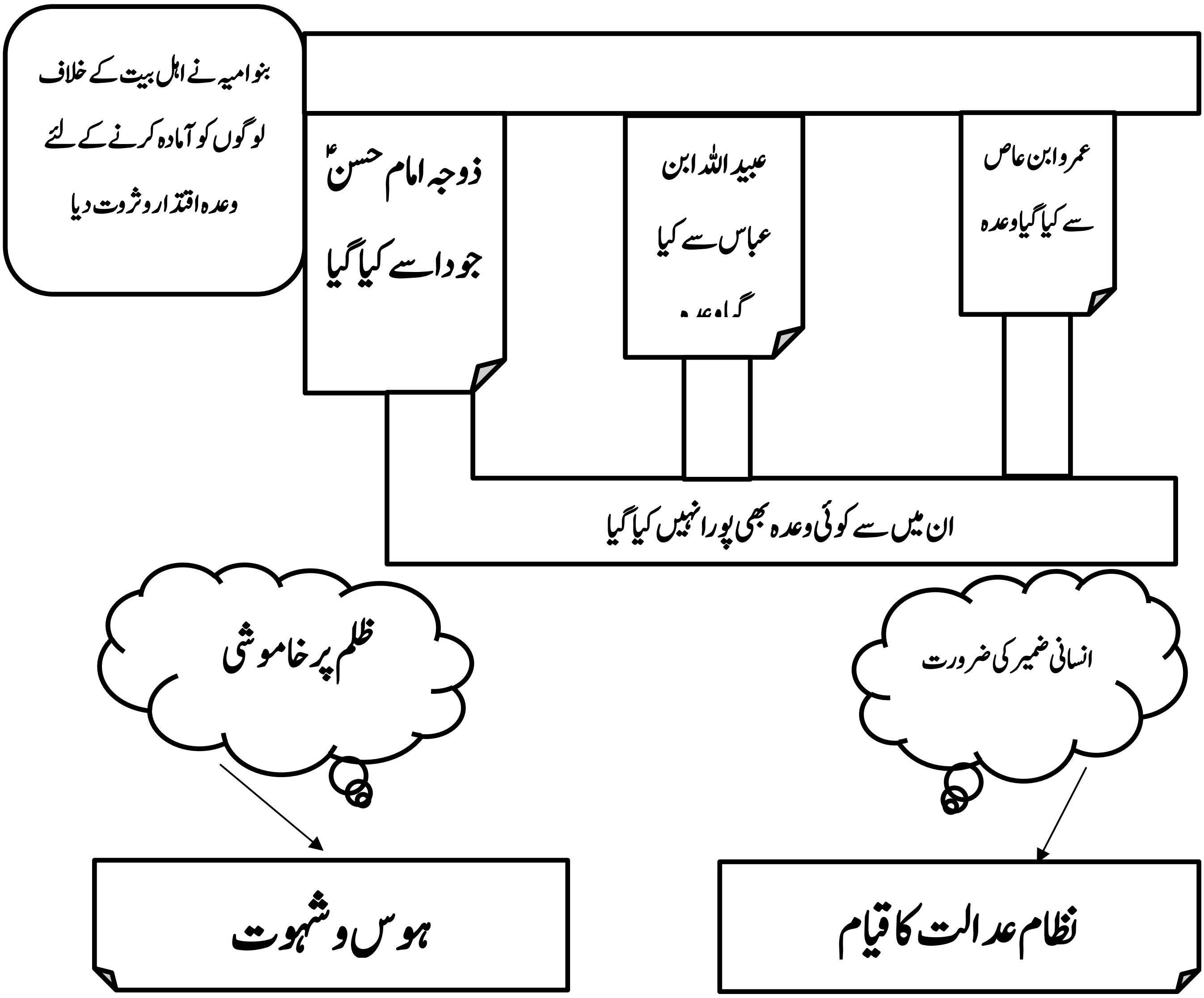

PROFESSIONALS OF TEHREEK BEDARI

استاد محترم کی تیسری مجلس کے جامع نکات

پیشکش: 💥 پروفیشنلز آف تحریک بیداری

● چار مہینے کی دعوت و تبلیغ کی کوشش کے بعد ۸۲ یا ۸۶ نفوس امام کے ساتھ مکہ سے روانہ ہوئے

امام نے مکہ سے روانگی کا جو دن منتخب کیا وہ بڑی اہمیت کا حامل ہے. ۸ ذوالحجہ, اس دن حج باقائدہ شروع ہوتا ہے حاجی احرام باندھے مکہ کو ترک کر کے قریبی وادی میں باقی رسومات حج ادا کرنے جاتے ہیں اس دن خروج کرنا جو حج کے لیے مقرر ہے جب حاجی احرام زیب تن کرتا ہے اس وقت کفن زیب تن کرنا یہ سوال اٹھاتا ہے جبکہ ۴ ماہ امام نے مکہ ترک نہیں کیا نا ۸ ذوالحجہ سے پہلے گئے نا اس کے بعد ٹھیک ۸ ذوالحجہ کو احرام اتار دئے تا کہ لوگوں کے ذہنوں میں سوال اٹھے کہ کیوں ایسے کیا ہے؟ ذہنوں میں سوال اٹھا بھیُ لیکن الٹا سوال یہ اٹھا کہ ۸ ذوالحجہ کو مکہ چھوڑنا جائز ہے کہ نہیں؟ حج کو عمرہ میں بدلنا جائز ہے کہ نہیں؟ حج کے احرام کھولنا جائز ہے کہ نہیں؟ یہ بات حق ہے کہ شیعہ مکتب کے نقاد بہت تنگ نظر اور جاہل ہیں جس کے نقاد نافہم ہوں وہ کتنی بھی عظیم حرکت ہو وہ اس کا وزن کم کر دیتے ہیں تشیع کے ساتھ ایسا ہی ہوا ہے تشیع کے نقاد بہت ہی کم فکر کم ذہن انسان ہیں انہوں نے تشیع پر وہ سوال اٹھائے جو بہت گھٹیا ہیں

یہاں جو ۸ ذوالحجہ کو امام نے مکہ چھوڑا یہاں کسی محقق, عالم نے سوال نہیں اٹھایا جو اٹھانا چاہیے تھا

● سوال یہ ہے کہ لوگ حج کی تاریخ پہنچنے کا انتظار کر رہے ہیں اور امام وقت امام الہی انتظار کر رہا ہے کہ حج کی تاریخ آ جائے تو مکہ ترک کر دوں یہاں سوال اٹھتا ہے کہ امام کے نزدیک کس چیز نے امام کو مجبور کیا کہ فریضہ حج کی بجائے یزیدیت طاغوت کے خلاف مزاحمت کو جاری رکھا جائے. یوم آغاز حج یوم آغاز مزاحمت و مقاومت قرار دی جائے وہ کونسی افتاد تھی؟ وہ ایسی افتاد تھی جس کے لئے لازم ہو گیا تھا احرام کھولنا. اگر محققین مسلمین کا مطالعہ ٹھیک ہوتا ان کی فکر و ذہن سیدھی ہوتی تو یہ سوال اٹھاتے کہ یہ کونسا افتاد ہے جس پر حج چھوڑ کر مزاحمت کا اعلان کرتے ہیں اور جنہوں نے یہ کام نہیں کیا قرآن اور فرمان رسول کی روشنی میں ان کے لئے کیا حکم ہے؟ سوال یہ اٹھانا تھا

● جب رسول جہاد کے لئے طلب کریں تو کوئی حج کے لئے نکل جائے کوئی وضو کرنے نکل جائے کوئی کسی اور کام میں نکل جائے یہاں رسول خدا پر سوال نہیں بنتا کہ حج اور وضو کے وقت جہاد کے لئے بلانا جائز ہے کہ نہیں یہ ٹیڑھی کھوپڑی ہے, سوچنے کا دھارا درست نہیں ہے. اس وقت یہ سوچنا چاہئے کہ رسول خدا امام وقت اللہ کے فرمان کے مطابق ندا دیتا ہے اس وقت اس کی ندا چھوڑ کر کوئی بھی کام کرنا اور امام وقت کو نظر انداز کرنا اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ آیا یہ عمل درست ہے یا نہیں

● قرآن نے بھی انھیں ایک لقب دیا ہے مخلفون کا یوں نہیں ہوا کہ ان کے رویے دیکھ کر رسول خدا پر اعتراض اٹھایا بلکہ رسول کی ندا دیکھ کر ان کر رویوں پر سوال اٹھایا.

• یہ بیماری, کھیتی باڑی, اہل عیال اور کام کاج کا بہانہ کرتے لیکن رسول کے ساتھ نہیں جاتے یہ اتنی ناپسندیدہ حرکت ہے یہ جو امام وقت کہ آواز پر لبیک نہیں کہتے. لیکن بظاہر یہ اچھا عمل شروع کر دیتے ہیں قرآن ان کو قائدین کے لقب سے یاد کرتا ہے یعنی اہل قعود, نکمے, نکھٹو, جو اہل قیام نہیں ہیں, جو قیام کے وقت قیام نہیں کرتے.

لیکن جو قیام کے وقت قیام کرتے ہیں انہیں مجاہد کہتے ہیں

• قرآن نے ایک اور لقب مخلفون دیا یعنی جو پیچھے رہ جائیں, کمزور نخیف لوگ, اور ان کے درجے میں بیٹھنے والے جو میدان عمل اور قیام سے بھاگ جاتے ہیں

• ایک اور قرآن نے ان کا نام دیا موزرون. وہ جو بہانہ باز ہیں بہانے تراشتے ہیں فریضہ کی ادائیگی کے مقابلے میں عذر تراشتے ہیں

مومنین ان کو اہل قیام کے ساتھ موازنہ نہ کرو یہ جتنی بھی نیکیاں کریں ساری نیکیاں دولت میں بدل جائیں اور اس کو راہ خدا میں دے دیں تب بھی مجاہد کے اللہ کی راہ میں اٹھائے گئے ایک قدم کے برابر بھی نہیں ہے.

حاجیوں کو پانی پلانا, کعبہ کی مرمت کرنا, مہمان نوازی کرنا انسانوں کی خدمت کرنا ان کو جہاد سبیل للہ کرنے والوں کے مقابل سمجھنا یہ کیسی ٹیڑھی سوچ ہے.

سید الشہدا علیہ السلام نے قیام کیا ملت کو دعوت دی گروہ گروہ کو دعوت دی اور اسکے باوجود تنہا اپنے کنبے کے ساتھ نکل رہے ہیں اور یہ حج کرنے جا رہے ہیں. کیا ان حج والوں کو ان کے برابر سمجھتے ہو جو امام کے ساتھ جا رہے ہیں؟ یہاں سوال یہ اٹھتا ہے.

سید الشہدا نے بغیر کسی ابہام کے یزید کے خلاف قیام کیا اور بتا بھی دیا کہ جو اللہ کی راہ میں خون دینا چاہتا ہو ہمارے ساتھ آئے کسی دنیاوی دولت و ثروت کا وعدہ نہیں دیا بلکہ انجام سے باخبر کیا

● ایک شخص نے امام سے آکر کہا کہ میں آپ کا شیعہ ہوں امام نے فرمایا اللہ سے ڈر اتنا بڑا دعوی نہ کر اس شخص نے کہا کیا شیعہ نہیں ہوں؟ امام نے فرمایا نہیں ہو تم محب ہو جو ہماری خوشی میں خوش اور غمی میں غمگین ہوتا ہے عزاداروں کی اکثریت ۱۰ دن کی عزادار ہے, کچھ چہلم تک جاتے ہیں اور کچھ ۸ ربیع الاول تک غم مناتے ہیں ان کی عزاداری رونا, محبت کا اظہار کرنا ہے اور سچے بھی ہیں ریاکار بھی نہیں ہیں آنسو بہاتے ہیں اس احساس کے ساتھ کہ انکی بخشش ہو جائے گی اور نوحہ و داع پڑھ کر آجاتے ہیں یہ محبین ہیں اور, محبت کا صلہ ملے گا جو اللہ نے وعدہ کیا ہے اس میں کوئی شک نہیں لیکن یہ طبقہ یہیں رہ جاتا ہے امام کا ساتھی نہیں بنتا جبکہ امام کو ساتھیوں کی ضرورت ہے ناصرین کی ضرورت ہے.

جیسے مکہ کے حاجی تھے حمایتی تھے رو بھی رہے تھے لیکن ساتھی نہیں بنے. یہ جزیات اس لئے بیان کر رہا ہوں تاکہ تشیع کو امام کا ساتھی بنائیں جہاں امام نے جانا ہے وہاں امام کے ساتھ جائے یہ نصاب اس کے لئے ہے جن لوگوں نے امام کے ساتھ آگے جانا ہے یہ مضمون ان کی دلچسپی کا نہیں جو بس اجر و ثواب کے لیے آتے ہیں کہ اب اتنی جزیات میں کیا جانا جب رونا رلانا رونے والا منہ بنانے سے اجر مل جاتا ہے تو امام کے ساتھ آگے کیوں جانا ہے مکہ میں ہی امام سے مل لیتے ہیں حاجی بھی مکہ میں یہی کر رہے تھے جبکہ امام کا مطالبہ ہے کہ میرے ہمسفر بنو. اگر ہم قدم باقدم عمر بھر امام حسین کے ساتھ چلے ہوتے تو ہم آج یہاں نہ ہوتے آج پوری دنیا پر امام مہدی کی حکومت ہوتی

امام قیام کی دعوت دیں اور ہم تعلیم و تعلم, حج پر مصروف ہو جائیں اس سے یزید سے فاسد تر ملعون تر پلید تر آپ پر حکومت کریں گے آپ کی نسلوں کو تباہ کریں گے آپ کے مقدسات کی بے حرمتی کریں گے اگر امام کے ساتھی نہ ہوئے تو. آج مودی جیسا کشمیر میں نیتن یاہو جیسا فلسطین میں بخاری جیسا نائیجیریا میں اور بن سلمان جیسا ہمارے اوپر مسلط ہے.

ہمارے ملک میں دو بڑے مہمان آرہے ہیں جس نے مودی کو اعلی سول اعزاز دیا وہ ماہ محرم میں ماہ حسین میں آرہے ہیں ایک امارات اور ایک سعودیہ کا وزیر خارجہ ہے یہ جو بے غیرتی کا سمبل ہیں یہ آج کا عبید اللہ بن زیاد ہے جو پاکستان کے کوفہ میں آیا ہے اور دوسرا عمرو ابن سعید ہے.

اللہ نے تمھیں امت خاتم بنایا اور دین خاتم تمھیں پست گھٹیا اور زلیل ملکوں کی ملازمتوں کے لئے دیا تھا؟ اللہ نے تمھیں ملازمت کے لیے نہیں امامت کے لئے بنایا ہے اگر یہ سبق امام سے لیا ہوتا تو سمجھتے اس بات کو

● لوگ ان باتوں سے بور ہوتے ہیں کہ بس ان کو چھوڑو اور ہمیں رلاو پر جو امام کے ساتھ ہیں وہ ہر منزل پر سے تفصیل کے ساتھ گزرتے ہیں. ہماری نسلوں کو لمحہ بالمحہ ہر منزل طے کرنی ہے اور اس کو پتا ہو کہ ہر منزل پر اس نسل نے کرنا کیا ہے اور اس کا منبع یہی جزیات ہیں تا کہ مزاحمت کا منشور مل سکے.

جب آپکو شرعی آحکام کہیں بلارہے ہوں اور فتوے کہیں بلارہے ہوں لیکن امام و پیشوا کہیں اور بلارہے ہوں اس وقت تم نے کیا کرنا ہے. سید الشہدا کا سفر اس میں پیش آنے والے واقعات اور ان پر امام کا رد عمل, یہ منشور ہے اس شیعہ کے لئے جو امام کو الوداع نہیں کہنا چاہتا جو آخری لحظ بھی اپنی زندگی کا امام کے ساتھ رہنا چاہتا ہے.

آج کے شیعہ کو کس طرح سے سید الشہدا کا ساتھ دینا ہے یہ کس طرح پتا چلے؟ قدم قدم پر کونسی منزلیں پیش آتی ہیں اور کیا ہوتا ہے؟ اس وجہ سے امام حسین کے ساتھ چلنے والوں کے لئے ۸ ذوالحجہ بہت اہم نکتہ ہے.

● آج ہم پر سماجی ذمے داری ہے مزہبی ذمہ داریاں ہیں مثلاً ابھی محرم آرہا ہے عزا کرنی ہے مجلس کرنی ہے اگر سید الشہدا آکر محرم میں کہیں اسی شیعہ کو کہ عزا نہ کرو مجلس نہ کرو کشمیر چلو, فلسطین داخل ہو جاو تو یہ کیا کریں گے جیسا انھوں نے کیا کہ حج سے بڑا کام کیا ہو سکتا ہے اور امام کا ساتھ نہیں دیا.

۸ ذوالحجہ کو امام نے ان کے تقوی کا امتحان لیا کہ کیا یہ واقعی حاجی ہیں, یہ کعبہ کی معرفت رکھتے ہیں کیا؟.

شیعہ کون ہے جو مشایعت حسین ابن علی میں نکلے جس مقصد کے لئے حسین نکلے اس مقصد کے لئے گھر سے نکلے.

امام یزید کے خلاف, طاغوت کے خلاف مزاحمت کرنے جارہے ہیں اب طغیان کے خلاف آواز اٹھانا اسکا انکار کرنا یہ مشایعت حسین ابن علی ہے

جب آپ اللہ کی راہ میں نکلتے ہیں تب بہت سے لوگوں سے آپکو سامنا کرنا پڑتا ہے, کوئی خیر خواہ کوئی آنسو بہانے والا, کوئی مقام و مرتبہ بتا کر, کوئی آپ کے بغیر والا نقشہ بتا کر کہ آپ چلے جائیں گے تو ہمارے خاندان, ہماری قوم, ملت کا کیا ہو گا آپ کو روکنے کی

کوشش کرتے ہیں جو اتنی تلقین اتنی باتیں سنے گا اسکا عزم ٹوٹ جائے گا. جب آپ نے ارداہ کر لیا تو بہت محترم شخصیات اپنے دل کی خیر خواہی سے روکنے کی کوشش کرتے ہیں. اگر بھائی آ جائے تو شیعہ کیا کرے؟ امام حسین نے بتا دیا کہ اگر میری مشایعت کرنی ہے تو اپنے بھائی کی خیر خواہی, عبد اللہ ابن عباس کے مشورے اور آنسوؤں سے, عبد اللہ ابن زبیر کی تدبیر اور عبد اللہ ابن عمر کی کوششوں سے کیسے گزر کر آنا ہے.

● ہم بہت چالاک ہیں شیعوں نے آسان کام ڈھونڈا ہوا ہے کہ رسم و رسومات کو ادا کریں اور جنت میں راج کریں اور اس مختصر عمل پر جنت ایسے ہماری ہے کہ کسی اور کی ہے ہی نہیں جبکہ حسین کو امام ماننا سب سے مشکل کام ہے اگر مشایعت کرنی ہے تو حسین کو دیکھو کہ قدم قدم پر کیا کرنا ہے

• امام کے منہ پر امام کو تفرقہ باز کہا اور یہی بات بنو امیہ نے با قاعدہ دستاویز کی صورت میں بیان کرنا شروع کر دی بعد میں نواصب نے اسے دین بنا کر مذہب بنا کر اس کی ترویج کرنا شروع کر دی ۱۰۰ سال منبر مدرسوں مسجدوں اور ہر موثر جگہ سے آل رسول پر لعنت ہوتی رہی حتی خطبہ کا آغاز اس سے ہوتا.

۸ جس دن سے نبی نے للہ کی الوہیت کا پرچم گھاڑا اسی دن سے قریش اور بنو امیہ کو نبی سے کینہ شروع ہوا اور بڑھتا بڑھتا ان کی نسلوں میں آیا. یہ قبیلہ سے لشکر بنے لشکر سے حزب بنے حزب سے سیاسی بنے جیسے پاکستان میں دہشت گردوں کو سیاسی حزب بنانے کے لیے ان سے الیکشن کرواتے ہیں اور ان کو اسمبلی یا کسی وزیر کے ایڈوائزر بنا دیتے ہیں اور نام یہ دیتے ہیں کہ ان دہشتگردوں کو قومی دھارے میں لا رہے ہیں.

بنو امیہ کا یہ دہشت گرد لشکر فتح مکہ میں شکست کھا گیا وہاں مسلمان ہو کر سیاسی جماعت بن گئے. پہلے بس رسول اور آل رسول کو قتل کرنا چاہتے تھے پھر کہا صرف یہ نہیں اور رسول کے دین کا اقتدار سنبھالنے کے لئے با قاعدہ عمل شروع کیا.

حکومت سازی کا عمل اس دن سے شروع نہیں ہوتا جب حاکم اقتدار میں آتا ہے بلکہ کئی دہائیاں پہلے حکومت سازی شروع ہو جاتی ہے دور نہ جائیں موجودہ حکومت کی مثال آپکے سامنے ہے کہ کب سے حکومت سازی کا عمل شروع ہوا.

حکومت بنانے کے لیے سیاسی جماعت بنائی جاتی ہے اس سے پہلے سیاسی تفاہم اور سیاسی ہم آہنگی پیدا کرتے ہیں بعد میں اسکو سیاسی حزب بناتے ہیں. جو اقتدار کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں اس کو حزب کہتے ہیں لوگوں کے علاج معالجے اور خدمت کرنے والا

گروہ حزب نہیں کہلاتا. یہ جماعت بنتے ہوئے مضبوط ہوتے ہوئے وقت لگتا ہے پھر اپنی حکومت قائم کرنے کے لئے انھیں موجودہ حکومت کا حصہ بننا پڑتا ہے اور اہم عہدوں پر فائز ہونا ہوتا ہے پھر اس حزب کی حکومت کا عمل وہاں سے شروع ہوتا ہے بنو امیہ نے ایسا ہی کام کیا.

بنو امیہ کی اور ملوکیت کے دور کی تاریخ علماء اہلسنت نے لکھی کہ کس طرح خلفاء کے زمانے میں یہ حکومت کے اندر جذب ہونا شروع ہو گئے. فتح مکہ آخری دن تھا لشکر بنو امیہ کا اور انھوں نے بظاہر اسلام قبول کر لیا. ایک دن ابو سفیان رونے والا, مظلوموں والا, مضطرب منہ بنا کر رسول خدا کے پاس آیا لیکن خاص تدبیر کے ساتھ کہا مجھے آپ سے ایک شکایت ہے کہ لوگ مجھے اچھا نہیں سمجھتے میرے سابقہ کردار کی وجہ سے مجھ سے نفرت کرتے ہیں اس کے چہرے ہر جھریاں اور کمر رسیدہ تھی اور آنسو بھر کے آنکھوں میں بات کر رہا تھا اور کہا کہ دو بڑی شخصیات کا نام لیا کہ یہ دونوں بیٹھے ہوئے تھے میں نے سلام لی تو انھوں نے سلام کا جواب نہیں دیا اور انصار نے تو حد کر دی ہے کہ جب میں جا رہا ہوتا ہوں تو کہتے ہیں وہ دشمن رسول جا رہا ہے اس سے مجھے تکلیف ہوتی ہے. صحابہ نے یہ سمجھا ہوا تھا کہ اب یہ ختم ہیں یہ سابقہ کردار کی وجہ سے منہ دکھانے کے قابل نہیں رہے یہ طلقاء ہیں جو بخشے گئے ہیں یہ شرمندگی کے باعث مدینہ و مکہ میں نہیں رہیں گے لیکن یہ اتنے کچے نہیں تھے جو صحابہ سوچ رہے تھے یہ اس سے زیادہ ڈھیٹ نکلے انھوں نے ان کی مجلس میں آنا, ان کے ساتھ رہنا ان سے میل جول بڑھانا تجارتی تعلق قائم کرنا شروع کر دیئے تھے لیکن صحابہ اسے اچھا نہیں سمجھتے تھے اور اسی کی شکایت کر رہا تھا کہ صحابہ کے دل میرے لئے نرم نہیں ہیں اور ان کے دل نرم نہیں ہونے جب تک آپ ایک بنیادی قدم نہ اٹھائیں. وہ تجویز یہ ہے کہ مجھے کوئی عہدہ نہ دیں کیونکہ میں جو بھی کروں میرے لئے ان کے دل نرم نہیں ہوں گے یہ میرا بیٹا ہے معاویہ اس کو اپنے قریبی لوگوں میں لے آئیں جب صحابہ اس کو دیکھیں گے تو ان کے دل نرم ہوں گے حضور اکرم نے اسکی رونی شکل دیکھ کر فرمایا ٹھیک ہے اگر اس سے تمہارا بھرم رہتا ہے تو اس کو کوئی نہیں اٹھائے گا یہ آکر بیٹھے پھر مزید کہنے لگا کہ اس کے اندر بڑی قابلیت ہے میں دیکھتا ہوں کہ آپ ایک شعبے میں مشکل میں اور مضطر ہیں اور بہت رغبت رکھتے ہیں کہ مسلمانوں کو کوئی لکھنا پڑھنا سکھائے لیکن افراد کہ کمی ہے تو یہ میرا بیٹا پڑھا لکھا ہے اس سے یہ کام لیں تاکہ ہمارے زریعے بھی دین کی کوئی خدمت ہو سکے اور اس سے میں تلافی کرنا چاہتا ہوں اپنے سابقہ کردار کی رسول خدا نے اس بوڑھے کی دلداری کے لئے لکھنے پڑھنے کا کام دے دیا پھر آگے کہنے لگا کہ اس کو وحی بھی لکھنے دیں یہاں حضور نے تعطل کیا وقفہ لیا کیونکہ معلوم ہو رہا تھا کہ یہ سب حزبی چال چھپانے کے لئے ایک منصوبہ تھا.

● پھر ان کا اثر ورسوخ بڑھتا گیا اور خلیفہ دوئم کے دور میں اسکو شام کا والی بنا دیا گیا خلیفہ سوئم چونکہ خود بنو امیہ میں سے تھے تو ان کو فرصت ملی اس حزب نے وقت ضائع نہیں کیا اور وہ وقت بہت جلد آ گیا کہ جو انھوں نے سوچا ہوا تھا وہ اقتدار ان کو مل گیا.

جب یہ منصوبہ تشکیل دیا گیا تھا اس میں بہت لوگ تھے جنھوں نے اقتدار کو آپس میں بانٹ لینے کا منصوبہ بنایا. حزب کے بنیادی ارکان میں اور موسسین میں عمر ابن سعید کا باپ سعید ابن عاص بھی تھا اب اس کا بیٹا مکہ کا گورنر ہے عمر ابن سعید کو مکہ کے ساتھ مدینہ کی گورنری بھی دی گئی تھی کیونکہ حجاز کی سیاست ایک جیسی تھی اور اس کو معاویہ کی طرف سے تاکید کی گئی تھی کہ یزید کی خلافت کے لئے میدان ہموار کرنا ہے جب معاویہ مکہ آیا یزید کے لئے راہ ہموار کرنے اور سب مکہ کے سردار آئے ہوئے تھے یہ منبر پر آیا اور اس طرح کی فصاحت وبلاغت کے ساتھ خطابت کی اور ایسے دلائل دیے کہ سب کو مطمئن کر دیا. معاویہ نے اپنی تقریر میں کہا کہ سیاست کی مصلحت, حکومت کی مصلحت دین کی مصلحت اسی میں ہے کہ یزید حاکم ہو آپ لوگ ابھی نہیں جانتے جس شخص نے سب سے پہلے حمایت کی وہ عمر ابن سعید تھا جانتا تھا کہ اس حزب کی حکومت ابھی رہے گی اور جو سب یزید کو ناپسند کرتے تھے انھوں نے اس کی تقریر کے بعد اطمینان کیا یہی اس نے مدینہ میں کیا جب معاویہ نے اس کی قابلیت دیکھی تو اسکو مکہ و مدینہ کی گورنری دی.

اب دیکھیں کون کہہ رہا ہے کہ حسین آپ تفرقہ ڈال رہے ہیں یہ کس کی زبان سے نکل رہا ہے یہ عمر ابن سعید کا بھائی کہہ رہا ہے.

● یزید کے مرنے کے بعد معاویہ اقتدار میں آیا اور خود چھوڑ گیا یا حزب کے ارکان نے چھڑوا لیا کہ یہ بے وقوف ہے اس سے نہیں چلنی اور ایک گروہ نے دوسرا بیٹا خالد ابن یزید کو جو اس وقت بچہ تھا حاکم بنانے کا سوچا اور مروان بن حکم کو وزیر اعظم جیسے وہ پہلی حکومتوں میں رہا ہے اکثر نے کہا اس طرح تو ہماری باری نہیں آئے گی.

جماعت توڑنے اور امت توڑنے کا یہ وہ بمب تھا جو برداشت کرنا مشکل ہے. وحدت امت دستاویز بن گیا جیسے آج بن سلمان اور آل نہیان آل خلیفہ امت ہے جب امت متفق ہے کہ کشمیر پر نہیں بولنا تو پاکستان کے وزیر اعظم غلط کر رہے ہیں کہ جو کشمیر کو بچا رہے ہیں. اب جو دو مہمان آ رہے ہیں جنھوں نے مودی کو نوازا جب وہ کشمیر لوٹ رہا تھا کشمیر سے پیار کرنے والوں کا حق بنتا ہے کہ ان کو جوتوں کا تحفہ دیں.

● آج کی بنو امیہ ساری امت پر مسلط ہے یر غمال بنایا ہوا ہے آج جو بولے اسے کہتے ہیں امت توڑ رہا ہے اسی عمر ابن سعید نے جس نے یزید کی حکومت کی راہ ہموار کی اسی نے ہی مروان کی حکومت کی بھی راہ ہموار کی اور لوگوں سے کہا کہ آل ابی سفیان کو چھوڑو اور مروان کو حاکم بناو کہ سب کام, ساری کوششیں اسی نے کی تھیں اس لئے اسکا حق بنتا ہے اقلیت آل ابی سفیان اور اکثریت کا مروان پر اتفاق ہو گیا.

اس کے بعد یہ طے پایا کہ اگر خالد بن یزید مروان کے بعد اس حالت میں ہوا کہ خلیفہ بنے تو اسے بنا دیا جائے گا ورنہ عمر ابن سعید خلیفہ ہو گا. مروان نے کچھ عرصہ حکومت کی پھر مر گیا اب پھر لابی شروع ہوئی عبد المالک بن مروان حاکم بن گیا تو عمر ابن سعید نے کہا کہ ساری زندگی یزید اور مروان کے لئے میدان ہموار کرتا رہا عاص کے خاندان کی باری نہیں آئے گی کیا؟ اس نے ناراض ہو کر مروان حکومت کو کمزور کرنے کے لئے عبد اللہ ابن زبیر کی حمایت شروع کر دی اور کئی جگہ اپنی خلافت کا اعلان کیا اور لوگوں کے ہاتھ سے بیعت بھی لی جب عبد الملک کو اس حوس باز اقتدار کی ھوس رکھنے والے سے اپنے اقتدار کو خطرہ محسوس ہوا لہذا خلافت جانے کے ڈر سے اس نے اسے قتل کروا دیا. عمر ابن سعید نے بہت پینترے بدلے درمیان میں عبد اللہ ابن زبیر سے جنگ بھی کی کیونکہ سیاست کی کوئی ماں نہیں ہوتی.

اب سمجھیں یہ وہ شخص ہے جو امام کو کہہ رہا ہے کہ آپ امت کا اتحاد توڑ رہے ہیں. اگر مشایعت حسین ابن علی کرنی ہے تو ہر قدم قدم پر ایک ایک مرحلے کو سمجھنا ضروری ہے دوڑتے دوڑتے ۲۸ رجب سے ۱۰ محرم کو نہ پہنچ جاو.

● اگر قائد اعظم کو یہ کوئی کہے کہ پاکستان کو بنا کر تفرقہ پیدا کیا ہے تو بے شک یہ ہندوستان میں پیدا ہوا ہے لیکن یہ بنو امیہ سے ہے جو ظالم فاسق وفاجر کو اتحاد کی علامت سمجھتا ہے اور حسینی پیروکار کو حسینیت کو تفرقہ کی علامت سمجھتا ہے معلوم ہوا اسے کسی میٹنگ میں وعدہ دیا گیا ہے, کسی مروان کے لئے کسی یزید کے لئے میدان ہموار کر رہا ہے

آگے استاد محترم مقتل لہوف سے مصائب پڑھتے ہیں

مجلس سوم

مجلس ایام عاشورہ 1441 ہجری

عنوان: قیام امام حسینؑ کا مکی مرحلہ

از استاد محترم سید جواد نقوی حفظہ اللہ

امامؑ نے 8 ذوالحجہ کو مکہ کیوں چھوڑا؟

جو سوال اٹھنا چاہیے تھا

جو سوال اٹھایا گیا

ایسی کونسی عظیم بات تھی جس نے امامؑ کو احرام کی بجائے کفن باندھنے پر مجبور کر دیا؟

8 ذوالحجہ کو احرام کا کھولنا/ترک کرنا جائز ہے یا ناجائز؟

اس لئے اس دوراہے پر لائے کہ تمہارے تقویٰ کا امتحان کیا جا سکے

امام وقتؑ کی نداء کو ترک کر کے کوئی اچھا کام/نیک کام کرنا/روزہ و حج ادا کرنا

از نظر قرآن کریم

قاعدین: نکمے

مخلفون: پیچھے رہنے والے

معذرون: بہانے تراشنے والے

محبینِ امام حسینؑ

8 ربیع الاول تک عزادار

چہلم تک عزادار اس کے بعد الوداع

محرم کے دس دن عزادار پھر الوداع

شیعہِ امام حسینؑ

ناصر حسینؑ، مشاعیتِ حسینؑ کرتا ہے، جس کا امامؑ سے کوئی فاصلہ نہ ہو

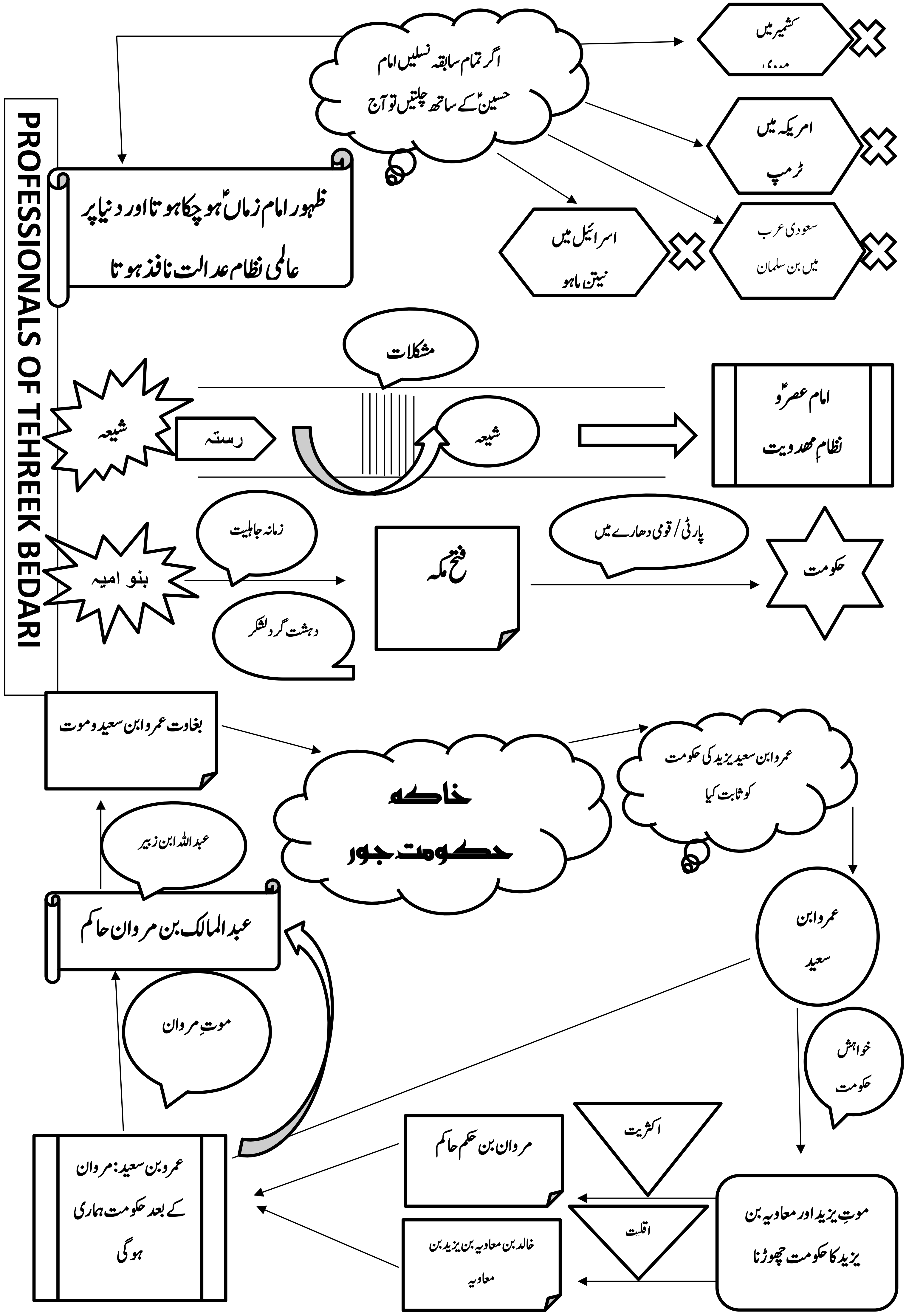

PROFESSIONALS OF TEHREEK BEDARI
اگر تمام سابقہ نسلیں امام حسینؑ کے ساتھ چلتیں تو آج
کشمیر میں
امریکہ میں ٹرمپ
سعودی عرب میں بن سلمان
اسرائیل میں نیتن یاہو
ظہور امام زمانؑ ہو چکا ہوتا اور دنیا پر عالمی نظام عدالت نافذ ہوتا
مشکلات
شیعہ
رستہ
شیعہ
امام عصرؑ نظامِ مھدویت
زمانہ جاہلیت
بنو امیہ
دہشت گرد لشکر
فتح مکہ
پارٹی / قومی دھارے میں
حکومت
بغاوت عمرو ابن سعید و موت
خاکہ حکومت جور
عمرو ابن سعید یزید کی حکومت کو ثابت کیا
عبداللہ ابن زبیر
عبد المالک بن مروان حاکم
عمرو ابن سعید
موتِ مروان
خواہش حکومت
اکثریت
مروان بن حکم حاکم
اقلیت
خالد بن معاویہ بن یزید بن معاویہ
موتِ یزید اور معاویہ بن یزید کا حکومت چھوڑنا
عمرو بن سعید: مروان کے بعد حکومت ہماری ہو گی

استاد محترم کی چوتھی مجلس کے جامع نکات

پیشکش: ❤️ پروفیشنلز آف تحریک بیداری ❤️

● امام وہاں پہنچے جہاں خود چاہا، اس پورے سفر میں حکومت یزید نے ہر منزل پر امام کا رخ اور امام کا راستہ روکنے کی کوشش کی لیکن ناکامی ہوئی۔ خصوصا" یزید نے مکہ میں ہی بہت لوگوں کو اکسایا کہ آپ سید الشہداء کو روکیں ان میں ایک شخصیت جو یزید کے خلاف تھے لیکن مزاحمت نہیں کی اور ان سے حکومت کو امام حسین کی مانند انقلابی قدم کی بھی توقع نہیں تھی اور معاویہ کو بھی نہیں تھی نہ بنی امیہ کے دیگر سیاسی کارندوں کو بھی یہ توقع نہیں تھی اور انھوں نے بھی ایسا ہی کیا کہ یزید کی مخالفت تو کی لیکن یزید کے خلاف کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا وہ عبد اللہ ابن عباس ہیں.

🔍 ہمیں اس زمانے کے تمام کرداروں کو سمجھنے کی ضرورت ہے کیونکہ کربلا کا موضوع اتنا سادہ نہیں ہے بہت عمیق ہے وسیع ہے عالی ہے اور بلند ہے

● ہمیں سید الشہداء کے زمانے میں جو حکومت تھی، سیاست تھی، جو گروہ تھے، جو احزاب تھے، جو مسالک تھے، جو مذاہب تھے جو شخصیات تھیں ان سب کو ملاحظہ کرنا پڑے گا وہ جو ملوث تھے وہ جو بظاہر ملوث نہیں تھے جو قریب تھے جو دور تھے یہ سب کربلا کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے۔ جب ان جزئیات کا علم نہ ہو تو کربلا کو قصہ بنا دیا جائے گا اور جب اس قصہ میں کچھ ملتا نہیں تو تخیل کے گھوڑے دوڑاتے ہیں۔ جیسے قرآن کو سطحی نظر سے دیکھ کر کچھ نظر نہیں آتا ایک قصہ ہے سید محسن الحکیم بہت جید شحصیت تھے آیت اللہ خوئی سے پہلے مرجعہ تھے ان کی کتاب کے اندر درج ہے کہ ان کے استاد کے بارے میں لکھا جن سے قرآن پڑھتے تھے کہ ایک دن انھوں نے قرآن کی ایک آیت کی تفسیر کی، ہمیں بہت لطف آیا اگلے دن پھر گئے کہ آج نئ آیت کی تفسیر ہو گی لیکن انھوں نے اسی آیت کی الگ انداز سے تشریح کی اور ہمیں لطف پہلے دن سے بھی زیادہ آیا اگلے دن پھر گئے تو الگ تفسیر کی اور ہمیں لگا کہ اس سے زیادہ گہرائی میں تفسیر اب ممکن نہیں اب یہ آخری تفسیر ہو گی اس آیت کی لیکن ہم تقریبا ۳۰ دن ان کے پاس گئے انھوں نے ہر روز نئی تفسیر کی اس دن مجھے معصوم کے فرمان پر بھی یقین آگیا کہ قرآن کے ۷۰ باطن ہیں ہر باطن کے بعد ایک باطن ہے لیکن نابینا چمگاڈر سورج کو نہیں دیکھ سکتے۔ ہمیں قرآن میں کیوں خاص نظر نہیں آتا

کیونکہ حجاب ہے ہمارے فہم ذہنوں نگاہوں کے آگے اس کو تو اللہ نے چمگادڑ بنایا ہم شوقیہ طور پر چمگادڑ بنے ہوئے ہیں قرآن کا نور ان چمگادڑوں کو نظر نہیں آتا۔

● علامہ اقبال فرماتے ہیں کربلا قرآن کی عملی تفسیر ہے۔ علامہ کو کربلا کی ہر بات خاص لگی کیونکہ علامہ کے حجاب اترے ہوئے تھے اس لئے کربلا کو سمجھنے کے لیے اس زمانے کے تمام ارکان کا احاطہ کرنا ہوگا پھر شاید ہمیں رمز قرآن رمز کربلا سمجھ میں آ جائے جو کچھ علماء مورخین، محققین نے لکھا ہے اس کو تجزیہ و تحلیل کر کے کڑیاں جوڑ کر نتیجہ تک پہنچ سکتے ہیں۔ بہت سی شخصیات امام کے زمانے میں لاتعلق رہتے ہیں لیکن اصل میں وہ لاتعلق نہیں تھے ان کے تعلق کی نوعیت کچھ اور تھی آپ اپنے زمانے کی ہر چیز سے متعلق ہیں۔ امام کا قیام ہر ایک سے تعلق رکھتا ہے، جو امام کو ملے، امام کو نہ ملے، جو پوری زندگی نہ ملے، ان کا بھی تعلق ہے۔ اس تعلق کو سمجھنا بھی ضروری ہے تاکہ کربلا کو سمجھ سکیں کیوں کہ قرآن میں کچھ خاص بات نظر نہیں آتی تو حاشیہ پر لکھ دیتے ہیں۔ جیسے کوئی بہت بڑا نکتہ کشف کیا ہو کہ قرآن میں کمی تھی یہ لکھ کر اس کمی اور مطلب کو پورا کر رہے ہیں۔ جیسے ذاکر کو کربلا میں کمی نظر آتی ہے اور جب وہ مقتل پڑھتے ہیں تو سمجھنے سمجھانے کے لیے کوئی خاص بات سمجھ میں نہیں آتی تو تخیل کے گھوڑے دوڑاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میرا دل کہتا ہے ایسا ہوا ہوگا, قاتل نے ایسا کیا ہوگا اور کیا ماجرا بنا کر رکھ دیا ہے اس لیے ان سب کرداروں کو سمجھنا بہت ضروری ہے

● کسی حوزے کا تعلیمی نصاب کربلا نہیں ہے۔ میری یہ خواہش بھی ہے کہ اللہ اس حقیر سے یہ کام لے لے کہ کربلا کے اوپر phd کروائی جائے ۱۲,۱۶ سال طلاب صرف کربلا پڑھیں اور اتنی گہرائی ہے اس میں

● خواص ان لوگوں کو کہتے ہیں جن سے عوام متاثر ہوتے ہیں اور ان کے کہنے پر قدم اٹھاتے ہیں, مذہب بناتے ہیں, فکر بناتے ہیں

● عوام اس کو کہتے ہیں جو خود سوچ سمجھ کر یقین نہ کرے بلکہ دیکھا دیکھی سب کرے

عوام وہی کرتی ہے جو خواص کرتے ہیں اور عوام نے وہی کیا، عوام کربلا نہیں آئے کیونکہ خواص نہیں آئے اور خواص کیوں نہیں آئے ساری بحث ہی یہی ہے

● تذکرہ الخواص میں لکھا ہے کہ جب امام نے مکہ میں قیام فرمایا اور مزاحمت کو بڑھایا جبکہ مدینہ و مکہ سے روزانہ رپورٹ دمشق جا رہی ہے سب بتا رہے تھے کہ کہاں کیا ہو رہا ہے یہ روزانہ کی بنیاد پر رپورٹ بھیج رہے تھے، جب اتنی رپورٹیں جاتی ہیں تو کمزور اعصاب والا حاکم خوف زدہ ہو جاتا ہے مووف ہو جاتا ہے، مات کھا جاتا ہے۔ جبکہ مضبوط اعصاب والا حاکم تدبیر کرتا ہے اور یزید نے خود اہتمام کیا تھا کہ مجھے لحہ لحہ کی خبر دی جائے معاویہ نے یزید کو حاکم بنایا کہ یہ ناموزوں کام ہے جو ہضم نہیں ہو سکے گا، لہذا کھٹکے کے ساتھ اس دنیا سے گیا اور بتا کے گیا کہ میرے بعد یہ کام کرنا۔ وہ بہت مضبوط اعصاب کا مالک تھا۔ جبکہ یزید کمزور اعصاب کا مالک تھا کہ جب امام مدینہ سے مکہ گئے تو وہ بوکھلا گیا کہ اب کیا ہو گا جب امام نے مکہ میں ملاقاتیں کیں تو گھبرا گیا جب تک امام زندہ تھے بنو امیہ کو، یزید کو چین نہیں تھا اسی لئے کہا کہ یا بیعت لیں یا سر کاٹ لیں.

حکومت کے خلاف مزاحمت کو ناکام بنانے کے لیے ہر ایک کو خطوط لکھے لہذا کربلا کو جاننے کے لیے ضروری ہے کہ ان خطوط کو پڑھیں اور ضروری ہے کہ سمجھیں کہ یزید نے امام حسین کو روکنے کے لئے خط کس کو لکھا از جملہ اس نے خط لکھا کہ جو اس کے اپنے مخالف بھی تھے اس شخصیت کے بارے میں اس کے اپنے باپ نے بتا بھی دیا تھا کہ بیعت نہیں کریں گے بس اسی دلیل پر مطمئن رہیں گے کہ کم از کم بیعت تو نہیں کی اس لیے یزید کے فساد کے خلاف یزید کے ظلم کے خلاف لوگوں کو نہیں اکسایا نہ مزاحمت کی دعوت دی کیونکہ انقلابی نہیں تھے.

● یزید نے جناب عبد اللہ ابن عباس کو خط لکھا. عبد اللہ ابن عباس بہت بڑے فقہیہ, امام علی کے شاگرد امام حسن کے مشاور امام کے چچازاد بھائی اور بہت جید شخصیت ہیں روای حدیث ہیں مفسر قرآن ہیں اسلام میں سب سے پہلے جن دو صحابہ نے تفسیر لکھی وہ حضرت عبد اللہ ابن مسعود اور یہی حضرت عبد اللہ ابن عباس ہیں یہ وہ صحابی ہیں جو سنی شیعہ سب مانتے ہیں کیونکہ ہم نے صحابی بانٹ لیے ہیں جن صحابہ کو اہل سنت نام لیتے ہیں ہم انکا تزکرہ نہیں کرتے اور جن کا شیعہ نام لیں ان صحابہ کا تذکرہ سنی نہیں کرتے جیسے عمار یاسر, ابوذر غفاری.

شیعہ سارے صحابہ کا تذکرہ نہیں کرتے چلو خلفاء سے آپ کو سیاسی اختلاف ہے باقی جو بدر و احد میں شہید ہوئے ان سے شیعوں کو کیا عناد ہے۔ یہ عظیم الشان صحابہ ہیں ان کا حق ہے ہم پر ہم ان کے مقروض ہیں.

صحابہ کا مقام نظر انداز کر کے اہل بیت کا مقام لے کر آتے ہیں مثال کے طور پر خود سوچیں کہ اگر ایک کلاس میں سارے بچے نالائک ہوں اور آپ کہیں کہ یہ ان میں سے اچھا ہے تو یہ کیا مقام ہوا بات تب بنتی ہے جب سارے لائک ہوں، قابل ہوں۔

ان میں سے کہیں کہ ان سب مقام والوں میں یہ سب سے بلند ہے بات تب ہو گی جب کہیں کہ ان سب بلند مرتبہ والوں سے اہلبیت اور علی برتر ہیں.

ابن ابی الحدید نے بھی یہی کہا، اہلسنت عالم ہیں کہ سب کے مقام ہیں پر علی کی گرد تک بھی کوئی نہیں پہنچ سکتا.

عبد اللہ ابن عباس وہ ہیں جن کو بچپن میں رسول خدا نے اٹھایا اور ان کے علم کے لئے رسول خدا سے دعا بھی کی اس لئے کہ بہت زیرک اور بافہم بھی تھے ہر موقعہ پر علی نے ان کا اپنا سفیر بنایا. علی کا دور فتنوں کا دباو کا دور تھا اس دور میں یہ مشاور تھے.

یہ یزید کے مخالف ہیں لیکن مزاحمت نہیں کی اور ابن عباس کے ساتھ امام کی قرابت اور تعلق کی بنیاد پر اس نے عبد اللہ ابن عباس کو مفصل خط لکھا کہ سنا ہے تیرے ابن عم نے قیام کیا ہے اور حالات اس طرف سے بدتر ہوتے جا رہے ہیں آپ ان کو جا کر روکیں اور مزاحمت سے باز کریں آپ ایک معتبر بلند خصائل والی شخصیت ہیں ہمارے درمیان صلہ رحمی ہے آپ نے پہلے بھی مشکل معاملات میں دخل کر کے معاملات حل کیے ہیں۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں ابن عم کے پاس جاو اور باز رہنے کو کہو. ابن عباس اس سے پہلے امام سے مل چکے تھے اور اور قیام کو ترک کرنے کا مشورہ دے چکے تھے کہ آپ کے کنبے کے ساتھ کیا ہو گا، کوفی کیا کریں گے، آپ کے بابا علی اور بھائی کے ساتھ انھوں نے کیا کیا کوفی دھوکہ دیں گے۔ لیکن یزید کے خط کے بعد دوبارہ امام سے ملنے گئے اور کہا کہ میں پہلے بھی آپ سے کہہ چکا ہوں اب دمشق سے مجھے خط آیا ہے اس وجہ سے آپ کے پاس دوبارہ آیا ہوں پھر امام حسین نے اس کا جواب دیا یہ ایک نمونہ تھا اس طرح کے سینکڑوں خطوط اس نے مختلف لوگوں کو ارسال کئے اور لکھا کہ امام کو مزاحمت سے روکیں

- یہ اتنا ماووف ہو چکا تھا رپورٹوں پر کہ ادھر امام جاتے وہاں کے حکام اور پولیس افسران کو خط لکھتا کہ انھیں روکو اور ان حاکموں کی شامت آجاتی اور اس بوکھلاہٹ میں روزانہ غلیظ باتیں کرتا اور اگر کوئی غلطی ہو جاتی اور امام اس سے اگلی منزل پر چلے جاتے اور یہ حکام لیٹ ہو جاتے تو ان کو گالیوں کا پلندہ دیتا اس نے عمر ابن سعید کو امام کو روکنے کو بھیجا اب یہاں وقف کی ضرورت ہے گزر نہ جائیں یہ سوچ کے امام تفرقہ ڈال رہے ہیں۔ یہی سوچ بنوامیہ نے باقائدہ اپنی سیاست کا حصہ بنایا اپنی پالیسی بنائی۔ دین کا حصہ بنایا اور ۱۰۰ سالہ حکومتی وسائل کے ذریعے جو دین بنایا اس میں یہ مطلب سرفہرست رکھا کہ امام نے تفرقہ ڈالا اور امت سے خروج کیا بعد میں اسی ناصبیت کے اذہان نے لے کر اسکو شرعی و مذہبی رنگ دیا اور ناصبی فرقہ بن گیا لیکن یوں نہیں کہ یہ منحصر ہے بنوامیہ اور ناصبیت پر بلکہ یہ ایک سیاسی چال ہے

● بنو امیہ نے مسلمانوں کو جس طرح بنا رکھا تھا اس کو قرآن نے فرعون سے متعارف کروایا ہے۔ فرعون نے اپنی ایک قوم بنائی جو فرعون کو رب مانتی ہے فرعون نے ایسا کیا کیا کہ بنی اسرائیل نے فرعون کو رب سرپرست ماننا شروع کر دیا اس نے پہلے بھی اسرائیل اور آل فرعون کو گھٹیا بنایا ان کے منشور، سوچ، تہذیبی سوچ فکر، معیارات، رہن سہن کے لحاظ سے جب گھٹیا ہو گئے پھر کہا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ وہ قوم کسی کو بھی اپنا رب بنا لیتی ہے۔ فرعون نے پہلے دن ہی ربوبیت کا اعلان نہیں کیا تھا یہی کام بنو امیہ نے کیا معاویہ نے کیا کیا جگہ جگہ خطبہ دیا امام حسن سے صلح کے بعد کوفہ میں خطبہ دیا" میں نمازیں پڑھانے کے لئے خلیفہ نہیں بنا میں نے اقتدار اس لئے حاصل کیا کہ تمھاری گردنیں جھکاوں میں علی کی طرح حاکم نہیں ہوں جو تمھاری صرف شکایتیں کرے میں تمھیں زلیل کروں گا جس نے سر اٹھایا اس کا سر کاٹ دوں گا جس نے گردن اٹھائی اسکی گردن کاٹ دوں گا جس نے آواز نکالی اس کی زبان کھینچ لوں گا اور یہی کام کیا اس نے"

● مودی جب ریاست گجرات کا حاکم تھا اس نے وہاں مسلمانوں کا قتل عام کروایا مسلمانوں کو جلا کر وزیر اعظم بنا اب مسلمانوں کی حالت یہ ہے کہ مودی کے نوحے پڑھتے ہیں کیونکہ احمد آباد کا نقشہ اس کے سامنے ہے دنیا میں جتنی حکومتیں ہیں انھوں نے ایک سیاست پڑھی ہے ایک منشور پڑھا ہے اس کا منبع دمشق کی حکومت ہے پاکستان کے سیاست دانوں نے بھی برملا کہا ہے کہ معاویہ کی حکومت قائم کریں گے، ضیاء نے یہی کیا محمد بن سلمان نے یہی کیا ٹرمپ نے بھی یہی کیا، ٹرمپ عربوں کی تحفیف کرتا ہے، بے عزتی کرتا ہے، کبھی گائے، کبھی اونٹ کہتا ہے اور جب شاہ سے پوچھیں تو وہ کہتا ہے دوستی میں چلتا ہے ٹرمپ نے ساری دنیا کو حقیر بنایا. مودی نے مسلمانوں کی تحقیر سے سیاست کا آغاز کیا اور کامیاب ہو گیا ہندوستان میں پاکستان سے زیادہ مسلمان ہیں لیکن سب کے سامنے وہ کشمیر کو ہڑپ گیا اور کہیں سے کوئی آواز نہیں آئی ان کی تحقیر کرتا ہے

انقلابی شاعروں میں فیض احمد فیض اور حبیب جالب ہیں لیکن کمیونسٹ ہیں، کیونکہ اس وقت حکومت اسلامی کا ماڈل ان کے سامنے نہیں تھا اور روس انقلاب کا ماڈل ان کے سامنے تھا اس نے باغیانہ نظم بھی لکھی

● مودی نے یہ سیاست کا انداز کہاں سے سیکھا ہے تاریخ سے سیکھا ہے، تحقیر کرو، اتنا زلیل کرو جب تک یہ مان نہ لیں ہم زلیل ہیں پھر ان کے ساتھ جو مرضی کرو اور جو بھی کیا سب نے چپ چاپ مان لیا اس نے آسام سے ۲۰ لاکھ مسلمانوں کو بے دخل کر دیا کہ تم ہندوستانی نہیں ہو اسی طرح بنو امیہ نے تحقیر کی.

امام حسین علیہ السلام کی ندا ان کو کیوں سمجھ نہیں آ رہی کیوں کہ جن کے سامنے امام عزت کی راہ بتا رہے وہ ذلت کا طوق پہن کر فخر کر رہے تھے. جب ظالم لوگوں کی تحقیر کریں تذلیل کریں اتنا کہ اگر چپ ہو گئے تو سمجھو مان لیا ان عرب حکمرانوں نے اپنی قوموں کے ساتھ یہیٔ کیا ہے ان کی تحقیر کی پھر ان پر حکومت کی جب قوم حقیر ہو جائے ظالم کے ظلم کے لیے راہ بن جاتی ہے ظالم حکومتیں باضمیر انسانوں پر نہیں بلکہ زلیل حقیر قوم پر مسلط ہوتی ہیں اگر ضمیر ہو کبھی بھی ظالم اس پر قابض نہ ہو باضمیر ظلم و ستم پر چپ نہیں باندھ سکتا

● امت ان کی اصطلاح میں ان حقیروں زلیلوں کو کہتے ہیں بنی اسرائیل نظام فاسد کے پروردہ تھے جو کسی ظالم نظام کے پروردہ ہوں ان کے اندر کوئی حریت پسند آ جائے تو اسکو باغی کا لقب ملتا ہے یہ لوگ انتظار کر رہے تھے کہ یا ہم مر جائیں یا یہ یزید مر جائے.

ہندوستان کے لوگ ذلت قبول کر چکے ہیں یہ کرفیو ۳۰ دن کا ہو جانا اس بات کا ثبوت ہے کہ کشمیریوں نے زلت قبول نہیں کی ایک ماہ سے نہ راشن ہے نہ پانی ہے نہ ادویات ہیں نہ کوئی وسائل وہ کیسے جی رہے ہوں گے لیکن زلت قبول نہیں کی یہی کام شاہ نے کیا تھا کہ کرفیو لگاؤ اور اگر کوئی ذی روح باہر آیا تو اس کو گولی مار دو اسی دن امام خمینی نے کہا کہ آج کے دن کوئی ذی روح گھر میں نہ رہے سب باہر آو تو عینی شاہد بتاتا ہے کہ ایک عورت کو بچہ ہوا اس نے کہا مجھے بچے سمیت باہر لے جائیں میرے رہبر نے آواز دی ہے جو ظلم کا پروردہ ہو اس کی شخصیت میں ظلم پزیری اور حقارت زلت اس کا حصہ بن جاتی ہے ان کے نزدیک یہی دین بن جاتا ہے کہ سلطان کے سامنے قیام حرام ہے اگرچہ وہ ظالم ہی کیوں نہ ہو یہ فقہ کس نے بنائی بنو امیہ کے دور میں یہ بنائی گئی. ظلم کے زیر سایہ جو پروان چڑھتا ہے اس عالم کی فقہ یہی ہے.

سید الشہدا نے یاد کروا دیا تمھیں یاد نہیں کہ رسول خدا نے فرمایا کہ جو ظالم حکمران کو دیکھے اس کے خلاف قیام نہ کرے اللہ اس کا حشر اسی ظالم جور کے ساتھ کرے گا

● ضیا الحق کے زمانے میں ہر بندہ جہادی تھا کیونکہ نسیم حجازی جیسے ادیب بنائے گئے جنہوں نے ناول لکھے اور ہیرو بنائے افسانوی اور اسکو فلمایا گیا اور پہلی قسط دیکھتے اس فلم کی اگلے دن بچہ کے ہاتھ میں کلاشنکوف ہوتی یہ کل کے مجاہد تھے آج کے دہشت گرد ہیں اب انھوں نے سوچا کہ ان کے مدرسوں کا نظام سنبھال لو تا کہ آج انھوں نے ڈسکو بنانا ہے ماڈرن بنانا ہے آج یہ ملا بنانا ہے جو

سپیچ کر سکے ڈانس کر سکے دھمال ڈال سکے گنگھرو باندھے۔ ضیا الحق کی نسل میں سارے جہادی تھے پرویز مشرف کے دور میں سارے شہوت باز تھے اس نے لڑکیوں کی روڈ پر ریس کروانے کا کہا وہ بھی آدھے کپڑوں میں.

معاویہ نے ۲۰ سال کے دور حکومت میں کیا کیا کہ امام رسول خدا کی حدیث سنا رہے ہیں کہ سلطان جور کے خلاف چپ نہ بیٹھو تو وہ کہہ رہے ہیں امام سے کہ آپ کیوں بول رہے ہیں امت میں تفرقہ نہ ڈالیں.

● یہ امت ظالمہ ہے امت فاجرہ ہے بہتر ہے ٹوٹ جائے کیونکہ جب تک یہ متفق ہیں ظالم کو سند ملتی رہے گی ۱۰۰ سال بنوامیہ نے آل رسول پر لعن طعن کی یہ امت کا ضمیر کہاں تھا مر گیا تھا؟ ان کا وجدان کہاں گیا ان کو نہیں معلوم تھا کہ اللہ نے کیا فرمایا تھا لیکن فساد کے ماحول کے پرورده تھے وہ انھیں ایسا بنا دیتا ہے سید الشہدا علیہ السلام نے ان کے جواب میں قرآن کی یہ آیت پڑھی حسین ابن علی نے اپنے پیروکاروں کو یہ نعرہ یہ شعار دیا. فساد زدہ حاجی، فساد زدہ متدینین، بظاہر احرام باندھے ہوئے ہوں ان کی خاموشی فساد کی تائید ہے، یہاں سے خباثت علیحدہ ہو جاتی ہے اگر یہ آیت تفسیر ہوتی علماء بیان کرتے، تو داستان کربلا اتنی مظلوم نہ ہوتی.

امام فرماتے ہیں لعملی میرا عمل میرے لئے تمہارا عمل تمھارے لئے میں جو عمل کر رہا ہوں کونسا عمل میں کرنا اس کا حق صرف مجھے ہے تم اپنے عمل کا مقصد خود بناو، میں نہیں ٹھونسوں گا میں نے دعوت دی تھی بتایا تھا اب اگلا شعار دیا جو میں کر رہا ہوں اس سے تم بری ہو اور جو تم کر رہے ہو اس سے میں بری ہوں.

● برات تبری ہے پنجاب میں آ کر گالی بن گیا ہے برات گالی دینے لعنت کرنے برا بھلا کرنے کو نہیں کہتے بلکہ برات کا تو متقابل ولایت ہے یہ دونوں ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہیں ولایت کے بغیر برات نہیں اور برات کے بغیر ولایت کی تکمیل نہیں اگر ولایت کا دم بھرا اور برات نہ کی تو منافقت آ جاتی ہے.

دوری, لا تعلقی, عمل کی جدائی سوچ کی جدائی اسکو عربی میں برات کہتے ہیں امام یہی کہہ رہے ہیں کہ دھو کہ نہ دو مسلمین کو تم مجھ سے جدا ہو میں تم سے جدا ہوں نا اعوذ باللہ میں تمھارے جیسا ہو جاوں تمھاری طرح زلت و حقارت پر ہو جاوں میں تمھاری طرح نہیں ہو سکتا تم میری طرح نہیں ہو سکتے کیونکہ تم گھٹیا ہو اور حوس نے تمھیں گھیر لیا ہے کوئی گھرا ہوا گھٹیا انسان حسین ابن

علی کی راہ پر نہیں چلتا یہ دو شعار حسین ابن علی ہیں یہ راہ حسین ابن علی ہے یہ منشور حسین ابن علی ہے اس سے برات کا اظہار کرنا ہی تشیع ہے

- یہ گمراہی ہے کہ ہم سب حسینی ہیں شیعہ ہیں جبکہ حسین فرمارہے ہیں کہ مجھے قبول نہیں میری راہ میرا ہدف علیحدہ ہے.

یہ رمز کربلا کا جاننا ضروری ہے ہم نے اس رمز کو کھولنا ہے یہ امت شکنی کی باتیں ہیں اس سے فساد پرورده ٹوٹ جائیں گے آپ خطرے میں چلے جاو گے لیکن یہی راستہ امام نے علیحدہ کیا

آگے استاد محترم مقتل لہوف سے مصائب پڑھتے ہیں

مجلس چہارم

مجلس ایام عشورہ 1441 ہجری

عنوان: قیام امام حسینؑ کا مکی مرحلہ

از استاد محترم سید جواد نقوی حفظہ اللہ

PROFESSIONALS OF TEHREEK BEDARI

امام کی مشاعت اور ساتھ چلنے کے لئے ضروری ہے کہ

عصر امام حسینؑ کا مطالعہ کریں

- خواص کا کردار
- عوام کے رویے اور ان کی حالت
- امام کا ہر موڑ پر طرز عمل
- دشمن کی چالیں
- امام کے خطوط کا جواب
- حامیوں کے خطوط کے جواب

یزید کا خط

↓

عبد اللہ ابن عباس

↓

یزید نے امام حسین کو روکنے کا حکم دیا

جواب میں لکھ بھیجا: "میں آپ کے خط سے پہلے بھی روک چکا ہوں ایک دفعہ پھر آپ کے خط کے بعد روکوں گا۔"

ظالم کی عوام کی تحقیر ← آخر کیوں؟ ← عوام تسلیم اور خاموش ← ظالم کی حکومت

شعور و معیاروں کے لحاظ سے تہذیب کے لحاظ سے

جب گھٹیا ہو گے

پھر جو کچھ ظالم و طاغوت کرے یہ سکوت نہیں توڑتے

فرعون رب کیسے بنا؟

ذلالت کی وجہ سے سب نے رب مان لیا

آلِ فرعون اور بنی اسرائیل کی تحقیر کی

جب وہ گھٹیا اور ذلیل ہو گئے

تب کہا میں تمہارا رب ہوں

کشمیر پر مسلمانانِ ہندوستان کیوں نہیں بولے؟

مودی نے ان کی تحقیر کی

آج کوئی سر اٹھانے کی ہمت نہیں کرتا

گجرات میں قتل عام سے ان کی گردنوں میں ذلت کے طوق ڈالے

مودی نے یہ سیاست کس سے سیکھی؟

معاویہ سے

میں تمہیں نماز پڑھانے کے لئے نہیں بلکہ سر جھکانے و گردن مارنے آیا ہوں

تحقیر کی

پورا شہر سہم گیا

یزید کی حکومت کی راہ ہموار کرتے ہوئے کوفہ میں شیعوں سے خطاب کیا

PROFESSIONALS OF TEHREEK BEDARI

100 سال بنو امیہ کی آل رسول ﷺ پر لعن طعن

امت کا ضمیر کیوں مرا؟ ان کا وجدان کہاں تھا؟

کیونکہ وہ فساد کے ماحول کے پروردہ تھے

فساد و ذلت کے پروردہ اپنے امام وقت کی پکار نہیں سن سکتے

یحیٰ ابن سعید نے امام پر امت سے نکلنے کا بہتان باندھ کر

امت کو گمراہ کرنا چاہا کہ

سب ایک امت ہیں (چاہے یزد کی ہی حکومت میں کیوں نہ ہوں)

لیکن امام نے سب کو سمجھا دیا کہ "تم سب امت نہیں، میرا راستہ اور تمہارا راستہ جدا ہے۔

اسی طرح یہ گمراہی ہے کہ سب حسینی ہیں سب شیعہ ہیں

اپنا راستہ جدا کر کے اس کے ساتھ چلیں جو حسینؑ کی مشاعیت کرتا ہے۔

استاد محترم کی پانچویں مجلس کے جامع نکات

پیشکش: پروفیشنلز آف تحریک بیداری

● امام نے خفیہ طور پر مکہ نہیں چھوڑا بلکہ اعلان کیا اہل مکہ کو قیام کی دعوت دی سید الشہدا کو بھی, ان کے سفیر اور نمائندوں کو بھی جو مختلف علاقوں, شہروں میں سفارت کے لئے روانہ کئے گئے انھیں بھی امت میں تفرقہ ڈالنے کا مورد قرار دیا عبید اللہ ابن زیاد نے بھی مسلم کو یہی کہا. تمام لوگ جو سناسنایا دین جو زاکروں, پیشہ وروں, خطیبوں کا دین سنتے ہیں اور اسی کو دین خدا سمجھتے ہیں اور آج بھی اسی گمراہی میں ہیں حتی وہ جو بنو امیہ پر لعن طعن کرتے ہیں بظاہر بیزاری و نفرت کا اظہار کرتے ہیں وہ بھی انھوں نے بھی لاشعوری طور پر بنو امیہ کے دین کو اپنایا ہوا ہے

شیعہ کے اندر بھی خواص کی ایک بڑی جماعت ہے جو محبت حسین تو رکھتے ہیں لیکن لاشعوری طور پر تفکر امام حسین کا نہیں بنو امیہ کا رکھتے ہیں.

حکمران کے خلاف خواہ وہ مسلم وعادل ہو یا فاسق وفاجر ہو اسکے خلاف قیام کرنا جائز نہیں ہے دین اسلام میں امام عادل کی اطاعت کا حکم ہے تمام مسالک خواہ وہ اہلسنت ہو یا شیعہ ان کے اصیل منابع میں یہ صراحت کے ساتھ موجود ہے حاکم عادل کی اطاعت لازم ہے اسکے مقابلے میں حاکم جور حاکم غیر مشروع جس کی حکومت اللہ اور دین کے مطابق نہیں بے شک نمازیں پڑھتا ہو ضروری نہیں شراب اور کرپشن ہو تو ہی حاکم جور ہے اسکی اطاعت نہیں کی جاسکتی کیونکہ اسکی حکومت کا جواز دین نے نہیں دیا تمام مسالک میں خواہ وہ اہلسنت ہوں ان کی فقہ میں بھی اطاعت حاکم عادل کی لازم ہے اسلامی حکومت میں عادل خاص معنی ہے سیاسی مفہوم ہے.

حاکم جور جس کے پاس شرعی جواز نہیں ہے اسکی اطاعت حرام ہے معصیت ہے جرم ہے

● ایک منشور تمام انبیاء لے کر آئے ہیں وہ مشترکہ بات یہ کہ

♧ بندگان خدا بندگی خدا کی کریں

♧طاغوت سے اجتناب کریں طاغوت کی پیروی نہیں کرنی

طاغوت طغیان کرنے والے کو کہتے ہیں جو حد سے باہر ہو جائے وہ طغیان کہلاتا ہے اور جو انسان حد سے باہر ہو جائے طاغوت کہلاتا ہے وہ انسان جو اللہ کی طے کردہ حدود سے باہر ہو جاتے ہیں طاغوت ہو جاتے ہیں ان کی پیروی نہیں کرنی وہ طاغوت حصوصا جو ہم پر حاکم بن بیٹھتے ہیں ان کی اطاعت نہیں کرنی اجتناب کرنا ہے

قرآن میں ہے

🔍 جس نے طاغوت کا انکار کیا اور اللہ پر ایمان لایا اس کے ہاتھ میں مضبوط سہارا ہے اس نے مضبوط سہارا پکڑا ہے

لیکن جس نے طاغوت سے اجتناب نہیں کیا اور اس کو تسلیم کیا یہ بے سہارا ہے گمراہ ہے اس کا انجام اس ظالم کے ساتھ ہو گا جو ایمان نہیں لایا

● بنو امیہ نے جب اقتدار حاصل کیا اب اس اقتدار کو دائمی رکھنا ہے پہلے تو اقتدار میں آئے کیسے ہیں یہ ہر مسلمان کو پتا ہونا چاہئے ان کی تدبیر یہ تھی اب ہمیشہ کے لیے قیامت تک کے لئے بنو امیہ کی حکومت رہے انھوں نے اس کو قائم رکھنے کے لئے نیا دین قائم کیا وہ اطاعت سلطان ہے آپ نے اطاعت کرنی ہے ہر حالت میں خواہ وہ عادل نہ ہو یا جائز

رسول خدا نے فرمایا میں دیکھ رہا ہوں کہ سلاطین جور حکومت کر رہے ہیں یہ وقت سے پہلے امت کو بیدار کر رہے ہیں یہ ارشادات بس تبرک کے طور پر لکھے گئے لیکن بعد میں بھول گئے اس دین کی ترویج کی انھوں نے اور سب نے مان لیا لہذا جب امام حسین نے قیام کیا اور ندا نصرت دی مزاحمت کا کہا ان کا دین انھیں اجازت نہیں دے رہا تھا. امام خمینی نے جب قیام کیا یوں نہیں تھا کہ کوئی فقہی نہیں تھا اس وقت کوئی عالم نہیں تھا اور ہم سوچتے ہیں جب یہ تھے تو امام خمینی نے ہی قیام کیوں کیا اس کے خلاف ؟ یہ فقہی اور خواص تھے ان کے دین میں یہ مزاحمت نہیں تھی جو دین انھوں نے پڑھا اس میں سلطان جور کی اطاعت تھی.

شیعہ لاشعوری طور تفکر و نظریہ بنو امیہ سے متاثر ہیں آپ کو علماء و فقہا ملیں گے اوپر سے نیچے تک جو سمجھتے ہیں کوئی بھی حکومت آجائے آپ نے قیام نہیں کرنا قیام فقط امام زمانہ کے ظہور میں ہو گا اس سے پہلے کوئی مومن آواز نہیں اٹھا سکتا اس سے یہ مسئلہ

اور وزنی ہو جاتا ہے بنو امیہ کے پاس اتنا وزنی مسئلہ نہیں تھا انھوں نے اس کو اور وزنی بنایا یہ تفکر بنا کہاں سے اپنایا کس نے اور اب عمل کون کر رہا ہے ؟

● ناصبیت کا ایک نظریہ ایک تھنک ٹینک ان کے نزدیک عقل انسانی قابل عمل نہیں عقل کا راستہ بند کر دیا ابن تیمیہ نے باقائدہ عقل کے خلاف کتاب لکھ ڈالی عقل کو زیادہ برا بھلا کہا کہ عقل کے پیچھے نہیں جانا آج تشیع کے اندر بھی اس سے دشمنی ہے اور ابن تیمیہ سے بھی بڑے دشمن ہیں بے خبر ہیں کہ یہ کس کا تفکر ہے اور لاشعوری طور پر تمھاری کھوپڑیوں میں پہنچ آیا اکثریت مسلمین بنو امیہ سے متاثر ہیں مسجدوں میں دیوبندی بریلوی محرم میں سنی شیعہ لیکن سیاست میں الیکشن کوئی شیعہ سنی نظر نہیں آتا یہاں شیعہ سنی کیوں نہیں ؟ جو اصل میدان ہے دین آیا ہے دنیا کے لئے قوم کے لئے ملت کے لئے نفاذ کے لئے سیاست کے لئے اسکو وہاں سے نکال دیا اور وہاں پر سلطان جور بٹھا دیا اور مسجدیں رکھ دیں جھگڑے کے لئے

● دو طرح کے لوگ ہیں

متحجر # وہ جس نے دین پکڑ لیا اور سیاست چھوڑ دی

سیکولر # جس نے دین چھوڑ دیا اور سیاست پکڑ لی

یہ دونوں بنو امیہ کے افکار ہیں .

امام حسین کے دشمن اسی لئے تھے کہ کیوں قیام کیا

خبر آتی ہے کہ وزیر اعظم دن میں ۳ مرتبہ محمد بن سلمان سے کشمیر پر بات کرتے ہیں امارات اور سعودیہ کے وزیر خارجہ دونوں مل کر ایک سفیر بن کر آئے ہیں اور ہمارے وزیر اعظم کو کہا ہے کہ کشمیر کے موضوع کو امت اسلامیہ کا موضوع مت بنائیں روکنے آئے ہیں اس سے ظاہر ہے جب روکتے ہیں یوں نہیں کہ دوستی کے لیے آئے ہیں ان کے پاس دو ہتھیار ہیں ایک دولت اور دوسری مخالفت ہماری حکومت جس نازک موڑ پر ہے اس کو ان کی ضرورت ہے لیکن وہ اس کی شاہ رگ حیات کاٹنے آئے ہیں اسکو ہندوستان پاکستان کا مسئلہ بنانے آئے ہیں. جب فلسطین عربی مسئلہ بنا تب امام خمینی نے اسکو عربیت سے نکال کر امت اسلامیہ کا مسئلہ بنا دیا یہ اب بیچنا چاہتے ہیں لیکن حماس والے کچھ عربی غیر عربی کچھ لبنانی جماعتیں یہ ہونے نہیں دے رہیں اور

ناکام ہوگئے ہیں یہ دونوں اب دباوڈالنے ائے ہیں ان کوپتاہے کہ اگر یہ امت کامسئلہ بن گیاتو جیسے فلسطین ہے تو پھر ان کے ہاتھ سے نکل جائے گا.

تنہاراستہ فلسطین اور کشمیر کے حل کایہی ہے کہ اسے امت کامسئلہ بنادیں.

امام خمینی ایرانیوں کو اکثر فرماتے تھے اگر کسی جگہ سمجھ نہ آئے کہ کیاکرناہے تو دیکھوامریکہ کیاکہہ رہاہے جو وہ کہہ رہاہو اس سے الٹ کریں کیونکہ وہ شیطان کی آواز ہے امت نے آٹھ کر اس کو اپناناہے حکمرانوں سے سند لینے کی ضرورت نہیں ہے کہ مسئلہ کشمیر امت کامسئلہ ہے کہ نہیں.

یہ خونخوار جلاد ۲ مسئلے لے کر آئے ہیں ایک اسرائیل کے ساتھ تعلقات اور یہ سٹریٹیجی پرویز مشرف کے دور میں بنی تھی کہ جب تک یہ مسئلہ فلسطین وکشمیر حل نہ ہوا من نہیں ہوسکتا اور اسکا حل کیاہے کہ کشمیر بھارت کو دے دو اور فلسطین اسرائیل کو یہ حل ہے. آزادی حل نہیں ہے بلکہ ۷۰ ۲۷ سال سے یہی جھگڑا چل رہاہے اس سے ناامنی رہے گی جسکے پاس ہے اسکو دے دو اور بات ختم کرو دوسروں کوروک دو کہ کشمیر انڈیاکاہے اور فلسطین کشمیر کا اگر فلسطین کشمیر کی بات کروتو دہشت گرد ہو حزب اللہ,ایران,حماس کیوں دہشت گرد ہیں کیونکہ وہ فلسطین کی بات کرتے ہیں کتنی ذلت آمیز تجویز ہے یہ اور اتنی ذلت آمیز باتیں کرکے عزت کے ساتھ چلے بھی جاتے ہیں.

اب انھیں یہ لگ رہاہے کہ پاکستان اس حالت میں ہے کہ اس کو وہ حل کر سکیں لیکن ان کو کھٹکاہے کہ یہ امت اسلامیہ کامسئلہ نہ بن جائے دوسری تمام دنیامیں رہنے والوں کامسئلہ نہ بن جائے ہماری جرات نہیں کہ ان کو بات کر سکیں کیونکہ ہمیں ریال ڈالروں کی ضرورت ہے اور ان کی گاڑیاں چلاتے ہیں. عزیزان امت اس سے دستبردار نہ ہو

یہ حکومتی سطح پر بات ہوئی کہ معاویہ کی حکومت میں جو مثبت کام ہوئے ان میں ایک امن واماں تھاکسی طرح کی بدامنی نہیں تھی کوئی دھرناکوئی ریلی نہیں تھی علوی ہاشمی بنوعباس سب دھبکے بیٹھے ہوئے تھے مہاجر سادات یہاں کیالینے آئے ہیں یہ تاجر نہیں تھے کاروباری نہیں تھے یہ سب مخفی رہنے جان بچانے کے لیے آئے اس لئے کہ معاویہ کا امن ہی تھاجہاں ملے گلاکاٹ دواگر زندہ رہے توناامنی پھیلائیں گے اس نے سکوارڈبنایاہوا تھے علوی سادات امیر المومنین کے پیروکاروں کومارنے کے لئے باقاعدہ حکومتی ٹولے بنے ہوئے تھے مقاتل الطالبین ابن قتیبہ میں اس کی داستان ہے کہ کس طرح ان کومارا یہ تاریخ کا بہت تلخ موڑ

ہے. یہ امن کی قیمت تھی دوسرا اثبت قدم ہے کہ معاویہ کے دور ھکومت میں ترقی ہوئی فتوحات ہوئیں سب سے علاقے سلطنت اسلامیہ میں داخل ہوئے اور علی کی حکومت سے موازنہ کرتے ہیں کہ ان کی حکومت میں ناامنی رہی, جنگیں رہی, کوئی فتوحات بھی نہیں ہوئی, اور علی کو ہی اس ناامنی کی وجہ قرار دیا یہ عقل کے اندھے نہیں, سوچتے کہ امام حسن اور علی کے دور میں اتنی جنگیں رہیں ہیں اور جس دن بنو امیہ کو حکومت ملتی ہے اسی رات اچانک سے ساری ناامنی ختم ہو جاتی ہے یہ ناامنی صرف اس اقتدار کے حصول کے لئے تھی اور جس دن یہ قائم ہو گیا امن ہو گیا

ساری قوم راضی ہے اس کا نام انہوں نے امن رکھا اور وہ امن جاری رکھا ایک دفعہ بنو امیہ کے خلاف آواز اٹھی اور کربلا میں بے دردی کی انتہا کر دی اتنے ظلم کی ضرورت نہیں تھی یہ اس لئے ہے کہ ناصبی تفکر ہے یہ جیسے داعش جو وحشت پھیلاتے ہیں کسی علاقے کو فتح کرتے ہیں تو وہاں گردنیں کاٹتے ہیں گولی مارتے ہیں تو اس کی وڈیو بناتے ہیں تا کہ دیکھنے والوں کے دل میں وحشت پیدا ہو اسی طرح موصل میں کیا ۴۰۰۰۰ فوجیوں نے وہاں ہتھیار ڈال دیے اور انھوں نے شناختی کارڈ چیک کر کے جو شیعہ تھے ان کو قتل کیا یہ سب اس لئے کرتے ہیں کہ جو دیکھ رہے ہیں ان کے دل میں دہشت پیدا ہو اور گلی گلی شہر شہر یہ مناظر قائم کیے ۱۰۰ سال تک کوئی سر نہیں اٹھا سکتا تھا اسکو یہ امن کہتے ہیں یہ ظلم وبربریت پر چپ سادھنے والے حقارت اور زلالت کا طوق پہنے ہوئے ہیں اور ان پر رقت طاری تھی اس کو امن کہ رہے تھے اور اماسے کہہ رہے تھے کہ آپ امن وامت دونوں توڑ رہے ہیں عنقریب علماء فتوی دیں گے اور حکومتیں بھی نوٹیفیکیشن جاری کریں گی میری بات آج لکھ لیں کہ جو کشمیر کا نام لے گا دہشت گرد ہو جائے گا پس ایسے میں ہمارا وظیفہ کیا ہے؟ امام ہی بتا رہے ہیں سورہ مبارک یونس میں آیہ ۴۱-۳۷ اللہ نے رسول اکرم کو فرمایا اور ایسا نہیں ہو سکتا کہ قرآن کو کوئی اللہ کے سوا اپنئ طرف سے گھڑ لے بلکہ یہ تو اس سے پہلے جو کتاب آئی ہے اس کی تصدیق ہے اور تمام آسمانی کتابوں کی تفصیل ہے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ رب العالمین کی طرف سے ہے کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس قرآن کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود بنایا ہے کہہ دو اگر تم الزام میں سچے ہو تو تم بھی اسی طرح کی ایک سورت بنالاو اور اللہ کے سوا جسے تم بلا سکتے ہو بلالاو بلکہ انہوں نے اس چیز کو جھٹلایا جسکا انہیں علم نہیں تھا اور ابھی اسکا انجام بھی ان کے سامنے نہیں کھلا اس طرح ان سے پہلوں نے بھی جھٹلایا تھا دیکھ لو ان ظالموں کا انجام کیا ہوا ان میں کچھ ایسے ہیں جو اس پر ایمان لاتے ہیں کچھ ایسے ہیں جو نہیں لاتے اور آپ کا پروردگار ان مفلسوں کو خوب جانتا ہے اور اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلائیں تو کہہ دیجیے میرا عمل میرے لئے تمہارا عمل تمھارے لیے تم میرے عمل سے بری ہو میں تمھارے عمل سے بری ہوں. قرآن فرما رہا ہے یہ لوگ ایسے ایکٹنگ کرتے ہیں کہ تمھاری بات بہت انہاک سے سن رہے ہیں حلانکہ ایسا نہیں ہے کیا ان بہروں کو آپ

سنا سکتے ہیں کچھ مانیں گے کچھ نہیں جواب میں آپ نے صرف یہ کہنا ہے تمھارا عمل تمھارے لئے میرا عمل میرے لیے اور دوسرا برات کرو کہہ دو کہ میں تم سے بڑی ہوں تم مجھ سے بری ہو یہ آخری پیغام ہے کہ جب آپ کو جھٹلائیں آپ کی تکزیب کریں آپ یہ نہ کریں کہ معجزہ دکھائیں یا تھوڑی دیر بعد دوبارہ سمجھائیں آپ نے حکم دین قرآن پیش کر دیا ہے وہ ایک ہی بات کہ رہا ہے کہ آپ جھوٹے ہو تو نہ اس سے بحث کرو نہ سمجھاو یہاں راستہ ختم کرو برات یہئ ہے جو واضح حق دیکھ کر انکار کرے جھٹلائے کہہ دو کہ ہم تمھارے نہیں تم ہمارے نہیں.

یہ نہیں قرآن کا موقف کہ یہ پھر بھی شیعہ ہے یہ غالی یہ مشرک مجالس میں آکر بنگ دہل کہے علی اللہ آپ پھر بھی کہیں یہ ہمارا مومن بھائی ہے. یہ تیرا کیسے ہو گیا قرآن کا فرمان ہے مشرک ہے پھر تیرا کیسے ہو گیا ان سے ایک رویہ رکھنا ہے برات کا دوری کا اگر یہ مشرک تمھارا باپ ہے اس بھی دوری اختیار کرو اپنا مذہب چھوڑو نہیں دوسرے کا لو نہیں یہیں سے ساری گمراہی شروع ہو گئی ہے دین دو باتیں کرتا ہے حق اور باطل تیسرا کوئی راستہ نہیں.

- تمھارے لئے ابراہیم اسوہ ہیں ویسے ہر کام میں اسوہ ہیں اس میں ابراہیم کا کونسا عمل ایسا ہے کونسا رویہ ایسا ہے جس کے لیے آیت خصوصا کہہ رہی ہے ابراہیم اور آزر دونوں کا تعلق ہے وہ ابراہیم کی کفالت کرتا ہے اور مشرک بھی ہے اور خاموش نہیں ہے بلکہ بتوں کی پوجا کرواتا ہے اور ترویج کرتا ہے ایک موقعہ پر آکر جب آزر پر نصیحت اثر نہیں کرتی اور اللہ کی واحدانیت کا اقرار نہیں کرتا ابراہیم نے فیصلہ کن قدم اٹھایا جو رسول اللہ نے بھی اٹھایا اب امام حسین علیہ السلام نے حد قائم کر دی ہے بیچ میں

الممتحنہ آیت #۴ تم لوگوں کے لیے ابراہیم اور ان کے ساتھیوں میں بہترین نمونہ ہے جب ان سب نے اپنی قوم سے کہا: ہم تم سے اور اللہ کے سوا جنہیں تم پوجتے ہو ان سب سے بیزار ہیں، ہم نے تمہارے نظریات کا انکار کیا اور ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کے لیے بغض و عداوت ظاہر ہو گی جب تک کہ تم اللہ کی وحدانیت پر ایمان نہ لاؤ، البتہ ابراہیم نے اپنے اب سے کہا تھا: میں آپ کے لیے مغفرت ضرور چاہوں گا اور مجھے آپ کے لیے اللہ سے کوئی اختیار نہیں ہے، ان کی دعا یہ تھی ہمارے پروردگار! ہم نے تجھ پر بھروسہ کیا اور ہم تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں اور ہمیں تیری ہی طرف پلٹنا ہے۔

- اسوہ اس ذات کو ہستی کو کہتے ہیں جسے اللہ نے سنوارا اعلی خصائل کا مجموعہ قرار دیا دوسروں کو حکم دیا کہ اس کی تاسئ کرو اطاعت فرمان بجالانے کو کہتے ہیں اطباع پیچھے والے کو کہتے ہیں.

تاسیٔ یعنی جو اسوہ ہے اس کی حرکات وسکنات اسکی فکر, رحجانات, رہن سہن, نظریات اور ہر چیز میں ایسے ہی بن جاو جیسا دوسرا ہے اسوہ وہ ہے جو حقیقی شخصیت کا مالک ہو جس کے اوصاف دوسرے اپنا سکیں اس جیسا بن سکیں قرآن نے فرمایا رسول خدا اسوہ ہیں امام حسین فرماتے ہیں میری ذات میں تمھارے لئے اسوہ ہے میرے کو دیکھ کر تم نے وہی کرنا ہے جو میں کر رہا ہوں

استورہ کہتے ہیں خیالی بنائی گئی شخصیت کو جو تخیل کی مدد سے بنائی جائے جسے دیکھ کر لوگوں نے کچھ نہیں کرنا بس داد دینی تالیاں بجانی ہیں رونا ہے آنسو بہانے ہیں خوش ہونا ہے لیکن خود کچھ نہیں کرنا اس کی مثال ہیرو کی ہے جو فلم میں جنگ کرتا ہے اکیلے اور عوام بس تالیاں بجاتی ہے یا باکسر ہے جس نے مکہ مارنا ہے لڑائی کرنی لیکن عوام میں سے کسی نے رنگ میں جا کر مکہ نہیں مارنا بس لطف اندوز ہوتے ہیں وہ استورہ ہے اسوہ یعنی جس نے اپنا وجود تمھارے اندر منتقل کر دینا ہے جیسے فوجی ٹریننگ اس میں جو حرکات سکھانے والے نے کرنی ہیں آپ نے بھی وہی کرنی ہیں اسوہ وہ ہے جس نے آگے بڑھنا ہے آج ایک ہیں کل ۱۰۰ ہوں گے پھر ۱۰۰۰ ہوں گے.

آئمہ اہلبیت علیہ السلام اسوہ ہیں ابراہیم اسوہ ہیں امام حسین اسوہ ہیں امام حسین استورہ نہیں کہ امام جب جنگ جیت جائیں ہم تالیاں بجائیں جب شہید ہوں فقط رولیں. وہ معلم ہے سرمشق لکھ رہا ہے آپ اس جیسی مشق کرو یہ اسوہ ہے وہ کیا مجلس ہے جو اپنے زمانے کا حسین پیدا نہ کر سکے وہ کیا عزاداری جو ایک شخص بھی راہ حسین پر چلنے والا پیدا نہ کر سکے وہ کیا لنگر ہیں کہ اپنے دور کے یزید کو للکارنے کے لیے ایک گلہ پیدا نہ کر سکیں.

● تمھارے لئے ابراہیم اسوہ حسنہ ہیں اور جو ابراہیم کے ساتھی ہیں وہ بھی اسوہ ہیں یہ کس میدان میں کس کام میں ہمارے لئے رول ماڈل ہیں انھوں نے کیا کیا کہ ہم بھی کریں وہ یہ ہے کہ جس میں اپنی قوم کو خطاب کر کے کچھ کہا. یہ نہیں کہا ماشااللہ ہماری قوم ہے اگرچہ غلط کر رہی ہے لیکن یہ اپنی قوم کو جب کچھ کرتے دیکھا تو چپ نہیں رہے یہ چند تھے اور وہ پوری قوم تھی

💎 📌 ہم اعلان برات کرتے ہیں تم سے یہ اپنی قوم کو کہا اپنی قوم کو ابراہیم نے گمراہی میں مبتلا دیکھا جیسا اقبال نے کہا

📌 یہ دور اپنے ابراہیم کی تلاش میں ہے

صنم کدہ ہے جہاں لا الہ الا اللہ

کہا

📌 قافلہ حجاز میں ایک حسین بھی نہیں

گرچہ ہے دابدار ابھی گیسوئے دجلہ و فرات

صنم کدہ میں رہ رہے ہیں جہاں ابراہیم کوئی نظر نہیں آتا ہم کسی نہ کسی طریقے سے صنم کدہ کو اپنی خدمات دے رہے ہوتے ہیں ابراہیم کون ہے جو صنم کدہ کو توڑ رہا ہے غور کریں کتنی محبت کے ساتھ اخلاص کے ساتھ دعوت دیتے ہیں ایک سال پہلے بکنگ کروالیتے ہیں کہ آپ نے آکر مجلس پڑھنی ہے کتنا اہتمام کرکے بانیان کسی خطیب کو بلاتے ہیں کہ آکر ہمیں امام حسین بتاجاو اور وہ آکر کیا بتا گیا جس کا اسوہ ابراہیم و حسین ہو پتا چلا کہ آزر کا کوئی نمائندہ آگیا منتظر کس کے تھے آکون گیا ابراہیم کون ہے ابراہیم وہ ہے جو اپنی قوم سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر جس کی تم عبادت کرتے ہو میں ان سے بری ہوں ہم انکار کرتے ہیں تمھارا اور ہم اعلان کرتے ہیں کھلی دشمنی تمھارے اور ہمارے درمیان کہا کہ ہم . بری ہیں بری ہی نہیں بلکہ انکار بھی کرتے ہیں اور صرف انکار ہی نہیں کھلی دشمنی کر رہے ہیں اب ہم خاموشی سے تماشائی نہیں بنیں گے جب تک تم خدا واحد پر ایمان نہیں لے آتے پس ابراہیم اور ان کے ساتھی اس کام میں اسوہ ہیں جب تک تم مشرک ہو کافر ہو ہمارے درمیان کوئی قبیلہ نہیں کچھ مشترک نہیں اب سمجھ آیا امام حسین کا قیام وہ جو کہہ رہے ہیں کہ آپ امت کو توڑ کر جارہے ہیں وہ قرآن کے مطابق عمل کر رہے ہیں یا امام قرآن کے مطابق عمل کر رہے ہیں

- یہ برات حکم خدا ہے یہ برات تشیع ہے یہ برات حسینیت ہے یہ برات حسین ابن علی کا شعار ہے کہ میں تم سے علیحد گی اختیار کرتا ہوں اب بنو امیہ اور جو مکہ میں بیٹھے ہیں ہزار اپنے آپ کو امام کے ساتھ چسپاں کرنے کی کوشش کریں امام نے واضح فرمادیا ہے کہ نہیں ہیں

یہ فرمان امام کا ہمارے لئے بھی ہے کہ اگر تو میری راہ پر نہیں تو تیرا مجھ سے کیا تعلق ہم نے جو دین اپنایا ہوا ہے اس میں مشرک کے لیے بھی جگہ ہے فسق و فجور کی بھی جگہ ہے جائر سلطان کی بھی گنجائش ہے بلکہ اس کے ساتھیوں کی بھی گنجائش ہے اگر یہ سب ملالیں تو یہ بنی امیہ کا بنایا ہوا دین ہے امام حسین کا بتایا ہوا دین نہیں ہے وہ جنہوں نے جھٹلادیا امام حسین کو اور جس نے امام حسین کا ساتھ نہیں دیا اس نے بھی جھٹلایا ہے امام کو اور وہ جو آج راہ حسین پر نہیں وہ بھی امام کی تکذیب کر رہا ہے

● امام خمینی ایک خوبصورت نکتہ بیان کیا کہ جو کوئی بھی اسلامی حکومت کے خلاف ہے وہ رسول خدا کی تکذیب کر رہا ہے ہم تیار ہیں مسلم ابن عقیل پر رونے لئے لیکن مسلم ابن عقیل بننے کے لیے تیار نہیں ہم ہانی ابن عروہ کو روتے ہیں لیکن ہانی بننے کو تیار نہیں ہم عباس علمدار کو روتے ہیں لیکن عملداری کے لیے تیار نہیں ہم نے استورے بنائے ہیں اسوہ نہیں بنائے

مجلس پنجم

مجلس ... امام عشرہ 1441 ہجری

عنوان: قیام امام حسینؑ کا مکی مرحلہ

از استاد محترم سید جواد نقوی حفظہ اللہ

اللہ کا دین

- حاکم عادل کے مقابلے میں حاکم جور
- جو اللہ کی طرف سے حاکم نہیں وہ حاکم جور ہے چاہے نمازیں پڑھتا ہو اور حج ادا کرتا ہو۔
- اس کے خلاف قیام اسلام میں واجب ہے۔

دینِ بنوامیہ

سلطانِ جابر کے خلاف آواز اٹھانا غیر شرعی و خلاف قوانین اسلام ہو گا۔

علماء اور راویوں کے زریعے تبلیغ

دینِ بنوامیہ

مخالفینِ بنوامیہ لاشعوری طور پر دینِ بنوامیہ پر گامزن

حاکم جیسا بھی ہو، فاسد ہو، ظالم ہو، محرمات دین مٹا رہا ہو، آپ اس کے خلاف قیام نہیں کر سکتے

بنی امیہ کی دائمی حکومت قائم کرنے کا سفر

قبیلہ (قبل از اعلانِ نبوت)

لشکر (بعد از اعلانِ نبوت)

حزب (بعد از فتحِ مکہ)

نیا دین بنایا (دائمی حکومت کے لئے)

اطاعتِ سلطان ہر حال میں واجب (چاہے فاسق و فاجر ہو)

بنوامیہ کی 100 سالہ حکومت

حاکم کے متعلق نظریات

بنی امیہ: سلطان جائر کی اطاعت واجب (اگرچہ فاسق و فاجر ہو)

رسول ﷺ: سلطانِ جائر کی اطاعت حرام

بعض شیعوں نے نظریے کو دلیل و تقویت دی۔

غیبتِ امامؑ میں کسی ظالم و جابر کے خلاف قیام نہیں کر سکتے

عام آدمی کیا کرے؟

- جب لوگ وحشت پھیلائیں
- تحقیر کر رہے ہوں۔
- جب مفتی ان کے حق میں فتوے دیں۔
- جب وہ نیا دین بنا رہے ہوں۔

وہی کرو جو امام حسینؑ نے کیا

ان سے کہو: میرا عمل میرے لئے تمہارا عمل تمہارے لئے، برائت کرو۔ جو میں کرتا ہوں تم اس سے بری اور جو تم کرتے ہو میں اس سے بری ہوں

PROFESSIONALS OF TEHREEK BEDARI

کشمیر کا حل

پاکستان سے مطالبہ کہ مسئلہ کشمیر کو امت کا مسئلہ نہ بنائے

امریکی نمائندگی میں اماراتی عربی وزراء کی پاکستان آمد

امام خمینی:

جس کسی مسئلے میں پھنس جاؤ اور سمجھ نہ آئے کہ کیا کرنا ہے تو امریکہ کو دیکھو وہ

امریکی تجویز کے الٹ راہ حل، کشمیر امت کا مسئلہ (راہ حل)

امام حسینؑ اسوہ یا استورا؟

اسوہ

وہ ہستی جس کو اللہ نے پیروی کے لئے بنایا یعنی جو وہ کرے

استورہ (ہیرو)

خیالی شخصیت، فلموں میں، ناولوں میں، ریسلنگ میں بنائے

ان کے لئے لوگوں نے کیا کرنا ہوتا ہے؟

اسوہ کی لوگوں نے پیروی کرنی ہے یہ trainer ہے۔

استورہ کے لئے لوگوں نے تالیاں بجانی ہیں اور نعرے لگانے

جہاں امام قیام کریں، ہیہات کہیں، ضرب ماریں ہم بھی وہیں قیام کریں، ہیہات کہیں اور ضرب ماریں۔

جب استورہ جیت جائیں تو تالیاں بجائیں اور جب ہار جائیں تو روئیں

لیکن ہم نے امامؑ کو استورہ بنا دیا۔

جنہوں نے معاویہ کو پڑھا لیکن امام علیؑ کو نہیں پڑھا ان کے ذہن سے نکلے نظریات

معاویہ کا دور حکومت

- امن و امان کا دور
- فتوحات کا دور۔۔۔ لیکن نہیں ہوئیں
- ترقیاتی دور۔۔۔ لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا

امام علیؑ کی حکومت

امام علیؑ کے دور میں کسی شہر میں امن قائم نہیں تھا

اس سب کا ذمہ دار امام علیؑ و امام حسنؑ کو ٹھہرا دیا

لیکن جس دن معاویہ کی حکومت بنی اگلے دن امن ہو گیا

یہ ناامنی معاویہ نے اسی لئے پھیلائی کہ حکومت تک پہنچ سکے

ایک ایک مخالف کو چن چن کر مارا، شہروں میں لٹکایا، گھوڑوں سے گھسیٹا اور جب سب چپ سادھ کر بیٹھے تو اس کو کہا کہ امن قائم ہوا

PROFESSIONALS OF TEHREEK BEDARI

استاد محترم کی چھٹی مجلس کے جامع نکات

پیشکش: پروفیشنلز آف تحریک بیداری

● نہ پہلی دفعہ رسول خدا نے برات کا اعلان کیا نہ آخری دفعہ امام حسین نے کیا، مومن کے لئے لازمی حکم و فرمان ہے کہ جب مشرکین، منکرین سے سامنا ہوتا ہے اور وہ ہٹ دھرمی اور ڈھٹائی دکھائیں اور حق کو تسلیم نہیں کرتے تو ان سے اپنا راستہ علیحدہ کر لیں، گمراہی کے خلاف، جاہلیت کے خلاف، شرک و کفر کے خلاف، برات دینی مبارزے کا ایک مرحلہ ہے، کہ آپ سب سے پہلے اپنا راستہ، اپنا معاملہ ان سے علیحدہ کر لیں

دین اسلام میں باقی ادیان کی نسبت زیادہ تحریف ہوئی ہے۔ باقیوں نے اپنی آسمانی کتاب میں ردوبدل کیا، قرآن میں بظاہر ایسی تحریف نہیں ہے کہ کچھ حصہ نکال لیا گیا ہو اور کچھ ڈال دیا گیا ہو، یہ نہیں ہوئی اور نہ ہو سکتی ہے۔ اسلام میں بنوامیہ نے وہی کردار ادا کیا جو بنی اسرائیل میں یہود نے کیا. بنوامیہ نے عبارتیں محفوظ رکھیں، الفاظ محفوظ رکھے لیکن ان کے معنی، تفاہم اور تفاسیر میں تحریف کر دی اور آنے والی نسلوں نے لاشعوری طور پر قبول کر لیا. بنوامیہ کے دین میں یہ فتوی ہے کہ کوئی بھی مومن اپنے زمانے کے حاکم کے خلاف اگر وہ کلمہ پڑھتا ہو قیام نہیں کر سکتے۔ اس کے باعث بنوامیہ نے مسلمانوں پر حکومت کی ہے۔ یہ تفکر اور نظریہ کے حاکم جیسا بھی ہو مسلمانوں کا حاکم ہو، خواہ بدعمل ہو، بدکردار ہو, فاسق و فاجر ہو یا بدنسب بھی ہو، آپ اس کی مخالفت نہیں کر سکتے کیونکہ سلطان ظل اللہ ہے، اللہ کا سایہ ہے اور یہ نظریہ اب بنوامیہ کے مخالفین کے اندر بھی سرایت کر گیا ہے۔ ان میں ایک طبقہ شیعہ کا بھی ہے ان میں ایسے علماء و فقہا ہیں جو قیام کو حرام سمجھتے ہیں اور امام زمانہ سے پہلے قیام کرنا شکست خوردہ قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ قیام کا حق نہیں رکھتے بے شک حکومتیں ظلم کریں، نسل کشی کریں، آپ کو حق نہیں بنتا قیام کا۔ جیسا کہ کشمیر میں ہوا اس جلاد کے خلاف بھی نہیں اٹھے اور باقی دنیا بھی اس میں ملوث ہے کہ سلطان کے خلاف آواز نہیں اٹھانی۔ یہ اس قدر بڑا انحراف ہے دین میں. جبکہ آسمانی کتابوں میں اور سیرت انبیاء میں خصوصا "سیرت رسول خدا میں شروع ہی یہیں سے ہوتا ہے کہ آپ نے طاغوت کا انکار کرنا ہے۔ مضبوط سہارا اس قوم کے ہاتھ میں ہے، جس نے طاغوت کا انکار کیا اور اگر طاغوت کا انکار نہیں کیا تو ایمان مکمل نہیں۔ طاغوت جو حدود خدا کو تجاوز کر کے حاکم بن گیا ہے، تو ظالم ہے

● جن آئمہ کے بارے میں شیعوں کا یہ نظریہ ہے کہ انھوں نے قیام نہیں کیا، یہ ان آئمہ کی تعلیمات ہیں۔ ایک شخص امام ششم کے پاس آیا کہ دو مومنوں کا آپس میں جھگڑا ہو گیا ہے تو کیا بنو امیہ کی عدالتوں میں جا کر معاملہ حل کروا سکتے ہیں۔ امام نے فرمایا تمھارے اندر تمھارے علماء ہیں، راویان حدیث ہیں، فقہا ہیں، ان کے پاس جاو، اس کے بعد اس شخص نے کہا کیا سب کے پاس جائیں؟ امام نے فرمایا: نہیں جو تقا ہم میں، بصیرت میں، تقوی میں سب سے بڑا ہے اس کے پاس جاو۔ امام تو یہ فرمار ہے ہیں کہ اپنا حق لینے کے لئے بھی ظالم کے پاس نہیں جایا جا سکتا، اس سے ظالم کی تائید ہو جاتی ہے

یہاں کہتے ہیں کہ اب تو حاکم بن گیا ہے، مجبور ہیں، اضطرار میں ہیں اور اضطرار کے ذریعے ہر بے دین چیز کو دین میں داخل کر دیتے ہیں، مثلا آپ کو بھوک لگی ہوئی ہے اور شدید بھوک ہے اور کھانے کے لئے صرف حرام چیز ہے اگر نہ کھائی تو مر جاوگے، ایسے میں ارباب اضطرار یہ حرام کھا سکتے ہیں، یہ اتنا کھا سکتے ہیں کہ جان بچ جائے۔ یوں نہیں کہ مینیو میں شامل کر لیں اور اگر ۱۵ دن ہو گئے ہیں تو حلال کی تلاش میں نکلنا ہے، حرام نہیں کھاتے رہنا.

اصل دین اختیاری احکام ہیں، یہ اضطراری دین ہلاکت سے بچانے کے لئے تھا.

تاریخ ساری سلاطین جور کی گاڑی ہے۔ ہندوستان پاکستان میں کوئی وقت ایسا نہیں کہ اسلامی حکومت قائم ہوئی ہو، وہ سلاطین جور تھے، لوٹ مار کر کے قبضہ کرنے کے لئے آئے تھے لوٹ مار کرتے تھے اور چلے جاتے تھے نادر شاہ کی طرح. کچھ کو پسند آ جاتا تو وہیں رہ جاتے اور ان کی نسلیں حکومت کرتی کیونکہ کلمہ پڑھتے تھے۔ سمجھا کہ اسلامی حکومت ہے۔ یہ سلاطین جور تھے اس کے بعد انگریز آئے اور ان کے تحت پرورش پائی شیعہ نے بھی اور سنی نے بھی. جب سندھ میں ملتان میں اور مکران میں اسلام آیا بنو امیہ کے دور میں اور بنو عباس نے اس پر حکومت کی تو بعد میں یہ علاقہ کٹ گیا اور اور عثمانی سلطنت میں بھی اسکی الگ حکومت تھی۔ پوری عمر، پوری نسلیں گزر گئی ہیں مردار کھا کر، ایک دن مجبوری ہوتی ہے ۱۴ صدیاں گزر گئی ہیں۔ آپ کی مجبوریاں ختم نہیں ہو رہی ہیں۔ اگر ان کی حکومت میں رہنا تھا تو انبیاء، دین، وحی کا نزول، آسمانی ہدایت نظام امامت اللہ نے کیوں بنایا اتنے فرائض کیوں مقرر کئے، امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا کیوں کہا اگر مردار ہی کھانا تھا اور نسل در نسل مردار کو جائز قرار دیا تو اصل دین کیا بن جائے گا؟

● آئمہ اہلبیت کا فیصلہ ہے کہ اگر حکومت اسلامی نہیں، حاکم جور ہے تو عدالت کے لئے نہ جاو یہ امامت کی تعلیمات ہیں۔ ہم نے پیشہ وروں سے امامت سنی ہے۔ اب آئمہ کے مصائب پر آنکھ بھی نم نہیں ہوتی جب تک ذاکر سنائے نہ. ہمیں امامت سے دور کر

دیا ہے، حوزوں میں تعلیم دی جاتی ہے وہ ازبر ہے کہ امام علی نے قیام نہیں کیا امام حسن نے قیام نہیں کیا امام حسین نے قیام کیا. یہ نظریات اگر غیر مسلم کے ہوں یا متعصب شخص کے جو تعصب کی وجہ سے علوم اہلبیت کو نہیں پڑھتے، کیوں کہ تعصب اتنا ہے، تنگ دلی اتنی ہے۔

ایک دفعہ ایک عالم، جامعہ آئے اور لائبریری دیکھی، ہر مکتب فکر کی کتابیں دیکھیں تو کہا کہ آپ کے پاس سب کی کتابیں ہیں لیکن ہمارے مدرسے میں تو شیعہ کی کتابیں رکھنے کی بھی اجازت نہیں ہے۔ تو میں نے کہا کہ نہج البلاغہ بھی نہیں ہے، وہ تو آپ کے چوتھے خلیفہ کے خطبے ہیں تو انہوں نے کہا کہ نہیں بالکل بھی اجازت نہیں ہے۔ پھر میں نے کہا کہ اگر آپ کے پہلے تین خلفاء کے خطبے ہوتے تو کہاں رکھتے۔ انہوں نے کہا کہ دل کے پاس رکھتے، تو میں نے کہا یہ بھی تو آپ کے چوتھے خلیفہ کے خطبے ہیں اس کو کیوں نہیں رکھتے. اگر وہ یہ بات کریں کہ آئمہ اہلبیت میں سے کسی نے قیام نہیں کیا، وہ کیونکہ اندھیرے میں رہا ہے، کنویں میں رہا ہے اپنے علمی، مکتب کے کنویں کا مینڈک رہا ہے، اسے کیا پتا سمندر کیا ہے، بحر کیا ہے، جس نے صرف اپنے مسلک کی چند کتابیں پڑھی ہوں اسے کو جچتی ہیں یہ باتیں کرتے۔ لیکن جو شیعہ ہو، فقہ امام صادق پڑھے، تعلیمات امام صادق پڑھے اور پھر بھی کہے کے قیام نہیں کیا تو پھر یہ چمگادڑ ہے۔ اگر آئمہ نے قیام نہیں کیا تو تو حکومتوں نے آئمہ کو شہید کیوں کیا۔ حکومتیں کب شہید کرتی ہیں، اگر امام موسی کاظم نے قیام نہیں کیا تو ۱۴ سال سے جیل کس جرم میں تھے۔ ایسی بات اگر کوئی حوزہ میں بیٹھ کر کرے تو اس کو بلا کر مال امام کا ایک ایک پیسہ وصول کیا جائے، اس نے امامت کو سمجھا ہی نہیں. آئمہ کی شہادت کس جرم میں ہے؟ ہے کوئی جواب ان چمگادڑوں کے پاس؟ اس موضوع کو اب علماء نے کھولا ہے اور آئمہ اہلبیت کے قیام کو سلطان جور کے مقابلے میں پیش کیا ہے۔ اہلسنت علماء نے کیا ہے۔ تم شیعہ حوزے میں بیٹھ کر کوئی ایک کتاب ہی پڑھ لیتے، ابن کثیر پڑھ لیتے, طبقات ابن سعد پڑھ لیتے, واقدی پڑھ لیتے, اسد الغابہ پڑھ لیتے, بیہقی, امامت و سیاست پڑھ لیتے کوئی ایک تو پڑھی ہوتی تو آج یہ نہ کہتے۔

- امام باقر کو کیوں شہید کیا؟ وہ تو معلم تھے، درس دیتے تھے۔ امام صادق کو کیوں شہید کیا، وہ تو درس پڑھاتے تھے تو حکومت کو کیا خطرہ تھا۔ کیونکہ حکومت کو ڈر تھا. سامرا میں آئمہ کیوں منتقل ہوئے، کوئی بغداد میں ہے، کوئی خراسان میں ہے، اصل وطن تو مدینہ تھا ان علاقوں میں کیوں لے کر گئے، اگر قیام نہیں تھا.

- دین کا بنیادی ضابطہ اور دین کی بنیاد, اساس توحید ہے۔ معرفت توحید ہے، امیر المومنین کا پہلا خطبہ ہی توحید ہے.

توحید نام ہے ان پورے ابواب میں جو اللہ کی واحدانیت کے ضابطے میں آئیں۔ جیسے ربوبیت میں رب فقط خدا ہے، قرآن و اہلبیت متفق ہیں کہ رب صرف اللہ ہے الوہیت، حاکمیت، مالکیت اللہ کی ہے۔ یہ پہلا رکن ہے۔ اگر کوئی ان میں سے کسی مقابلے میں کسی کو لے آئے بت کو لے آئے، چاند ستاروں، انسان، حیوان کو لے آئے جو اللہ کے علاوہ کسی اور کو رب بنائے، فرعون کو رب بنائے، تو وہ کافر و مشرک ہے۔ بعض کہتے ہیں صرف بروں کو رب کہنا منع ہے، اچھوں کو رب کہنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ ہمیں یہ کیوں اچھے لگتے ہیں کہ ہمیں علی کی الوہیت نظر آتی ہے اور اگر علی کو اللہ کہا جارہا ہو تو سمجھتے ہیں کہ فضائل بیان ہو رہے ہیں جہالت ہے یہ.

● ایک وظیفہ اور امر جو صرف انبیاء اور آئمہ کے ساتھ مختص نہیں بلکہ عوام کا بھی وہ وظیفہ قرار دیا گیا ہے وہ برات ہے۔ یہ سبق کسی نے نہیں پڑھایا قرآن کس برات کو پڑھاتا ہے اور یہ کیا پڑھاتے ہیں اصول فقہ میں۔ شیعہ علماء کی حکومت ہے ایسا کوئی مسلک نہیں علوم فقہ میں جتنا شیعہ علماء کو عبور حاصل ہے۔ اس لئے عالم دوراں کہلاتے ہیں۔ اصول فقہ میں ایک باب ہے جس کو اصول عملیہ کہتے ہیں۔ اس میں مفصل بحث ہے، اصالت برات کے موضوع پر کہ ہر نبی نے برات ضرور کرنی ہے۔ مومنین اب ایک موقع پر آکر کفار اور مشرکین کے درمیان یہ لکیر کھینچ دیں کہ انہوں نے لکیر کے اس طرف نہیں جانا انہوں نے ادھر نہیں آنا۔ ان کا مومنین کے ہاں آنا جانا، معاملہ کرنا بند۔ علماء کو چاہیے تھا کہ قرآنی اصول، ضابطہ بیان کریں۔ انھوں نے بحث کی لیکن اصول فقہ میں جاکر جیسے جس حکم خدا کا آپ کے پاس علم نہیں اس حکم سے آپ بری ہیں۔ جو حکم خدا ثابت نہیں وہ آپ پر لازم نہیں، جہاں دلیل ہے وہاں عمل کرو مثلاً آیا کشمیریوں کی مدد کرنا واجب ہے کہ نہیں، تو شیع منابعہ اٹھاو اور اگر سنی ہو تو صحاح ستہ اٹھاو اگر کشمیر کے بارے میں روایت ہے تو واجب ہے۔ اگر فلسطین و کشمیر کے لئے روایت نہیں ہو تو آپ نے کیا کرنا ہے کہ آپ بری ہو، مثلاً یہ چیز حرام نہیں تو یہ چیز کھالیں، حرمت سے بری ہیں ساری زندگی لگا کر ہم نے جو برات پڑھی ، وہ روزمرہ کے مسائل میں ہے، حلال حرام میں ہے کہ تم پر ہر چیز حلال ہے اگر حرام نہیں اور اگر حلال ہونے کا عمل ہے تو حلال ہے۔ ہر چیز آپ پر واجب نہیں، جن تک علم نہ آجائے اور یہ برات احکامات کے متعلق پڑھائی۔ اصول عملیہ سے پورا دین بھگتا دیتے۔ ہمیں یہ پڑھنا ہے کہ دین نہ ہونے کی صورت میں مومن کا فریضہ کیا بنتا ہے یہ برات کا وہ باب ہے جو تفصیل سے پڑھنا ہے.

● وہ جسکا حکم اللہ نے ابراہیم کو دیا اور ابراہیم نے اختیار کیا وہ برات ہے، یہ برات تھی اصل میں ولایت کے ساتھ کہ ولایت اختیار کرو اولیا خدا کی اور دشمنان خدا سے لاتعلقی کرو، یہ رسول خدا کو بھی وظیفہ دیا گیا ہے، یہ اصل فریضہ ہے ہر مسلمان کا ہر مومن کا امت مسلمہ کا جسے تبرا کہتے ہیں۔ یہ وہی برات ہی ہے جو واجب قرآنی ہے، رسول خدا کی سنت ہے، امام حسین کی سنت ہے۔ یہ وہ امام حسین کی سنت ہے کہ جس پر ایک دن بھی نہ پہلے والوں نے عمل کیا نہ آج کیا جارہا ہے۔ کیونکہ آج آپکو ایک بھی کفر و شرک فاسق و فاجر نظام سے باہر نہیں ملے گا۔

امام نے جس سے اظہار برات کیا وہ سلطان جور کے خلاف اور مکہ والوں میں جو رہتے ہیں، ان کو کہہ رہے ہیں یہ متروک دین مہجور دین کا سبق ہے وہ سبق جو امت بھول گئی۔

● برات عربی لغت میں کسی چیز کے ساتھ جب دوسری چیز مل جائے اور یہ دوسری چیز اس کی طبیعت تقاضے اور مزاج کے خلاف ہو، جیسے چاول کی فصل ہے اسکو کیڑا لگ گیا, بیماری لگ گئی اگر یہ چپکا رہا تو یوں نہیں ہے کہ کیڑا بھی پلے گا اور فصل بھی اگتی رہے گی۔ بلکہ یہ کیڑا اسکو کھا جاتا ہے۔ لہذا اس کیڑے کو اس سے دور کرنا ضروری ہے، جب لوہے کو زنگ لگ جائے, زنگ لوہے کے مزاج کے خلاف ہے، زنگ جاندار چیز ہے جو لوہا کھاتی ہے، ایسے موقع پر کیا اقدام کرتے ہیں، ابرا کرو یعنی زنگ دھو دو، اس کیڑوں سے فصل کو جدا کرو۔ لہذا ابرا ضروری ہے۔ ابرا بقا کے لیے ہے۔

مقدسین ایک کام کرتے تھے وہ ابرا ہے

■ ایک استبرا ہے جانور کا، وہ جو حلال ہو لیکن حرام کھاتا ہے، فضلہ کھاتا ہے، جیسے مرغیاں، کچھ مرغیاں پتے، کیڑے، مکوڑے کھاتی ہیں، کچھ ڈھیر پر جا کر غلاظت کھاتی ہیں۔ جیسے لاہور شہر کی بھینسیں پرانے زمانے میں پلاسٹک کھا کر دودھ دیتی تھیں۔ آپ جو یہ مرغیاں کھاتے ہیں اس مرغی کا گوشت آپ کے جسم کی تندرستی میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ مرغ، بھیڑ بکری، اونٹ، بھینس اگر غلاظت خور ہے اور آپ اسے ذبح کرنا چاہتے ہو تو آپ کو اس کو پہلے کچھ دن باندھ کر رکھنا ہو گا اور پاکیزہ غذا دینی ہو گی۔ اسکو استبرا کہتے ہیں کہ ابرا کر رہے ہیں تاکہ غلاظت کو جانور سے دور کر دیں۔

■ ایک استبرا رفع حاجت میں ہے، کیونکہ آپ کیمیکل کھاتے رہتے ہیں، اس لیے اس نسل میں یہ زیادہ ہے کہ آپ کی پیشاب کی نالی میں پیشاب رک جاتا ہے بعد میں کسی وجہ سے وہ قطرے گرتے ہیں اور بدن، کپڑوں کو نجس کر دیتے ہیں۔ اس لئے علماء کا حکم ہے کہ اس کو بھی فارغ کرو یا ہاتھ کے ذریعے سے یا کھانسی کر کے۔

جب کوئی ضرر رساں چیز کسی دوسری چیز کے ساتھ چمٹ جائے اور الگ نہ کیا جائے تو وہ اسکو ختم کر دیتی ہے۔ نجاست کو انسانی جسم سے جدا کرنا لغت میں یہ استبرا ہے۔ اس لئے عرب جب دوا لے کر ٹھیک ہو جاتے مرض سے تو کہتے ابرا من المرض.

آپ روزانہ برتن دھوتے ہیں، گھر میں جھاڑو دیتے ہیں، کپڑوں سے غلاظت نکالنا، پسینہ دھونا، یہ سب برات ہے۔ اگر پسینہ نہ صاف کریں تو یہ جسم کو خراب کر دیتا ہے، پانی اسی لئے ابرا کے لیے ہے۔

● اسی عمل کو قرآن نے آپ کے دین کے اندر اجتماعی نظام کے لیے دینی فریضہ قرار دیا ہے کہ بس اپنے گھروں سے کچرا نکال دینا کافی نہیں ہے۔ اس سے تمھارا گھر تو صاف ہو جائے گا لیکن تمھارا معاشرہ، تمھاری قوم، تمھاری ملت، تمھاری فکر, نظریہ و مکتب صاف نہیں ہو گا۔ اس کے لییۓ بھی ابرا کی ضرورت ہے۔ ایک ابرا یہ ہے کہ شرک کو اپنے آپ سے دور کرو۔

وہ برات کو جس کو تمام مومنین نے اپنا فریضہ بنانا ہے وہ برات از مشرکین ہے مشرک کو اپنے سے دور رکھو۔ یہ وہ برات قرآن ہے جسے ہم بھول گئے ہیں۔ پہلا فقہی جس نے اس فریضہ کو زندہ کیا وہ امام خمینی ہیں۔ برات فعل خدا ہے جو تمھارے اوپر فریضہ قرار دیا گیا ہے، اللہ بری ہے مشرکین سے، رسول بری ہیں مشرکین سے اور تم بھی مشرکین سے دوری اختیار کرو۔

تبرا دور ہونے کو کہتے ہیں گالی دینا تبرہ نہیں، لعنت کرنا تبرہ نہیں۔ لعنت عربی لفظ ہے، لعن بد دعا ہے، رحمت کے مقابلے میں کہ فلاں کو اپنی رحمت سے دور کر. بنو امیہ بھی برات اختیار کرتے تھے لیکن آل رسول سے اہلبیت سے. اہلبیت کے لیے برات نہیں، ولایت مقرر ہے، ولایت یعنی قرب بڑھانا، اہلبیت سے محبت مودت کرنا، اہلبیت کی اطاعت کرنا، اہلبیت کی پیروی کرنا۔ ہم نے شرک کے کسی میدان کے خلاف برات نہیں کی، اسکا نتیجہ کا کیا نکلا کہ ایسی نسل پیدا ہو گئی ہے کہ توحید و شرک میں ان کے لئے کوئی فرق نہیں، ان کو امامت و طاغوت سے کوئی فرق نہیں پڑتا، جو مرضی ہو تعلیم، تہذیب، رہن سہن، سب مشرکین کی طرف سے ہو گا۔ اگر برات نہیں کریں گے تو ان جیسے ہو جائیں گے۔ وہ اپنے رنگ میں رنگ لیں گے۔ سارے بنو امیہ نہیں تھے، خدا پرست تھے، اللہ کی بندگی کرتے تھے، ان کو جب کہا آ کو قیام کرو خدا کی راہ میں، جس طرح بنو امیہ امام سے دور رہے،

یہ بھی دور رہے، انھیں یہ کھٹکا تھا کہ امام مارے جائیں گے۔ اس لیے آنسو بہائے، ہمدردی دکھائی لیکن ساتھ نہیں گئے۔ ان حاجیوں نے بنو امیہ سے برات نہیں کی اور بنو امیہ کے تفکر ان کی حکومت و مسند کو قبول کر لیا۔ اس سے اختلاط پیدا ہوتا ہے۔

عقل کا فارمولا ہے، وہ یہ جب آپ کسی منفی چیز کو مثبت کے ساتھ ملاتے ہیں تو نتیجہ منفی نکلتا ہے۔ یہ قانون ہے، اسکو جہاں مرضی لے جائیں، تکوینات، اعتباریات تشریعات، سیاسیات، اخلاقیات، دینیات میں لے آئیں، جب بھی فاسق اور صالح مل کر گروپ بنائیں، مشترکہ دوستی کریں، اس دوستی کا نتیجہ فساد نکلے گا۔ بعض مغرور ہیں کہ مجھے کوئی بہلا نہیں سکتا، بہکا نہیں سکتا، ورغلا نہیں سکتا، یہ غرور ہے، باطل ہے۔ یہی سب سے زیادہ فساد کے قابل ہے، لیکن جو ڈر رہا ہے کہ کہیں فساد میں نہ آ جاوں یہ بچ جائے گا۔ کیونکہ محتاط ہے لیکن جو غرور میں ہے وہ ڈوب جائے گا۔ ہم تو نامحرم کو دیکھ کر کمزور پڑھ جاتے ہیں، کچھ تو مجسمہ دیکھ کر دکانوں کے باہر کمزور پڑ جاتے ہیں، کتنے مغرور ہیں جن کی ناک خاک میں رگڑی گئی ہے۔ یہ کبھی مغالطہ نہ رکھو کہ فاسق ماحول میں رہ کر سب فاسقوں کو دیندار بنا دوگے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دیندار فاسد بن جاتا ہے۔ قرآن نے اسی لئے برات رکھا ہے، لیکن ہمارے میں بنو امیہ کی فکر سرایت کر گئی ہے۔ یہ معاویہ کہتا تھا کہ فاسق بھی ہمارا ہے، فاجر بھی ہمارا ہے، مشرک بھی ہمارا ہے، جو کسی بھی بستر پر پیدا ہو وہ میرا بھائی ہے اور زیاد ابن ابیہ کو بھائی کہا۔ علی نے کہا کیا خباثت کر رہے ہو، یہ کہا کہ جو میرے ساتھ ہیں میرے بھائی ہیں۔ اگر گمراہوں سے مخلوط ہوئے تو گمراہ ہو جاوگے۔ حج امت سازی کا سب سے بڑا عمل ہے اور برات از مشرکین حج پر کرنا ہے۔ جس پر پابندی لگا دی ہے اور طواف النساء کو اہمیت دیتے ہیں ابراہیم نے جو کیا وہ سر مشق ہے اور تم نے ایسی ہی مشق کرنی ہے۔

- سورہ برات کا دوسرا نام سورہ توبہ ہے۔ سورہ برات جب نازل ہوئی پہلے حضرت ابو بکر کو بھیجا، بعد میں وحی آئی کہ یا خود جائیں یا علی کو بھیجیں اور امام علی نے مکہ و کعبہ میں چاروں کونوں میں جا کر بلند برات کا اظہار کیا۔

مخلوط زندگی کافروں کے ساتھ مشرکوں کے ساتھ اللہ پسند نہیں کرتا، علیحدہ ہو کر کہاں جائیں، یوں نہیں کہ غاروں میں چلے جائیں، بلکہ اپنا نظام بنائیں، بدقسمتی سے ساری مسلم امہ آج ان کے ساتھ مخلوط ہو گئی ہے اور اسی فساد میں رہ کر فسادی ہو گئے ہیں۔

•شیعہ مشایعت کرنے والے کو کہتے ہیں، آنسو بہانے والے کو نہیں۔ جو یزید سے بری، طاغوت سے بری، فساد سے بری، ان غیر زمہ دار افراد سے بری ہو یہ غیر زمہ دارج کر کے گھر چلے جائیں گے اور ہم مجلس سن کر گھر چلے جائیں گے۔ امام کہہ رہے ہیں میر اراستہ علیحدہ ہے۔

حدیث امیر المومنین ہے کہ فرمایا کہ تم رافضی بنو، اگر تم نہ بنو گے تو تم رفض کر دیے جاع گے۔ رافضی یعنی انکار کرنے والا، آج کی یزیدئت کے مقابلے میں، طاغوتیت کے مقابلے میں، آج کے ستم کے مقابلے میں، رافضیت اختیار کرو، انکار کرو، دھتکار دو۔ اگر ہم اکیلے بھی رہ گئے تو راہ حسین ابن علی ہر ہوں گے

مجلس ششم

مجلس ایام عاشورہ 1441 ہجری

عنوان: قیامِ امام حسینؑ کا مکی مرحلہ

از استاد محترم سید جواد نقوی حفظہ اللہ

دین مخالفتِ طاغوت سے شروع ہوتا ہے

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ اپنے معاملات طاغوت کی عدالت میں مت لے کر جاؤ

بلکہ اپنے فقیہ و مجتہدین کے پاس لے کے جاؤ

لیکن شعیہ نے فقیہ میں اضطرار کا ایک ورکھول کر

طاغوتوں کی حکومت میں رہنا اور طاغوتی عدالت میں جانا سیکھ لیا ہے

(مجبوری کی حالت) کیا اضطرار 1400 سال تک رہ سکتا ہے؟

آپ کے ہندوستان میں طاغوت کی حکومت 1400 سال سے ہے، کیا یہ اضطرار کی حالت ہے؟

اضطرار و مجبوری کی توجیہ پیش کرنے والے اس کا جواب دیں

بنو امیہ کے دور یہاں اسلام آیا، پھر بنو عباس پھر مغل سلاطین اور پھر انگریز سلاطین

اضطرار کی حالت تو مختصر ہوتی ہے اگر آپ نے 1400 سال کی طاغوت کی حکومت کو اضطرار و مجبوری کہنا ہے

ہندوستان کی تاریخ میں کبھی اسلامی حکومت قائم نہیں ہوسکی

تو اللہ نے رسول اور انبیاء کیوں بھیجے کیوں ان کو طاغوتوں سے برات کا کہا؟

دین کہاں جائے؟ دین کس کیلئے آیا، امامت کس کیلئے آئی؟

جب آپ یہ کہیں کہ 1400 سال حالت اضطرار میں ہیں، حاکیت جور سے سازباز کرلیں، اس میں رہنے کے عادی ہوجائیں

تو دین کس کیلئے آیا ہے؟ یہ امامت کس کیلئے آئی ہے؟

کیونکہ ہم نے تو طاغوت سے اضطرار کے بہانے سازباز کرلی ہے اور امامت کو 1400 سال سے تنہا چھوڑ دیا ہے

اضطرار مختصر حالتِ مجبوری کو کہتے ہیں 1400 سال سے کیسے اضطراری حالت قائم رہی؟

برائت لغت میں

جب کوئی چیز کسی ایسی چیز سے ملے جو اس کے مزاج و طبیعت کے خلاف ہو اس کو برائت کہا جاتا ہے

مثلاً فصل اور اسکو لگنے والا کیڑا اگر کیڑے کو دور نہ کیا جائے تو فصل تباہ ہوجائے گی۔

بڑے بڑے حوزوں کی تعلیم

امام حسینؑ کے علاوہ کسی نے قیام نہیں کیا اس لئے ہمارا قیام کرنا بھی ضروری نہیں۔

یہ بات اگر کوئی غیر مسلم کہے یا وہ جس نے آئمہؑ کی زندگی نہیں پڑھی تو بات جچتی ہے

لیکن جو حوزوں میں پڑھیں اور خود کو آئمہ کا تابعدار سمجھیں، فقہ امام جعفر صادقؑ پڑھیں اگر وہ یہ بات کہیں تو عجیب لگے گا

امام خمینیؒ

:اگر آئمہ نے قیام نہیں کیا تو حکومتوں نے آئمہ کو کیوں شہید کیا؟ امام موسیٰ کاظم 14 سال کیوں زندانوں میں رہے؟ اصل گھر مدینہ تھا پھر کیوں سامرہ و بغداد جانے کی ضرورت پیش آئی؟

چمگادڑ کو سورج نظر نہیں آتا

قرآنی برائت

قرآن کریم نے معاشرے، ملت، اعتقاد، نظریہ و مکتب کو صاف کرنے کے لئے برائت کا حکم دیا ہے۔

کس سے برائت؟

مشرک و طاغوت سے

برائت نہ کی تو یہ آپ کو اپنے رنگ میں رنگ دیں گے اور پھر وہی ہو گا جو آج ہو رہا

برائت نہ کی تو ہمارا ظالمین و طواغیت والا انجام ہو گا۔

برائت قرآن کا ہر نبی کو حکم ہے۔

حوزوی برائت

اصول فقہ میں پڑھائی جانے والی: سالوں میں عبور لیکن قرآنی مفہوم و اصول سے دور ہے

ایسی برائت جس میں حکمِ خدا اور دلیل نہیں

ساری محنت اس برائت پر کہ حلال کا علم ہو اگر نہ علم نہ بھی ہو تو بھی حلال،

عقلی فارمولا

مثبت چیز کو منفی سے ملانے پر نتیجہ منفی

مومن، مشرک، طاغوت اگر اکٹھے رہیں تو نتیجہ طاغوت ہی ہو گا۔

امام حسینؑ

متقیوں و عبادت گزاروں کو قیام کے لئے بلایا لیکن کوئی نہ آیا

کیونکہ وہ بنی امیہ کے ساتھ مخلوط زندگی گزار رہے تھے۔

جب انسان طاغوتوں سے برائت نہ کر پائے تو وہ اپنے امام وقتؑ کے لشکر میں شامل نہیں ہو سکتا۔

استاد محترم کی ساتویں مجلس کے جامع نکات

پیشکش: پروفیشنلز آف تحریک بیداری

■ سب سے نمایاں اور خوبصورت برات حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہے، اس لیے اس کو قرآن پاک میں نمونہ کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

• مختصر سی جماعت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ تھی، اکثریت آزر کے ساتھ اور باقی نمرود کے ساتھ تھے۔ آزر نمرود کی حکومت کا ایک عالم تھا، شرک کا امام و پیشوا تھا۔

• حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم سے اور اپنے تایا سے برات کی۔ آپ کی کفالت اسی تایا نے کی۔ یہ تایا حضرت ابراہیم سے محبت بھی کرتا تھا، نگہداری بھی کرتا تھا اور نگہبانی بھی کرتا تھا۔

لیکن جب حضرت ابراہیم کو ماموریت ملی تو دیکھا کہ سب سے بڑا گمراہ تو گھر کے اندر ہے۔ 🔍 پہلے ان کو سمجھایا، جب نہیں مانے تو ان سے آپ نے برات کی۔

📖 سورہ ضخرف آیہ 26

اور جب ابراہیم نے اپنے اب اور اپنی قوم دونوں کو کہا کہ جس کی تم عبادت کرتے ہو، میں تم سے اور پوری قوم سے بیزار ہوں

■ برات بنیادی تعلیمات میں سے ہے لیکن جابر بادشاہوں کی وجہ سے فراموش ہو گیا، جبکہ اللہ کا ان تعلیمات پر اسرار ہے، انبیاء کو تاکید ہے کہ دین کی ان تعلیمات پر کاربند رہنا ہے، ان کو ترویج کرنا ہے اور لاگو کرنا ہے۔

• تاریخ اسلام اور آج کے دور میں یہ تعلیمات نظر نہیں آتیں، برات متروق ہو گئی ہے اس زمانے میں۔

■ برات کیوں متروک ہو گئی؟

کیونکہ اس کا تعلق معاشرہ سے ہے، جس کی وجہ سے طاغوت حکمران اس کی زد میں آتے ہیں۔ اگر مومنین اس فریضے پر عمل کریں تو سب سے پہلے حکمران زد میں آئیں گے۔ اس لیے حکمران انہیں پھیلنے نہیں دیتے۔ اس لیے برات بالکل مسخ ہو گئ ہے۔ بنو امیہ کے حکمرانوں نے تذکرے کو محفوظ رکھا لیکن اس کے معنی کو تبدیل کر دیا۔

■ برات نجات اور حفاظت کی تدبیر ہے۔ اپنے مکتب کو محفوظ کرنے کی تدبیر ہے۔ گمراہ راہوں، گمراہ ٹولوں سے اگر جدا نہیں ہو گئے تو اس کا نتیجہ تمہارے مکتب کی ویرانی اور تمہارے نظام کی تباہ کی صورت میں آئے گا اور اس سے روکنا آپ کا فریضہ ہے۔

• آج پاکستان کس قدر فساد میں گھرا ہوا ہے، اس کے زمہ دار وہ ہیں جنہوں نے فریضہ برات پر عمل نہیں کیا۔ اپنی قوم کو طاغوتوں کے پاس اور ان کو اپنی قوم کی طرف نہ آنے دینا، فریضہ برات ہے۔

• آپ دیکھیں سب اس میں ڈوبے ہوئے ہیں، ہر گھر میں فساد داخل ہو گیا ہے، ڈیجیٹل، الیکٹرانک کی شکل میں، کسی بھی شکل میں فساد ان کے گھروں میں پہنچ گیا ہے۔ ان کی جیبوں میں فساد پڑا ہے۔

■ ولایت کا فریضہ بھی قائم نہیں کیا اور برات کا فریضہ بھی ادا نہیں کیا یعنی تولی اور تبرہ پر عمل نہیں کیا۔ ولایت پر عمل نہیں کیا اس لیے اپنا نظام ہی نہیں بنا سکے۔ ولایت چھوڑنے کا نتیجہ یہ نکلا کہ طغیان آ گیا، طاغوت آ گیا۔ اگر ولایت پر عمل کرتے تو برات پر خود ہی عمل ہو جاتا تھا اور اگر برات پر عمل کرتے تو ولایت نے خود ہی عمل میں آ جانا تھا۔

لیکن اسے چھوڑنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ زمین و آسمان سے فساد نے گھیر لیا ہے، گمراہی اور جہالت نے گھیر لیا ہے۔

خدا فرماتا ہے کہ میں نے تمہیں کیوں پیدا کیا۔

خدا نے جن و بشر کو اپنی بندگی کیلئے پیدا کیا

آج آپ ان کی چال چلن دیکھیں، ان کے رویے دیکھیں، یہ کیسے ہو گئے ہیں، یہ سب ولایت و برات چھوڑنے کا نتیجہ ہے۔

■ اگر انسان فطرت پر عمل کرے تو لازم "ولایت و برات پر عمل کرے گا۔ لیکن آج فطرت بھی خطرے میں ہے، انسان اس فطرت کو تباہ بھی کر سکتا ہے اور اس کی پرورش بھی کر سکتا ہے۔

• اس فطرت الٰہی کے اندر اللہ نے ایک خاصیت رکھی ہے اور اس کے اندر رکھنے سے پہلے پوری کائنات میں رکھی ہے اور وہ کائناتی قانون ہے۔ اسے تکوین کہتے ہیں، جو کائنات چلانے کیلئے مقرر کیے ہیں۔ انسان کی ہداہت کیلئے بنے ہوے قوانین کا نام تشریع ہے۔ یہ تشریع تقوین کے مطابق ہے۔

• اگر کائنات کا ایک بھی قانون ٹوٹ جاے تو پوری کائنات تباہ ہو جاے گی۔ لیکن اس کو ٹوڑنے والا کوی نہیں ہے اور خدا خود اسے نہیں توڑتا، کیونکہ بناے اس نے ہیں۔

• آپ بھی اس تقوینی قوانین سے نعمتیں حاصل کر رہے ہیں، مثلاً" یہ موسم، یہ دن اور رات، فصلیں، پھل، سردی گرمی، بچوں کی پیدائش سب انہی تقوینی قوانین کی وجہ سے ہیں۔

■ کائنات دافعہ اور جازبہ کے قانون کی وجہ سے قائم ہے۔

• اگر یہ زمین سورج کی گرمی کو جزب نہ کرے تو کسی کیلئے رہنے کے قابل نہ رہے اور اسی طرح اگر یہ زمین اپنا دفاع نہ کرے، سورج کی ان شعاوں سے جو تباہ کن ہیں، بیچ میں دیوار نہ لگاے تو تباہ ہو جاے۔ زمین کے گرد ایسے حصار ہیں، جن کا کام فلٹر والا ہے۔

اسی جازبہ کی قوت کی وجہ دے انسان نے اسے پڑھا، انجینرنگ کی، ترقی کی، جہاز بناے اور ہوا میں جا اڑا، وہ سب اسی جازبہ و دافعہ کے قوانین کی وجہ سے ہے۔

اسی طرح پتھروں اور مٹی کے اندر بھی جازبہ و دافعہ کی قوت ہے۔ مٹی کچھ چیزوں کو جزب کرتی ہے اور کچھ کو خود سے دور رکھتی ہے۔ پودے کے اندر جازبہ و دافعہ ہے۔ یہ پودے اپنی پرورش کیلئے مٹی سے کچھ چیزیں جزب کرتی ہے اور جو نقصان دہ ہیں ان کو خود سے دور رکھتی ہے۔ جاندار، حشرات سب اسی قانون کے مطابق باقی ہیں۔ ایک کیڑے کے اندر اگر یہ قانون مر جاے تو یہ خود ہی مر جاے گا، آپ کو سپرے کرنے کی بھی ضرورت نہیں۔ یہ کائناتی اور تکوینی قانون ہے اللہ کا۔ اس لیے کہا کہ اپنے ارد گرد دیکھو، غور کرو، یہ سب کچھ تمہارے ک

لیے ہے۔ اگر آپ ان پر غور کریں تو یہ قانون کھلی کتاب کی طرح آپ کو سمجھ میں آجاتا۔

■ اسی طرح انسان کی تکوین بھی کائناتی تکوین سے ہے۔ انسان جز ہے اس کائنات کا، بلکہ امیر کائنات ہے، اس کیلئے ہے یہ سب کائنات، اس نے تسخیر کرنا ہے اس کائنات کو۔ نطفہ کو قانون جاذبہ اور قانون دافعہ ہی بچاتا ہے، اسی قانون کے تحت بڑھتا ہے۔ اسی طرح اگر ایک انسان کا حازمہ خراب ہو جائے، جذب نہ کر سکے تو کب تک زندہ رہے گا؟ اگر دافعہ نہ ہو، دور نہ کر سکے تو کب تک زندہ رہے گا؟

• سماجی قانون بھی اسی طرح سے ہے، اپنی قوم اور سوسائٹی بنانے کیلئے اگر آپ نے جاذبہ نہ بنایا تو کچھ بھی تعمیر نہیں کر سکتے اور اگر دافعہ بھول گئے تو ہمیشہ تباہ رہو گے۔

■ کائنات میں یہ قانون تکوینی ہے۔ تقوینی اور تشریعی میں کیا فرق ہے؟

امر تکوینی تکوینی امر وہ ہوتا ہے جو اللہ کے ارادے سے ہوتا ہے، کن اسی تکوین سے ہی نکلا ہے اللہ جب کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو کن کہتا ہے اور وہ ہو جاتا ہے یہ تکوین ہے۔

• امر تشریعی جب اللہ ارادہ کرے کہ انسان اپنے ارادے سے کچھ کرے تو اسے تشریعی کہتے ہیں۔

■ تکوین میں جاذبہ و دافعہ ہے۔ کائنات اللہ کے ارادے سے چلتی ہے، میں چاہتا ہوں کہ تو کو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔

لیکن جب انسان کو خطاب کرتا ہے تو ایسے نہیں کہتا کہ اے انسان تو مومن ہو جا۔ اللہ نے ارادہ کیا کہ اے انسان تو خود بن، صلاحیتیں میں دیتا ہوں، وسائل میں دیتا ہوں، لیکن بننا تجھے خود ہے۔

• کائنات کا دافعہ اور جاذبہ کیوں ترک نہیں ہوتا، کیونکہ اللہ کی مرضی و ارادہ سے چک رہا ہے۔

انسان کو بھی جاذبہ و دافعہ دیا اور کہا کہ تمہیں ہدایت دے دی جائے گی لیکن کرنا تو نے اپنے ارادہ سے ہے۔

■ ہم نے اپنی امانت کو پہاڑوں، سمندروں اور زمینوں پر نازل کیا، لیکن انہوں نے اسے تحمل کرنے سے انکار کر دیا، لیکن انسان پر نازل کیا تو اس نے اسے قبول کر لیا اور یقینا" انسان ظالم اور جاہل ہے

عام الفاظ میں آپ کو سمجھانے کیلئے بتاوں تو آپ کو کہوں گا کہ اللہ نے کائنات سے کہا کہ میں تمہیں بنادوں یا تم خود بن جاو گے۔ تیرے لیے ہدایت کا بندوبست کر دیا جاے، انبیاء، کتابیں دے دی جائیں تو خود بن جاو گے؟ لیکن انہوں نے انکار کر دیا کہ ہم خود نہیں بن سکتے، آپ ہمیں بنادیں۔

لیکن انسان نے اسے قبول کر لیا اور کہا کہ میں حاضر ہوں، عقل دے دیں، انبیاء دے دیں، خرد دے دیں، کتابیں دے دیں، منزل بھی بتادیں، بتادیں کہ بنا کیا ہے تو میں خود بن جاوں گا اور انسان ظالم و جاہل ہے۔ اب آپ اس انسان سے پوچھیں کہ یہ عقل، ضمیر و وجدان لے کر کدھر جا رہے ہو، یہ کس لیے دیا تھا اللہ نے تمہیں اور تم کس لیے اسے استعمال کر رہے ہو۔

• اللہ نے فہرست دے دی کہ کن کو جذب کرنا ہے اور کس کو دافعہ ہے۔ کس سے تعلق قائم کرنا ہے اور کس سے تقلق ختم کرنا ہے۔ یہ سب وحی کے زریعے بتادیا، منشور و شریعت بن گیا، جب نظام کے طور پر آیا تو ولایت و برات بن گیا۔

🔍 کیا ہم ہر اس سے قریب ہیں جس کا حکم دین نے دیا اور ہر اس سے دور ہیں جس کا حکم دین نے دیا؟؟

جب خود اس پر عمل کر لیں تو پھر دوسروں کو بھی اس کی تلقین کرنی ہے، اس طرح یہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر بن گیا۔

■ شہید مطہری نے یہ نقطہ بیان کیا ہے اور شدید افسوس بھی کیا ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سب سے زیادہ فراموش شدہ فریضہ ہے

یہ فریضہ سب کا فریضہ ہے لیکن عمل "متروک ہو گیا، زمین پر کہیں آپ کو نظر نہیں آتا، اگر آتا بھی ہے تو Tool کے طور پر نظر آتا ہے۔

جب بھی کوی کرسی لینے جاتا ہے تو اس کے سودے کیلئے اپنا بھی کچھ نہ کچھ بیچ دیتے ہیں۔

⬅ سیکولر جب کرسی خریدنے جاتا ہے تو قوم پرستی، حب الوطنی لے کر جاتا ہے۔

⬅ مذہبی جب جاتا ہے تو دین بیچ کر اقتدار لے آتا ہے۔ کبھی عوام کو دین بیچتے ہیں کبھی مقتدر کو دین بیچتے ہیں۔ جس کے زریعے سے اقتدار ملے اس کو بیچ دیتے ہیں۔

حبیب جالب کہتے ہیں کہ

اصول بیچ کر مسند خریدنے والوں   نگاہ اہل وفا میں بہت حقیر ہو تم

• طالبان اگر امر بالمعروف کرتے ہیں تو اس کو امر بالمعروف نہ سمجھو کہ قینچی پکڑوں اور پانچوں کو کاٹ دو، مونچھ کاٹ دو۔ یہ امر بالمروف و نہی عن المنکر نہیں ہے۔

■ امر بالمعروف و نہی عن المنکر جازبہ و دافعہ ہے۔ مومن بننے اور رہنے کیلئے اور اگلی نسلوں تک منتقل کرنے کیلئے بہت کچھ حاصل کرنا ہے اور بہت کچھ دور کرنا ہے۔ لیکن اسلام کی پہلی صدیوں میں ہی یہ فریضہ متروک ہو گیا۔ خلفاء راشدین کی ایام میں کی متروک ہو گیا تھا۔

خلیفہ سوم کے دور میں حضرت ابوزر غفاری کی ہڈیاں توڑ دی جاتی تھی، حضرت عمار یاسر کی پسلیاں توڑ دی جاتی تھی، کیوں؟ کیونکہ آپ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرتے تھے۔

رسول اللہ کا فرمان تھا کہ آسمان نے کسی ایسے انسان پر سایہ نہیں کیا اور زمین نے کسی ایسے انسان کا بوجھ نہیں اٹھایا جو ابوزر غفاری سے زیادہ سچا ہو

ایسے سچے انسان کے ساتھ یہ سلوک ہوا۔

امام علی کا تو پورا دورہ حکومت اسی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں گزر گیا۔ لیکن پھر بنو امیہ کے دور حکومت میں اسے بالکل ہی ختم کر دیا گیا۔

آپ اگر امامت کو قائم نہیں رکھ سکتے تو کم سے کم اس کے ایک جز (امر بالمعروف و نہی عن المنکر) کو تو زندہ رکھو۔ علماء اگر اسے زندہ رکھیں تو دیگر عام عوام میں بھی اس کا حوصلہ پیدا ہو۔

وہ دین زندہ رکھو ان مجالس میں جو مسندوں پر بیٹھے ہوے افراد نہیں چاہتے کہ زندہ رہے

مجالس میں اللہ اور رسول کے دین کو زندہ رکھیں۔

•شہید مطہری فرماتے ہیں کہ کئ سو سال تک تمام مسالک و تمام مذاہب کی فقہہ کی کتابوں میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا چیپٹر نہیں ملتا۔ کیونکہ یہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر طاغوت کے خلاف راہنمای کرتا ہے۔

•طاغوت نے خوف سے اور مومنوں نے رضا کرانہ طور پر تولی و تبرہ کو بند کر دیا۔

•اگر برات نہ ہو تو دین بچ ہی نہیں سکتا، سوسائٹی بچ ہی نہیں سکتی۔ اگر یہ تبرہ و برات نہ ہو تو کیا نتیجہ نکلے گا، وہی جو آج ہو رہا ہے۔

•شعیہ نے برات نہیں کی، امام حسین علیہ السلام کی مشاعت نہیں کی تو آج مشرک بھی شعیہ، غالی بھی شعیہ، نصیری بھی شعیہ، منکر بھی شعیہ بناہوا ہے۔ شرک و کفر سے

کیا تعلق شعیہ کا، لیکن آگیا اندر، کیونکہ برات نہیں کی، مخلوط زندگی گزاری جس کا سبب فساد ہماری زندگیوں میں آگیا ہے۔

اللہ کا فرمان ہے قرآن میں کہ

مومنوں میں سے اکثر ایسے ہیں جو مشرک ہیں

ہم نے کبھی اس آیت پر غور کیا ہے؟ کہ کیسے مومنین کی اکثریت مشرک ہے۔

■رسول اللہ نے برات کا اعلان کیا، پوری سورہ برات اتاری اللہ نے۔ پہلے رسول اللہ نے اپنے ایک صحابی کو دی کے جاکر یہ مکہ والوں کے سامنے پڑھ کر آئیں، وہ جب روانہ ہو گئے یا جب مکہ کے قریب تھے کہ پھر آیت آی کہ ان کو واپس بلائیں اور حضرت علی علیہ السلام کو بھیجیں کہ وہ جاکر سب کو آیت سنائیں۔ امام علی نے پھر اس کا حق ادا کیا، ہر کونے، کوچہ، ہر مکہ کی گلی اور ہر دروازے پر جاکر یہ آیات پڑھی کہ اللہ اور اس کا رسول مشرکیں سے بیزار اور برات کا اعلان کرتے ہیں۔

•رسول اللہ کے زمانے میں جو طبقہ مسلمانوں کو نقصان پہنچارہا تھا وہ مشرک تھے۔ یہ مخلوط آبادیوں میں تھے، ان کی آپس میں رشتہ داریاں تھی، لین دین تھا، کسی کا باپ مشرک تھا تو بیٹا مومن تھا، کسی کا بیٹا مشرک تھا تو باپ مومن تھا اس لیے کچھ مہینوں کا

وقت دیا گیا اس برات کے قانون کع لاگو کرنے کیلئے، تاکہ یہ اپنے معملات سلجھالیں، کسی نے کسی کو ادھار پیسے دیے ہوے تھے، کسی کا کاروباری لین دین تھا۔ یہ چند مہینوں کی چھوٹ اس لیے دی کہ کسی کا نقصان نہ ہو۔

• شروع میں اسلام میں بھی ممانعت نہیں تھی لیکن تدریج "معلوم ہوا کہ مومنین اور ایمان کیلئے شدید ضرر کا سبب ہیں یہ مشرک، اس لیے تاکید کے ساتھ حکم برات آیا۔

• دوسرا طبقہ جو مسلمانوں کو نقصان پہنچا رہا تھا وہ منافقین تھے، ان کے خلاف بھی حکم برات آیا۔

• تدریج " جیسے جیسے سوسائٹی بنتی جاتی، اسی طرح نقصان پہنچانے والی اور بیماری کی چیزیں بھی پیدا ہوی تو ان کے خلاف بھی حکم برات آیا۔

■ رسول اللہ کے بعد آئمہ اطہار نے بھی اسی برات کا خصوصی اہتمام کیا اور دوسروں کو بھی اس پر کاربند رکھا، اپنے پیروکاروں کو اس کے متعلق خبردار کرتے رہے۔ لیکن پھر بعد میں مقبولیت اور فیسوں کی خاطر برات کا عامل ترک کر دیا گیا۔

• اگر یہ بڑے بڑے علماء نام لے کر طاغوت، مفسد اور ظالم سے برات کرتے تو مومنین میں بھی حوصلہ پیدا ہوتا۔

■ امام نے اپنے ایک چاہنے والے اور صحابی کے بارے میں منع فرمایا کہ اس کو ہماری محفل میں مت آنے دینا۔ اگلے دن جب وہ آیا تو امام کے صحابی نے اسے اندر جانے سے منع کر دیا، اس نے پوچھا کہ کیوں نہیں جا سکتا تو جواب دیا کہ ہمیں امام نے وجہ نہیں بتای لیکن آپ کا نام لے کر کہا کہ اس کو میری محفل میں نہ آنے دینا۔ وہ روتا ہوا چلا گیا اور سوچتا رہا کہ آخر میں نے کونسی ایسی غلطی کی ہے کہ امام اتنا ناراض ہوگئے ہیں، لیکن اسے کوی وجہ نہیں ملی، وہ پھر جاتا لیکن اسے اندر نہ جانے دیا جاتا۔ کئ دن تک آتا رہا لیکن اندر نہیں جانے دیا گیا۔ ایک دن اس نئ بہت منت سماجت کی کہ امام سے کہوں کہ مجھے صرف وجہ تو بتا دیں، پھر اگر امام میرا وہاں آنا پسند نہیں کریں گے تو میں نہیں آوں گا۔ بالآخر اسے اجازت مل گئ۔ اس نے امام سے وجہ پوچھی تو امام نے جواب دیا کہ اس لیے آنے سے منع کیا کیونکہ تم ہمارے نہیں کو۔ وہ رو کر کہتا ہے میرے آقا میں تو آپ کا ہوں، مجھے آپ سے محبت ہے، آپ کا ہی پیرو ہوں۔ امام نے پوچھا کیا تم یعقوب جعفری کے پاس نہیں جاتے؟ تو اس نے کہا کپ جاتا ہوں وہ تو میرے ماموں ہیں۔ امام نے کہا مجھے معلوم ہے کہ وپ تمہارے ماموں ہیں لیکن اس کا تعلق طاغوت سے ہے۔

ہم نے کتنے ماموں، چاچوں، کتنی پارٹیوں، کتنی تنظیموں سے رابطے رکھے ہوے ہیں، یہ چالا کی جو ہم نے اپنا رکھی ہے آج، یہ قبول نہیں ہے آئمہ کو۔ اگر برات نہیں ہے تو ولایت بھی نہیں ہے

■ سورہ مبارکہ توبہ

آغاز ہی برات سے ہو رہا ہے۔

"اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے برات کا اعلان ہے، اس گروہ کی طرف، ان مشرکوں کی طرف جن سے معاہدے کیے ہوے ہیں۔ چار ماہ کی مہلت ہے اور حج اکبر پہ بھی اللہ اور رسول کا اعلان ہے تمام بشریت کیلئے کہ اللہ بری ہے مشرک سے اور اللہ کا رسول بھی، اگر تم نے برات نہ کی تو یہ یاد رکھو کہ تم اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے"

مشرک وہ طبقہ نہیں جو صرف رسول اللہ کے زمانے میں تھے، بعض کی سویاں اس پر اٹکی ہیں، عزیز من اس پر اپنی سوئی مت اٹکانا۔ اس سے مراد ہر دور کے وہ گروہ ہیں جو مسلمانوں کیلئے مضر ہیں۔

یہاں پر ایک سوال پیدا ہو سکتا کے کہ اس طرح تو مسلمان سب سے کٹ کر رہ جائیں گے۔

لیکن ایسا بالکل نہیں ہے۔ وہ جو بیماری ہے اس سے برات کرنی ہے۔ برات سے مسلم اور غیر مسلم کی تفریق نہیں ہو رہی۔ لین دین کر سکتے ہیں غیر مسلموں سے، لیکن اگر وہ بیماری ہیں، ان کی وجہ سے اہل ایمان کا مذہب تباہ ہو تا ہے تو اس سے برات لازم ہے۔

• اس کے بعد استاد محترم مقتل لہوف سے مصائب پڑھتے ہیں۔

عنوان: قیامِ امام حسینؑ کا مکی مرحلہ

مجلس ہفتم

مجالس ایام عاشورہ 1441 ہجری

از استادِ بزرگوار سید جواد نقوی حفظہ اللہ

برائتِ حضرت ابراہیمؑ نمونہِ عمل

برائت نجات و حفاظت کی تدبیر ہے۔

آزر: بے پناہ محب، نگہدار، نگہبانِ ابراہیمؑ

"اور جب ابراہیمؑ نے اپنے اَب اور قوم دونوں کو کہا جس کی تم عبادت کرتے ہو میں تم سے اور پوری قوم سے بیزار ہوں۔ (القرآن)

آزر نے ہٹ دھرمی دکھائی تو ابراہیمؑ نے اظہارِ برائت و تبرا کیا

ابراہیمؑ کو ماموریتِ ہدایت ملی تو سب سے پہلے آزر سے آغاز کیا

گمراہوں اور گمراہ ٹولوں سے اظہارِ برائت نہ کیا تو اس کا نتیجہ تمہارے مکتب کی ویرانی اور تمہارے نظام کی تباہی ہے۔

ظالمین کے ظلم نے برائت ترک کروادی

سب سے پہلے طاغوت زد میں آتے ہیں

معاشرے سے متعلق

ترکِ برائت کی وجہ

سنن الٰہی

سنن تکوینی: جبری ہیں اور اللہ کے ارادے پر موقوف ہیں۔

سنن تشریعی: ارادی ہیں اور انسان اللہ کے ارادے اور اپنے اختیار سے انجام دیتا ہے۔

ولایت و برائے لازم و ملزوم

ایک پر عمل سے دوسرے پر از خود عمل ہوتا ہے

لیکن ایک کو چھوڑا تو دوسرا بھی ترک ہو گیا

جسکا نتیجہ یہ نکلا زمین و آسمان کو فساد و گمراہی نے گھیر لیا

قانونِ جاذبہ و دافعہ

انسان ← قوانینِ تشریعی

انسان جاذبہ و دافعہ پر چل رہا ہے۔

انسان ان قوانین کو توڑے تو تباہی کو مقدر بنالے

انسان ولایتِ اولیاء اختیار نہ کرے تو تباہ ہو جائے

کائنات ← قوانین تکوینی

کائنات جاذبہ و دافعہ پر عمل پیرا ہے

اگر کوئی قانون ٹوٹ جائے تو ساری کائنات تباہ ہو جائے

زمین سورج سے حرارت نہ لے تو تباہ ہو جائے

اگر زمین سورج کی خطرناک شعاعوں سے دفاع نہ کرنے سے تباہ ہو جائے اسی طرح انسان طواغیت سے دفاع نہ کرنے سے تباہ

PROFESSIONALS OF TEHREEK BEDARI

کائنات اور انسان میں فرق

کائنات امر خدا کی تابع ہے۔

کائنات کو ہدایت یافتہ بنایا اور وہ کن سے ہو جاتی ہے۔

کائنات مقرر منزل کی طرف مقرر راستے پر گامزن ہے، ہٹتی نہیں

انسان کو ارادہ و اختیار دیا کہ امر خدا کی اطاعت کرے

انسان کے لئے سامانِ ہدایت فراہم کئے ہیں

انسان کو ہدایت کا سامان فراہم کیا تاکہ ہدایت یافتہ ہو جائے

لیکن انسان سے پوچھا جائے کہ یہ سامان ہدایت لے کر کہاں جاتے ہو؟ کیا یہ طاغوت کی پیروی کے لئے عطا کئے گے تھے؟

امر بالمعروف و نہی عن المنکر جزوِ امامت ہے۔

یہ جاذبہ و دافعہ ہے۔

آغازِ اسلام میں ہی یہ فریضہ متروک ہو گیا۔

خلفاءِ راشدین کے دور سے ہی ترک ہونا شروع ہوا

امر بالمعروف و نہی عن المنکر پر حضرت ابوذر و عمار کی پسلیاں توڑی گئیں۔

صدیوں سے شیعہ کتب میں بھی اس کا ذکر نہیں ہوا

اگر امامت قائم نہیں رکھ سکتے تو کم از کم ایک جزو کو تو قائم رکھیں!

اللہ کا رسول اللہ ﷺ کو حکمِ برائت

سورہ برائت

حضرت علیؑ نے مکہ کے کونے کونے میں سورہ برائت تلاوت فرمائی

مشرکین و منافقین سے برائت کا حکم

بتدریج معاشرے میں نقصان دہ گروہ پیدا ہوئے جن سے اظہار برائت کا حکم

آئمہؑ نے برائت کا خصوصی اہتمام فرمایا۔

امامؑ نے اپنے ایک صحابی کو اپنے پاس بیٹھنے سے منع فرما دیا کیونکہ وہ یعقوب جعفری (اس کا ماموں) جو طاغوت سے تعلق میں تھا، کے پاس بیٹھتا تھا۔

ہم آج کتنے رشتہ داروں، حزبوں اور گروہوں سے رابطے میں ہیں اور مجلس میں بھی آتے ہیں

یہ چالاکیاں آئمہ کو قبول نہیں

برائت نہیں تو ولایت بھی نہیں ہے۔

پروفیشنلز آف تحریکِ بیداری

استاد محترم کی آٹھویں مجلس کے جامع نکات

پیشکش: پروفیشنلز آف تحریکِ بیداری

- تحقیر و ذلت کے ماحول میں پرورش پانے والے حقارت پذیر ہو جاتے ہیں اور حقارت و ذلت کے خوگر ہو جاتے ہیں۔ ان ذلت پسندوں میں، ستم پذیروں میں اور ذلت پذیروں میں کوئی آزادی پسند پیدا ہو تو اسکو یہ ملت کو توڑنے کا امت کو توڑنے کا طعنہ دیتے ہیں۔ جس طرح عمرو ابن سعید نے امامؑ کو یہ طعنہ دیا کہ آپ ملت میں تفرقہ ڈال رہے ہیں۔ یہ بنو امیہ کی تربیت یافتہ جمیعت کا نمائندہ تھا جو ذلت کا خوگر ہو چکا تھا اور امامؑ اس پر تازیانہ چلایا جو کہ جانوروں پر، گھوڑوں پر اور اونٹوں پر چلایا جاتا ہے۔ جو اس بات کی دلیل ہے یہ انسانوں کے مقام سے گر کر جانوروں کے مقام سے بھی پست ہو چکے تھے۔

- امام حسینؑ نے قیام کیا تا کہ ستم پذیروں کو ستم ستیز، ذلت پذیروں کو ذلت ستیز بنائیں اور تلوار چلانے سے پہلے ہیہات کا شعار دیا تو اس ذلت پذیر جمیعت کا یہ بات انوکھی لگی اور امام عالی مقامؑ نے ان سے اعلان برائت کیا۔

- عاشورہ ایک بحرِ بے کراں ہے جس کی گہرائی کو ماپنا ممکن ہے۔ ہر کوئی اپنی استطاعت کے مطابق اس سے مستفید ہوا ہے۔ کسی نے اس سے مالی فوائد لئے ہیں اور کسی نے سروسزدی ہیں اور سب سے قیمتی چیز جو امامؑ سے لی ہے وہ روح اللہ موسوی الخمینی نے لی ہے اور وہ انقلاب، اقدار، نظام امامت ہے جس کے بارے میں فرماتے ہیں کہ "ماہر چہ داریم از سید الشہداء داریم" ہم نے جو کچھ بھی لیا ہے سید الشہداء سے لیا ہے۔ مہاتما گاندی کہتے ہیں کہ میں نے درسِ آزادی و حریت امام حسینؑ سے سیکھا ہے اسی طرح نیلسن منڈیلا نے درسِ استقامت و مقاومت بھی امام حسینؑ سے لیا ہے کیونکہ ان کے مذاہب میں استقامت کی کوئی ایسی مثال نہیں ہے۔

- خشیت کی زندگی، عبودیت کی زندگی ہے۔ خشیت سے مراد اللہ کے ضابطے و حکم کی پرواہ ہے۔ خشیت کی زندگی ہی توحیدی زندگی ہے۔ خشیت وہی عمل ہے جو بزنس مین، تاجر، کاروباری اپنے کاروبار میں ہوشیاری دکھاتے ہیں۔ لیکن یہ ہوشیاری دین، سوسائٹی اور روابط میں نہیں ہے۔ ایسے لاپرواافراد کو امامؑ کا جواب "لی عملی ولکم علکم" ہے۔

■ اس وقت دنیا کے مسلمان فرقہِ رجائیت کے پیروکار ہیں۔ فرقہ رجائیت یعنی ایسا فرقہ جس میں فساد سے دوری اور منکر سے دوری نہیں ہے۔ یہ رجائیت کہاں سے آئی ہے؟ یہ رجائیت صفین سے آئی ہے اور اب بھی لوگ موجود ہیں جو کہتے ہیں کہ صفین میں دونوں حریف حق پر تھے۔ اگر حضرت علیؑ حق پر تھے تو ان کے لئے دو نیکیاں ہیں اور ان کے مخالفین کے لئے ایک نیکی ہے۔ جب ایک انقلابی امامؑ کے پاس جاتا ہے تو امامؑ ان کو لاتعلقی سکھاتے ہیں۔ اگر ان لاپرواافراد جو محبت تو رکھتے ہیں لیکن فکرِ امام کے مخالف ہیں جب عوام میں آتے ہیں تو قدم قدم پر دوسروں کے ارادوں پر اثر انداز ہوتے ہیں مثلاً عبداللہ ابن عباس، عبداللہ ابن عمر۔

■ زہیر ابن قین بھی امامؑ کی فکر سے متفق نہ تھے لیکن جب منکرات کو نہی کہا تو اس قدر بہادری و ایمان کے جوہر دکھائے کہ عقل حیران ہو جاتی ہے کہ ایک انسان اس قدر بھی آگے آ سکتا ہے۔

■ برائت یعنی ہر اس چیز سے دوری جو ملت، قوم و عقیدے کے لئے نقصان دہ ہو۔ پاکستان کو اس وقت برائت کی ضروری ہے۔ سب سے پہلے جس لعنت سے برائت کی ضرورت ہے وہ عربی حکمران ہیں اگر اس بے غیرتی سے برائت کر لی تو پھر اس ذلت سے نجات مل سکتی ہے۔ لیکن اس کے لئے حسینؑ کی ضرورت ہے۔

ے قافلہ حجاز میں ایک حسینؑ بھی نہیں

■ برصغیر میں پہلے حسینیت مملکت داری کے لئے پیش ہونی چاہئے تھی۔ اگر فریضہِ دین داری میں سے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو نہ نکالا جاتا اور برائت کے اصولوں کی تبیین ہوتی تو آج حالات اور ہوتے۔ اس امر کو نکال دینے کے بعد ہمارا مذہب رجائیت ہو گیا جہاں ظالم ظلم کر کے بھی مسلمان ہے اور آلِ رسول ﷺ کو ذبح کرنے کے بعد بھی مسلمان ہے۔

■ اللہ تبارک و تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو سب سے پہلے اپنے قبیلے سے دعوتِ دین کے آغاز کا حکم دیا۔ سورہ شعراء کے اندر ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

"تحقیر و ذلت کے ماحول میں پرورش پانے والے حقارت پذیر ہو جاتے ہیں اور خوگر ہو جاتے ہیں۔ ان ذلت پسندوں میں ستم پزیر اور ذلت پذیروں میں کوئی آزادی پسند پیدا ہو تو اسکو یہ ملت کو توڑنے کا امت کو توڑنے کا طعنہ دیتے ہیں"۔

■ سورہ مجادلہ میں رمز کربلا و کربلا کا کوڈ موجود ہے۔ علامہ اقبال اس قدر گریہ کیوں کرتے ہیں قرآن کی تلاوت کے لئے کیونکہ رمزِ کربلا سے واقف ہیں۔ "رمز قرآن با حسین آموختی" جو دعویٰ کرتا ہے کہ قرآن سے واقف ہے لیکن امام حسینؑ سے ناواقف ہے تو وہ غلط کہتا ہے۔

"آپ نہیں پائیں گے ایسی قوم جو اللہ پر ایمان رکھنے والے ہوں اور آخرت کو ماننے والے ہوں جو مومن بھی ہوں اور اللہ اور اس کے رسول سے مودت بھی رکھتے ہوں اگرچہ یہ خدا اور رسولؐ کے دشمن ہوں اگرچہ یہ ان کے آباء ہی کیوں نہ ہوں، پھر بھی یہ ان سے محبت نہ کریں گے، یا ان کے بیٹے ہوں"

جوں ہی اللہ پر ایمان لاؤ گے سامنے اللہ کا دشمن، باپ بھائی، قوم برادری کھڑی ہو گی۔ ان قریبیوں سے گزرنا آسان نہیں ہے۔ جب یہ اللہ کی خاطر بیٹوں بھائیوں قوم و برادری کو چھور دیں تو یہ شیعہ کدھر جائیں؟ پاکستانی شیعوں کا سوال؟

اگر یہ اللہ کے دشمنوں سے علیحدگی کر لیں تو کہاں جائیں؟

کی تائید کے لئے روح القدس بھیجے گا۔"

پاکستانی حکومت کے ذہن میں دو چیزیں گڑھ گئی ہیں۔

■ ولایت فقیہ ایرانی نظام ہے۔ جیسے پستہ فارسی ایرانی ہے۔ اسی طرح یہ ولایت فقیہ بھی ایرانی ہے۔ اتنی خلوص والی قوم پوری دنیا میں کہیں نہیں اور جتنی یہ قوم بے خبر ہے اور کوئی قوم اتنی بے خبر بھی نہیں ہے۔

ناولایت اللہ ایرانی ہے ناولایت رسول ایرانی اور ناولایت علی اور ناولایت فقیہ ایرانی ہے۔ اگر مرجع کسی ملک کا ہو تو وہ شیعہ مرجع ہے لیکن ولی فقیہ ایرانی کیوں؟ پھر تو لکھ دو کہ تشیع ہے ہی ایرانی۔

■ حزب اللہ: حزب اللہ یعنی قرآنی جماعت۔ حزب اللہ قرآنی جماعت کو کہتے ہیں۔ ہر گمراہ سے علیحدہ ہونے والی برائت کرنے والی جماعت کو حزب اللہ کہتے ہیں۔

سورہ مجادلہ:

"ان کو حزب اللہ کو کہتے ہیں اور حزب اللہ کی غالب ہیں" جو اپنے خدا کے لئے سب کچھ چھوڑ دیں اللہ ان سے راضی ہے اور یہ اللہ سے راضی ہیں۔

■ جب ہم قم القدسہ سے ملک واپس آنے لگے تو اساتید سے ملاقات کی بعض نہیں ملے لیکن کچھ نے بہت محبت دی اور فرمایا آپ اپنی قوم کی خدمت کرنے جارہے ہو کیونکہ میں بڑی مدت سے انتظار میں تھا اور انہوں نے ایک روایت سنائی

"جب اہل بہشت بہشت میں جائیں گے تو ملائکہ کو حکم ہو گا کہ ان کے جسم کی تلاشی لے جائے اور کوئی زخم جو میرے لئے کھایا ہو ان مومنیں کو علیحدہ کردو اور ملائکہ ایسا کردیں گے تو اللہ فرمائے گا جو نیکیاں کر کے آئے ہیں ان کو وہ نہروں والی جت مین لے جاؤ اور جو زخم کھا کے آئیں ہیں ان کو میری قرب والی جنت میں لے آؤ۔

اسلئے ان کو جنت میں ہی روح القدس کی تائید مل جاتی ہے۔

■ اس کے بعد سید ابن طاوس کی مقتل لہوف سے استاد محترم مصائب پڑھتے ہیں لیکن ایک نمونہ پیش کرتے ہیں۔

قیس مسحر ابن صیدادی کو امامؑ نے اپنا سفیر بنا کر سلیمان ابن صرد خزاعی کی طرف خط لکھ کر بھیجا لیکن یہ کوفہ سے پہلے بنو امیہ کے سفاک دہشت گرد کے ہاتھوں اسیر ہوئے اور عبید اللہ ابن زیاد کے سامنے پیش ہوئے تو خط کے ٹکڑے ٹکڑے کردئے اور عبید اللہ نے کہا کہ تمہاری جان چھوٹنے کے دو راستے ہیں۔

1. ان افراد کے نام بتادو جن کی طرف امام حسینؑ نے خط لکھا ہے۔

2. اہل بیتؑ پر اتہام کرو۔

شیعہ و مجاہد حسینی جب ابن زیاد کے سامنے پیش ہوا تو نہ اس کی شرائط مانی اور بلکہ نام بھی نہ بتائے اور ان ابن زیاد کے دربار میں کھڑے ہو کر محمد و آل محمدؐ پر درود و سلام بھیجے اور ابن زیاد اور یزید پر لعنت کی اور لوگوں کو امام حسینؑ کا پیغام سنایا اور اس جرم کی پاداش میں اس مجاہد کو شہید کر دیا گیا۔

ہمارے لئے اس میں اسوہ ہے کہ جب ایسے فاسق وفاجر کے سامنے موجود ہوں تو کس طرح کا رویہ اختیار کرنا چاہئے۔

اس سے آگے مصائب ہے۔

مجلس ہشتم

مجالس ایام عاشورہ 1441 ہجری

عنوان: قیام امام حسینؑ کا مکی مرحلہ

از استاد بزرگوار سید جواد نقوی حفظہ اللہ

امام حسینؑ سے استفادہ کرنے والے طبقات

- پیشہ ور
- سروسز دینے والے
- ثواب لینے والے
- حریت و انقلاب لینے والے
- سید روح اللہ موسوی الخمینی نے سب سے قیمتی انقلاب اخذ کیا

بنی امیہ کا میڈیا: منبر، خطیب و کاتب

سلطانِ جور کے حق میں راویات گھڑیں

شیعہ نے بھی اپنایا اور سلطانِ جور کے خلاف خاموش رہے۔

ستم پذیری، جہالت، ذلت پر وحدت قائم

اس کو توڑنے والے کو تفرقہ باز کہتے ہیں۔ ان سب کو امامؑ کا جواب

تلوار سے قبل اظہارِ برائت: لی عملی ولکم عملکم

دنیاوی معاملات میں دو طرح کے لوگ ہیں

- لاپروا
- دنیاوی امور میں 2% لاپروا
- باپروا
- دنیاوی امور میں 98% باپروا
- دین میں لاپرواہیں (مفہومِ فرمانِ معصومؑ)

جو اللہ کے فرمان کے مطابق برائت نہ کریں یہ لاپرواہیں

نظریہ رجائیت

یہ نظریہ بنو امیہ نے ترویج کیا اور بعد میں تھیورائز ہوا

اس کا جدید نام لبرلزم ہے۔

لاپرواہی کا نظریہ لبرلزم ہے۔

یعنی یہ خیال کہ اگر کچھ غلط کے مرتکب ہوئے ہو تو گھبراؤ نہیں۔۔

یہ جائز و ناجائز نہیں بلکہ فقط فائدہ دیکھتی ہے۔

اس کو عملیت پسندی کی شکل بھی دی جاتی ہے۔

آئیڈیالزم بمقابلہ پریگماٹزم

اقدار و دین آئیڈیل ہیں جو کہ ناممکن ہے۔

عملیت کو دیکھو اور اس کو اپناؤ جس سے اچھا نتیجہ نکلے

حق و باطل میں پڑنے سے کثریتِ وسائل انسان ضائع کر دیتا ہے

طاغوت سے ملنا پڑے / حق کو چھوڑنا پڑے

تھوڑے وسائل سے استفادہ کرتے ہیں اس لئے اکثریت ناکام ہوتے ہیں

اگر نتیجہ مثبت آئے تو ٹھیک ہے چاہے حق ہو یا باطل

یہ وہ مذہب ہے جس میں برائت نہیں ہے اور ولایت بھی نہیں ہے۔

بنو امیہ کی پیدا کردہ سوچ ہے

PROFESSIONALS OF TEHREEK BEDARI

توحیدی زندگی خشیت کی زندگی ہے

عبد خدا ضوابط و قوانین الٰہی کا پابند

ناجائز کے قریب نہیں جاتا

خشیت نکل جائے تو لبرلزم آجائے گی

پھر انسان شیطانی راستوں پر گامزن ہوتا ہے

عبودیت کی زندگی ہی خشیت کی زندگی ہے۔

تاکہ راستے میں دوسروں کے ارادے متاثر نہ کریں۔

جو ارادہ و فیصلہ امام کے مخالف تھے

امام حسینؑ نے اعلان برائت کیا ان محبوں و مخالفوں سے

برائت خالص کرنے کا ضروری اقدام ہے۔

برائت کرنے والوں کی روح القدس سے تائید ہوتی ہے اور یہی حزب اللہ ہیں

جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں

وہ اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں سے محبت و تعلق نہیں رکھتے

چاہے یہ دشمن ان کے آباء بھائی اور رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں

یہی مومن ہیں اور ان کے دلوں میں اللہ نے ایمان کو گاڑھ دیا ہے

یہ حزب اللہ ہیں

خدا کے دشمنوں سے برائت کے بعد یہ اکیلے نہیں

بلکہ ان کی تائید کے لئے روح القدس مقرر ہے۔

ان سے اللہ راضی اور یہ اللہ سے راضی ہیں